تذکرۂ مشائخ مجددیہ

حصہ سوم

مفتی افاق احمد مجددی

شعبہ نشر واشاعت
الجامعۃ الاحمدیہ قنوج

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

فیه آیات للسائلین

تذکرۂ مشائخ مجددیہ حصہ سوئم

☆ مصنف ☆

شیخ طریقت، غازی اہل سنت

حضرت علامہ مفتی آفاق احمد مجددی

(مہتمم و شیخ الحدیث الجامعۃ الاحمدیہ قنوج)

﴿ناشر﴾

دائرۃ الخیرات شعبہ نشر واشاعت الجامعۃ الاحمدیہ

محلّہ احمد نگر حمالی پورہ قنوج فون نمبر ۲۲۴۷۸۴۳

Marfat.com

جملہ حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : تذکرۂ مشائخ مجددیہ حصہ سوئم

مصنف : حضرت علامہ مفتی آفاق احمد مجددی

تصحیح : مولانا محمد زین العابدین برکاتی

سال طباعت : ۲۰۰۴ء مطابق ۱۴۲۵ھ

اشاعت : بار اول

تعداد : گیارہ سو

قیمت : روپے

کتابت : مولوی محمد احمد سعید مجددی

ڈزائننگ : مولانا محمد اکبر حسین

برکاتی کمپیوٹر سینٹر حمالی پورہ قنوج یوپی

Marfat.com

فہرست

۱	کچھ اپنی باتیں	۵	۲۱	وصال	۳۷
۲	حضرت علامہ مفتی رضا علی	۷	۲۲	بعد وصال کرامت	۳۷
۳	نام ونسب	۷	۲۳	حضرت مولانا سید ابو الخیرات	۳۹
۴	ولادت مبارکہ	۷	۲۴	ولادت مبارکہ	۳۹
۵	حج وزیارت	۷	۲۵	تحصیل علم	۳۹
۶	اوصاف وکمالات	۸	۲۶	مدرسہ کا قیام	۳۹
۷	دینی خدمات	۹	۲۷	ایام طفولیت	۴۰
۸	خلفاء	۱۵	۲۸	تحصیل کمالات	۴۰
۹	اولاد وامجاد	۱۶	۲۹	دینی خدمات	۴۳
۱۰	کرامات وتصرفات	۱۷	۳۰	حلقہ ارادت	۴۴
۱۱	وصال	۲۲	۳۱	اخلاق وعادات	۴۴
۱۲	مولانا سید عبد الحلیم سیوانی	۲۴	۳۲	تصرفات وکمالات	۴۶
۱۳	ولادت	۲۴	۳۳	شادی واولاد	۵۳
۱۴	خاندانی حالات	۲۵	۳۴	خلفاء	۵۴
۱۵	ابتدائی حالات	۲۶	۳۵	مولانا نور محمد عرف مستان بابا	۵۵
۱۶	تعلیم وتربیت	۲۶	۳۶	وصال	۵۹
۱۷	عطاء کمالات	۲۷	۳۷	مولانا شاہ غلام محمد صاحب	۶۲
۱۸	سیوان واپسی	۲۸	۳۸	خاندانی حالات	۶۲
۱۹	اخلاق، عادات واوصاف	۳۵	۳۹	بشارت ولادت	۶۳
۲۰	نکاح اور اولاد	۳۶	۴۰	ولادت	۶۴

Marfat.com

۴۱	تحصیل علم	۶۴
۴۲	تحصیل کمالات	۶۵
۴۳	اوصاف و کمالات	۶۸
۴۴	معمولات	۷۲
۴۵	علوم مرتبت کے شواہد	۷۳
۴۶	دینی خدمات	۷۵
۴۷	کرامات و تصرفات	۷۷
۴۸	علم وصال	۸۵
۴۹	نکاح واولاد	۸۹
۵۰	خلفاء کرام	۹۰
۵۱	حضرت حافظ علی احمد صاحب	۹۳
۵۲	خاندانی حالات	۹۳
۵۳	تعلیم و تربیت	۹۴
۵۴	بچپن	۹۴
۵۵	بسم اللہ کا چلہ	۹۵
۵۶	اجمیر کا سفر	۹۵
۵۷	حضرت الٰہی دین صاحب	۱۰۰
۵۸	حضرت حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا	۱۰۳
۵۹	حضرت مولانا احمد رضا خاں	۱۰۴
۶۰	ولادت باسعادت	۱۰۴
۶۱	تحصیل علم	۱۰۴
۶۲	اوصاف و خصائل	۱۰۵
۶۳	تحصیل کمالات	۱۰۹
۶۴	بعض مکشوفات	۱۱۳
۶۵	خوف و خشیت	۱۱۶
۶۶	اشاعت طریقہ	۱۱۶
۶۷	خدمت دین	۱۱۷
۶۸	معمولات	۱۲۰
۶۹	کرامات و تصرفات	۱۲۱
۷۰	معاونین	۱۳۴
۷۱	الجامعۃ الاحمدیہ	۱۳۵

Marfat.com

کچھ اپنی باتیں

باسمہ تعالیٰ

تذکرہ مشائخ مجددیہ کا یہ وہ حصہ ہے جو ان بزرگوں کے ذکر پر مشتمل ہے جنکی حیات وخدمات کی تفصیلات آج تحریری شکل میں ہمارے سامنے موجود نہیں ہیں انمیں اکثر اس وقت سے ہیں جب کہ ہندوستان سیاسی اور مذہبی اختلاف وانتشار کے بھیانک دور سے گزر رہا تھا ایک طرف مغل دور کا خاتمہ ہو رہا تھا اور انگریزی سامراج اپنے قدم جما رہا تھا دوسری طرف وہابیت ودیوبندیت جنم لے رہی تھی اہل حق کے لئے یہ دور بڑی آزمائش کا تھا۔ اس مختصر تحریر میں اس بات کی گنجائش نہیں کہ یہ بتایا جاسکے کہ اسلامی حکومت کے زوال سے اسلامی ہندوستان کس خسارہ کا شکار ہوا۔ ورنہ آپ جانتے کہ اسلامی درد رکھنے والے اس دور میں کس رنج والم، کرب وبے چینی میں مبتلا تھے دوسری طرف وہابیت جس کی بناہی رسالت ونبوت اور قرب وولایت کے عناد پر پڑی تھی مذہبی درد رکھنے والے حساس اس کے عزائم وارادوں سے اچھی طرح واقف تھے اور ان خطرات سے پوری طرح آگاہ تھے جو اس کے پھیلنے پر ہو سکتے تھے ہر دردمند سے اس وقت جو بھی ہو سکتا تھا اس نے کیا۔

ان ہی بزرگوں نے اسلام وسنیت کے تحفظ کے لئے جان وتن سب کچھ پیش کر دیا اور اسلام وسنیت کو اس کی ظاہری وباطنی عظمتوں کے ساتھ زندہ رکھنے کی بھرپور کوشش کی اور اس مادیت کے دور میں علم وعمل اور طریقت وحقیقت کے جلووں

Marfat.com

سے دلوں کی دنیا منور کر کے مذہب کی بقاء و تحفظ کا زبردست کام کیا اگر انکی حیات و خدمات کی تفصیلات میسر آئیں تو آپ انکی خدمتوں کا صحیح اندازہ لگا کے داد و تحسین دینگے۔

الغرض جو کچھ ملا اسے صفحات قرطاس پر ثبت کر کے آپ کے سامنے پیش کر دیا روایت و درایت کی پوری ذمہ داریوں کے ساتھ واقعات کو درج کیا گیا اور نہایت ذمہ دار و دیندار اور صالح و صادق لوگوں پر اعتماد کیا گیا ہے۔

آخر میں دعا گو ہوں ان فرزندوں کے لئے جنہوں نے اس کی اشاعت و طباعت کا بار اپنے کاندھوں پر اٹھایا اور ان کی کوششوں سے یہ حصہ منظر عام پر آیا مولا کریم اسباب مہیا کرے کہ باقی دو حصے بھی جلد آپ کے ہاتھوں تک پہنچیں۔

فقط

☆ آفاق احمد مجددی ☆

Marfat.com

قطب بنارس حضرت علامہ مفتی رضا علی صاحب

☆قدس سرہ☆

☆نام ونسب☆

جامع کمالات صوری و معنوی، واقف اسرار خفی وجلی حضرت شیخ علامہ مفتی رضا علی ابن سخاوت علی ابن ابراہیم ابن عمر رحمۃ اللہ علیہم نسباً فاروقی مذہباً حنفی مشرباً نقشبندی مجددی اور موطناً بنارسی ہیں۔

☆ولادت مبارکہ☆

۱۶ اصفر المظفر ۱۲۴۶ھ میں رونق افزاء عالم ہوئے اسی زمانے کے بلند پایہ اساتذہ سے علوم نقلیہ وفنون عقلیہ کی تحصیل فرماکر بعمر ۱۶ اسال ۱۲۶۲ھ میں سند فراغت حاصل فرمائی۔

☆حج وزیارت☆

اور ۱۲۷۵ھ میں حرمین شریفین کا سفر فرمایاایک سال مستقل وہاں قیام رہا۔ وہیں قبلۂ عالم حضرت خواجہ احمد سعید صاحب مجددیؒ قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اوراپنی بلندئی استعداد کی بنیاد پر روحانی کمالات کی بلند منزل پر فائز ہوئے۔ وہاں سے واپس آکر علوم وفنون کی تدریس میں مشغول ہوئے اور بڑے بڑے نامور فقہاء آپکی آغوش تربیت میں پلے بڑھے اور علم وفن کی بلند منزل پر فائز ہوئے۔

Marfat.com

☆اوصاف وکمالات☆

آپ کو رب تعالیٰ نے عجب بلند استعداد سے نوازا تھا ظاہری و باطنی صلاحیت وقابلیت نقطۂ کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ بچپن سے ہی نیک خصال اور دین داری و پرہیز گاری سے آراستہ تھے۔ اپنے زمانے کے زبردست قاری خوش الحان تھے۔ اس سلسلے میں آپکی بلندی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپکے مرشد عالی وقار نے مدینہ منورہ میں رمضان المبارک میں (جب انہیں شدید مرض لاحق ہوا) تو ہزاروں علماء وفضلاء اور صلحاء واتقیاء کے درمیان آپ کو نماز تراویح کی امامت کے لئے منتخب فرمایا۔ علوم وفنون اور فتویٰ نویسی میں اس منزل پر پہونچے کہ سید عبد الحی لکھنوی نزہۃ الخواطر میں لکھتے ہیں وانتهت اليه رياسة الفتيا ببلدته حقیقت یہی ہے کہ شہر بنارس اور اسکے اطراف میں پھر آپ جیسا مفتی ومدرس کوئی وجود میں نہ آسکا۔ زبان وبیان پر بڑی عظیم قدرت پائی تھی علوم وفنون میں مہارت وشہرت اس درجہ تھی کہ دور دور سے لوگ جوق درجوق علوم وفنون کی تحصیل کے لئے آتے اور تشنگی علم بجھاتے۔ اس سب کے باوجود وعظ وتقریر میں بھی بڑی انوکھی شان کے مالک تھے۔ بڑی دل نشیں آواز اور قلب وجگر کی گہرائیوں میں اتر جانیوالا انداز پایا۔ آپ کا وعظ بڑا پر تاثیر ہوتا، بڑے بڑے دقیق مسائل نہایت سہل طریقے سے عوام کی عقلوں میں اتار دیتے نکتہ آفرینی ایسی کہ لوگ عش عش کر اٹھتے شہر اور بیرون شہر اشاعت دین ومذہب کے لئے آپ کے تقریری پروگرام ہوتے۔ الغرض آپ اپنے وقت کے عظیم مدرس، شہر کے فقیہ ومفتی اعظم اور بالغ نظر واعظ اور خطیب اور نکتہ رس مصنف تھے۔ ان تمام کمالات کے ساتھ ساتھ شعر گوئی اور

Marfat.com

نعت گوئی کا زبردست ملکہ حاصل تھا
محفوظ نہیں ہے مگر کچھ نعتیں ضرور پائی جاتی ہیں جو آپ کے اندرون سینہ کی کیفیتوں کی پوری پوری عکاسی کرتی ہیں اور پتہ چلتا ہے کہ عشق رسول ﷺ کوٹ کوٹ کر آپ کے سینے میں بھر اگیا تھا نیز آپ کے اشعار بتاتے ہیں کہ کلام کو موزوں کرنے میں بڑی قدرت حاصل تھی اور زبان نہایت سلیس اور آسان جو آپ نے شجرۂ طریقت فارسی میں نظم فرمایا ہے وہ آپ کے کمال کا اس سلسلے میں کھلا گواہ ہے دین حق کی الفت و محبت رگ رگ میں سمائی ہوئی تھی۔ آپ نے مذہب حق کے فروغ وار تقاء کیلئے اپنے شب و روز کی تمام ساعتوں کو وقف کر دیا تھا۔

☆ دینی خدمات ☆

آپ کے سامنے باطل طاقتوں نے کئی محاذ کھول دئے تھے۔ ایک طرف انگریز تھے جو نہایت ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی کے در پئے تھے انگریزوں کا تسلط و غلبہ آپ کے وجود کو کھائے جارہا تھا۔ آپ انکی خفیہ چالوں کو اچھی طرح محسوس کر چکے تھے ہندوستان سے انگریزوں کے قدم اکھاڑنے، انھیں بھگانے اور پھر سے اسلامی ریاست قائم کرنے میں آپ نے بہت جد و جہد کی۔ آپ نے باضابطہ انگریزوں کے خلاف جنگ لڑی جہاد کے جذبے سے سرشار قلب آپ کو سر سے کفن باندھ کر میدان میں نکال لایا اور حتیٰ الوسع اس سلسلہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آپ کے گولی بھی لگی۔ جب فرنگیوں کا پورے طور پر تسلط ہو گیا تو آپ کی گرفتاری کا حکم صادر ہو گیا آپ کے مخلصین نے آپ کو اطلاع دی مگر جرأت و ہمت اس قدر تھی کہ ذرا بھی خوف و ہراس لاحق نہ ہوا۔ جس انگریز کو

Marfat.com

آپ کی گرفتاری کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ آپ کے کمالات سے واقف اور آپ کا ممنون تھا اس نے تنہائی میں آکر آپ سے پوری صورت حال عرض کی اور دست بستہ گزارش کی کہ حضور آپ بنارس چھوڑ دیں کیونکہ ہم اگر آپ کو گرفتار کریں تو اپنی تباہی مول لیں اور نہ کریں تو ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ آپ کو اس پر ترس آیا اور آپ چنار آکر حضرت بابا قاسم سلیمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں اس وقت کے سجادہ نشین کے یہاں مقیم ہو گئے۔ جاسوسوں نے کچھ دنوں بعد آپ کا پتہ لگالیا اور گورنمنٹ کے زمہ داروں تک یہ اطلاع پہنچ گئی کہ آپ چنار میں مقیم ہیں موجودہ سجادہ نشین پر دباؤ ڈالا گیا کہ آپ انھیں یہاں سے ہٹادیں ورنہ آپ کی بھی خیریت نہیں۔ سجادہ نشین نے صورت حال بیان کر کے آپ سے معذرت کی آپ نے سجادہ نشین کی گھبراہٹ و پریشانی دیکھ کر چنار چھوڑ دیا اور پھر واپس بنارس آگئے۔ صورت حال آپ کے لئے کافی نازک ہو گئی تھی مدینہ جانے کی تمنا بہت عرصہ سے موجزن تھی آپ نے ایک بڑی پر درد نعت لکھی جسے استغاثہ کہا جاسکتا ہے جو آپ کے حالات کے آخر میں درج ہے اور ایک شب اپنے حجرہ میں رورو کر بڑے پر درد لہجے میں بالتکرار آپ نے نعت کو پڑھنا شروع کیا مدینہ والے داتا آقا ﷺ کا کرم دیکھئے کہ آپ نے تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ کچھ لوگ دروازہ کے باہر پالکی لئے کھڑے ہیں آپ پر ایک عجب کیف و مستی کا عالم طاری تھا ان

آنے والوں نے کہا کہ آپ اس میں سوار ہو جائیں آپ نے محسوس کر لیا کہ یہ غیبی مدد ہے آپ سوار ہو گئے تھوڑی دیر میں انہوں نے آپ کو ممبئ کے قریب ایک جنگل میں اتار دیا اور کہا کہ ہمیں یہیں تک حکم تھا اب آگے وہ آپ کا انتظام کریں گے جن کے

Marfat.com

حکم سے آپ یہاں تک پہونچے۔ صبح ہوئی دن چڑھے ایک سیٹھ چند ساتھیوں کے ساتھ شکار کھیلنے اسی جنگل میں آیا اس نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک جوان العمر بزرگ نہایت نورانی شکل کے بیٹھے ہیں اور بڑی دل نشین آواز میں کیف و مستی کے عالم میں قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے ہیں جنگل کے وحشی چرند و پرند ارد گرد حلقہ بنائے بیٹھے کلام اللہ کے سرور سے مسرور اور محو ہیں۔ وہ بہت متاثر ہوا اور بڑی عقیدت سے آپ کو اپنے گھر لے گیا اس کا ارادہ اسی سال حج کا تھا عرض کیا کہ حضور ہماری خواہش ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں آپ کی دلی آرزو بر آئی، دلی کلیاں کھل اٹھیں، دیار محبوب کی دید کا شوق ایک عرصہ سے قلب مضطر کو مضطرب کئے تھا، غیب سے سامان مہیا ہو گیا آپ بخوشی روانہ ہو گئے مکہ مکرمہ پہونچے مناسک حج ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ کو شوق لے چلا۔ حضرت قبلۂ عالم خواجہ احمد سعید قدس سرہ کے دست مبارک پر باطنی کشائش ازل ہی سے لکھی ہوئی تھیں۔ آپ ایک عرصہ سے ان کے علم و فضل کے معتقد اور انکے کمالات کے طالب تھے وہ مدینہ مقدسہ پہنچ چکے تھے وہاں بھی انکے فیض کا عام چرچا ہو چکا تھا اس مجددی فرزند سے مجددی نوازشات فقیروں کی جھولیاں بھر رہی تھیں، معرفت کے تشنہ کاموں کی پیاسیں بجھ رہی تھیں، مناقب احمدیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قطب بنارس قدس سرہ حضرت خواجہ احمد سعید قدس سرہ سے اچھی طرح واقف بلکہ کافی روابط و تعلقات تھے۔ حضرت خواجہ احمد سعید قدس سرہ ایک عرصہ لکھنو رہے ہیں کچھ علوم کی تحصیل بھی حضرت علامہ نور قدس سرہ سے فرمائی حضرت قطب بنارس کے بارے میں بھی حضور سیدی مرشدی دام ظلہ نے بتایا کہ کچھ تعلیم لکھنو سے

Marfat.com

حاصل فرمائی۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ لکھنو میں آپ کو حضرت قبلۂ عالم قدس سرہ کی صحبت وخدمت حاصل رہی ہو اور ہو سکتا ہے کہ کچھ اکتساب علم بھی کیا ہو۔ بہر حال مدینہ جو اہل ایمان کا قرار، دیوانوں کی جان جہاں، جان عالم آرام فرما، جس کے شوق اور عشق میں قلب وجگر ہر وقت بے چین رہتے وہ نگاہیں جو گنبد خضرٰی کے دیدار کے لئے ایک عرصہ سے بے قرار تھیں آج وہ شوق پورا ہو رہا تھا مدینے والے داتا کی محبت اور مرشد کے جلوؤں کی تحصیل کا شوق خراماں خراماں مدینے لئے جا رہا تھا آج دل ونگاہ کی معراج تھی مدینہ پہنچے آرزوؤں کی تکمیل ہوئی حضرت خواجہ احمد سعید قدس سرہ کے حوالے کر دیا۔ بلند استعداد کے حامل تھے ہی تجلیوں کے دروازے کھل گئے، طلب وجستجو نے عرفان حقیقی کے جلوؤں سے ایسا آشنا کیا کہ بڑے بڑے دیکھتے رہ گئے رات دن مرشد کے حضور میں حاضر رہنا، خدمت کرنا، اکتساب فیض کرنا، یہی آپ کا شغل تھا۔ بالآخر تھوڑی سی مدت میں مجددی سلوک کی تکمیل فرمالی۔ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے وصال کا زمانہ قریب اور ضعف غالب تھا آپ نے اس بلند استعداد مرید کو اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ اسکے ذریعہ فیض کہاں کہاں پہنچے گا کب تک فیض کا دریا بہتا رہے گا آپ بہت توجہ دینا چاہتے تھے مگر ضعف نے اجازت نہ دی تو آپ کی تربیت اپنے فرزند وجانشین حضرت شاہ محمد مظہر قدس سرہ کے حوالے فرمائی۔ آپ انکے حلقۂ ذکر میں شامل ہوتے توجہات حاصل کرتے بڑی تیزی سے سلوک طے ہوتا چلا گیا اور آپ ایک سال مدینہ منورہ میں رہ کر ہر طرح کے جلوؤں سے پر نور ہو کر بنارس واپس آئے اور ظاہری وباطنی فیوضات کے دروازے کھول دیئے۔ ہر طرف سے لوگ دوڑے اور

Marfat.com

علمی وروحانی کمالات سے مالامال ہونے لگے۔ آپ کی رفعتوں اور باطنی وظاہری عظمتوں کے لئے وہ گواہی ہی کافی ہے جو آپ کے مخدوم ومرشدزادے حضرت شاہ محمد مظہر قدس سرہ نے دی ہے جن سے خود فیض حاصل فرمایا تھا۔

حضرت شاہ محمد مظہر قدس سرہ فرماتے ہیں "اور عالم خوش تقریر، واعظ پر تاثیر، قاری خوش لحن، متقی اور صالح ہیں،، حضرت قبلہ کی خدمت بابرکت میں مدینہ شریف میں پہنچ کر اذکار واشغال کی ملازمت کی اس جناب فیض مآب کی توجہات عالیہ اور انظار قدسیہ کی بدولت اس طریقہ شریفہ کی نسبت حاصل کی طالبین کی توجہ اور مریدین کے ارشاد کی اجازت سے مشرف ہوئے ہیں ظاہر وباطن میں تعجب خیز اچھی استعداد رکھتے ہیں۔ حضرت قبلہ عالم کے حکم سے شاہ محمد مظہر سے بھی صحبتیں رکھیں اور آپس میں پرانے زمانے کی محبت خاص اور مخصوص روابط ہیں اور نماز تراویح کی امامت سے اس بلد شریف (مدینہ منورہ) حضرت کے ایام مرض میں سربلند ہوئے ہیں اور حضرت قبلہ کی استعمال کی ہوئی آخری دستار آپکو عنایت ہوئی اور بہت صاحب شوق وذوق اور وجد وحال ہیں (بارك الله فى ما اعطاه واوصله اليتمناه) پورا بیان آپکے سامنے ہے یہ کسی جلسہ یا مشاعرہ کے ناظم کی مبالغہ آرائی نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی انکا کلام ہے جو علمی وروحانی میدان کے مسلم الثبوت بزرگوں سے ہیں۔ حضرت قطب بنارس قدس سرہ کی پوری شخصیت مختصر لفظوں میں عیاں کردی۔ ظاہر وباطن میں استعداد کی بلندی، تقویٰ وپرہیزگاری، وعظ وتقریر، علم وعمل میں رسوخ، حفظ وقرات میں اعلیٰ مقام، اذکار واشغال کی ملازمت، حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی عالی

Marfat.com

اور بلند توجہات، نگاہ کرم، طالبین و مریدین کے ارشاد و تربیت کے مجاز ہونا، شرف بیعت سے مشرف ہونا وغیرہ بھی کچھ عیاں ہے۔

الغرض آپ ظاہری وباطنی کمالات سے آراستہ ہو کر دین وسنیت کی خدمت کے لیئے میدان میں اتر آئے۔ آپکے سامنے اس وقت سب سے بڑا چیلنج دیو بندیت و غیر مقلدیت کا تھا بنارس شہر میں غیر مقلد وہابیوں نے کافی قدم جمالئے تھے کھلے طور پر توہین و تنقیص انبیائے کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات اور امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ کی عظمت وشان پر کیچڑ اچھالا جارہا تھا آپ نے اس فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اپنے شاگردوں کو بھی اس کام میں لگایا چنانچہ میں نے خود آپ کے تلامذہ کے رسالے عربی زبان میں دیکھے ہیں جو وہابیت کی تردید میں لکھے گئے۔ آپ نے اعتقاد و عمل کی خامیوں کو درست کرنے اور لوگوں کو نت نئے فرقوں سے محفوظ کرنے کے لئے ایک طرف درس گاہ کو آباد کیا اسے خوب رونق بخشی اور زبردست علمی اثرات لوگوں کے ذہن ودماغ پر قائم فرمائے اس طرح تلامذہ کا طویل سلسلہ امت کو عطا فرمایا۔

دوسری طرف وعظ و تقریر کا نہایت پر تاثیر طریقہ اصلاح کے لئے اختیار کیا۔ تیسرے تصنیف و تالیف کے ذریعہ دین کی زبردست خدمت کی اور انمٹ نقوش چھوڑے۔ چنانچہ آپ نے متعدد کتب نہایت مفید تصنیف فرمائیں جن کے نام صاحب نزہۃ الخواطر نے نقل کئے ہیں وہ یہ ہیں (۱) مظاہر الحق فی اثبات المولد والقیام (۲) رغائب الالباب یہ قرائت میں رسالہ ہے نزہۃ الخواطر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ بھی کئی کتب ہیں۔

Marfat.com

انکے علاوہ آپکے فتاویٰ کا مجموعہ جو بعض تلامذہ نے جمع کیا۔ آپ پڑھ چکے کہ آپ شہر بنارس میں افتاء کے رئیس اعظم تھے بہت تحقیقی فتویٰ تحریر فرماتے بعض بعض فتاویٰ کئی کئی صفحات پر مشتمل ہیں جو مختلف فیہ مسائل میں تحریر کئے گئے ہیں۔ ان ظاہری اوصاف وکمالات اور دینی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ کی حیات مبارکہ کا وہ پہلو سب سے زیادہ تابناک ہے۔

"آپ نے اس علمی کام کے ساتھ جو روحانی کام کیا" جس کے ذریعہ ہزاروں کو دولت عرفان ملی اور آج بھی مل رہی ہے ارشاد و بیعت کے ذریعہ نہ معلوم کتنے سینے روشن و منور ہو گئے اور لوگوں نے بیک وقت علمی و روحانی دونوں قسم کا فیض پایا اور تقویٰ وطہارت خوف و خشیت کی دولت سے مالا مال ہوئے آپکی قوت فیض کی روشن دلیل یہ ہے کہ آج تک آپکا فیض باقی ہے آپکی قبولیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے۔

☆ خلفاء ☆

آپکے فیض صحبت سے بڑے بڑے کامل بزرگ وجود میں آئے، آپکے زبردست خلیفہ حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ تھے جو کراکت ضلع جون پور میں ایک مسجد میں آرام فرماہیں بہت زبردست صاحب تصرف وکرامت بزرگ تھے روحانیت کی اعلیٰ منزل پر فائز تھے اپنے مرشد عالی وقار سے لگاؤ عشق کی حد تک تھا۔

ایک مرتبہ آپ کراکت میں تھے مرشد کی یاد آگئی سردی کا موسم تھا بظاہر بنارس جانے کے لئے کوئی سواری نہ تھی آپ اس ندی میں کود گئے جو بنارس ہو کر گزرتی تھی بنارس پہونچ کر پانی سے نمودار ہوئے ادھر آپ کے مرشد عالی

Marfat.com

وقار کو بذریعہ کشف معلوم ہو گیا تھا کہ میرا دیوانہ عبداللہ کراکتی پانی کی راہ میری خدمت میں آرہا ہے۔ آپ نے پہلے ہی سے انکے لئے کپڑے تیار کر لئے حضرت عبد اللہ کو عورتوں سے بڑی وحشت ہوتی تھی کسی عورت کو آپکی بارگاہ میں باریابی نہ تھی حضرت عبد اللہ مسجد کے کونے پر جب تک بیٹھے رہتے کسی عورت کو ادھر سے گزرنے کی مجال نہ تھی۔

حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب سیوانی قدس سرہ نے اپنے وصال سے قبل اپنے فرزند و جانشین حضرت مولانا سید ابوالخیرات صاحب قدس سرہ کو جمیع مقامات کی اجمالی سیر کرائی تو فرمایا کہ تم میرے بعد حضرت عبداللہ کی خدمت میں چلے جانا وہ تمہاری تکمیل فرمادیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت سید ابوالخیرات قدس سرہ والد بزرگوار کے وصال کے بعد کراکت آئے۔ کچھ عرصہ قیام کیا تکمیل ہوئی اور خلافت واجازت سے مشرف ہوئے۔ حضرت عبداللہ علیہ الرحمہ کے علاوہ آپ کے خلفاء میں حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب تھے جو آپکے شاگرد رشید اور مرید خاص تھے۔

ان کے علاوہ سب سے نامور حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب سیوانی قدس سرہ ہوئے جن کے ذریعہ آج تک فیض باقی ہے۔

☆اولاد وامجاد☆

آپ نے شادی فرمائی اولاد بھی ہوئی آپ کے دو لڑکے اور ایک لڑکی تھی فرزند اصغر آغاز ہی سے جذب کے حامل تھے عجب مستانہ کیفیت رکھتے تھے بہت کم

Marfat.com

عمر پائی بلوغ کی حدوں میں داخل ہونے سے قبل ہی وصال فرما گئے۔ بڑے فرزند کی شادی بھی ہوئی مگر کوئی اولاد نہ ہوئی الغرض نسل ظاہری منقطع ہو گئی معنوی قائم اور باقی ہے اور انشاء اللہ باقی رہے گی۔

☆کرامات وتصرفات☆

آپکے فضل وعرفان کا پتہ آپ کی ان کرامتوں اور تصرفات سے لگایا جاسکتا ہے جو معتبر ذرائع سے معلوم ہوتے ہیں۔ چند ملاحظہ ہوں۔

(۱) آپ کے مرید وخادم خاص حاجی جی ٹن ٹن نامی تھے۔ شب و روز کی خدمات انہیں کے سپرد تھیں صبح کے وقت سردی کے موسم میں حاجی صاحب پانی گرم کرتے اتنے میں حضرت قطب بنارس جاگ جایا کرتے وضو فرماتے ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ سورج طلوع کے قریب ہو گیا مگر آپ حجرے سے باہر نہ نکلے حاجی صاحب نے سوچا کہ ہو سکتا ہے شب بیداری کی وجہ سے آنکھ لگ گئی ہو سوچا جگادیا جائے حجرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ حضرت کا سر کہیں پڑا ہے، دھڑ کہیں، ہاتھ کہیں، پیر کہیں، تمام اعضاء بکھرے پڑے ہیں اور ہر ایک سے کلمہ طیبہ کی آواز آرہی ہے۔ یہ ہوش ربا منظر دیکھ کر حاجی صاحب بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو دیکھا کہ حضرت قطب بنارس بیٹھے ہوئے ہیں اور حاجی صاحب پاس میں لیٹے ہوئے ہیں۔

(۲) حضور سیدی مرشدی دام ظلہ العالی نے بیان فرمایا کہ حضرت قطب بنارس نے حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب کو چند گھنٹوں میں درس نظامی کی ساری کتب پڑھادیں۔ ایک سطر شروع کی پڑھاتے اور ایک آخر کی اس سے

Marfat.com

حضرت مولانا کو پوری کتاب کی صلاحیت پیدا ہو جاتی اور آخر میں سینے سے لگا کر روحانی دولت سے مالا مال کر دیا جسکی تفصیل حضرت مولانا قدس سرہ کے حالات میں آئے گی۔

حضور مرشدی دام ظلہ نے بیان فرمایا کہ حضرت مولانا سید عبد الحلیم صاحب کی شادی کو چند سال ہو گئے اور کوئی اولاد نہ ہوئی اہلیہ کا اصرار بڑھا کہ آپ اپنے استاذ اور پیر و مرشد سے عرض کریں۔ آپ فرماتے کہ وہ روشن ضمیر بزرگ ہیں، حالات سے باخبر ہیں میں ان سے کیا عرض کروں شرم آتی ہے جب اہلیہ کا اصرار حد سے بڑھا تو آپ نے ایک خط حضرت قطب بنارس قدس سرہ کو تحریر کیا جسمیں اہلیہ کی طرف سے اولاد کی خواہش کا اظہار کیا گیا تھا۔ حضرت قطب بنارس قدس سرہ نے جواباً تحریر فرمایا کہ تمہاری اہلیہ حمل سے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہوگا اس کا نام ابو الخیرات رکھنا اور یہ نذر مان لینا کہ جب وہ بچہ پانچ سال کا ہو جائے گا تو اسکے ساتھ میں حج کروں گا ٹھیک اسی طرح واقع ہوا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔

(۳) جب حضرت مولانا ابو الخیرات صاحب قدس سرہ پانچ سال کے ہو گئے تو حضرتؒ مولانا سید عبد الحلیم صاحب کو ایفاء نذر کی فکر لاحق ہوئی مگر زاد راہ کچھ نہ تھا۔ بنارس حاضر ہو کر پورا واقعہ عرض کیا حضرت قطب بنارس قدس سرہ نے فرمایا کہ کچھ ہے؟ حضرت مولانا قدس سرہ نے ایک تھیلی پیش کی جس میں چند پیسے تھے قطب بنارس قدس سرہ نے ہاتھ میں لے کر حضرت مولانا کو تھیلی دے دی اور فرمایا کہ اپنے ساتھ اہلیہ کو بھی حج کے لئے لے جانا تاکہ ابو الخیرات گھبرائے نہ۔ نیز

Marfat.com

خوب دل کھول کر سب پر خرچ کرنا، سخاوت سے کام لینا، آپ نے اہل وعیال کو لیا ،حج کیا مدینہ شریف حاضری دی ،خوب جی بھر کر خرچ کیا، غرباء ومساکین پر خیرات کی مگر تھیلی میں کچھ کم نہ ہوا واپس آئے گھر پر اسی تھیلی سے پیسے نکال نکال کر برابر خرچ کرتے رہے تمام اخراجات پورے ہوتے رہے۔ ایک دن حضرت مولانا اقدس سرہ کی عدم موجودگی میں اہلیہ نے تھیلی کو الٹ کر پیسے گن لئے جب حضرت مولانا قدس سرہ آئے واقعہ عرض کیا انہوں نے فرمایا تم نے سخت غلطی کی اب تھیلی کی برکت گئی بالآخر ایسا ہی ہوا جو گنتی کے پیسے تھے خرچ ہو گئے پھر کوئی برکت نہ ہوئی۔

(۴) اسی مبارک سفر کے لئے جب حضرت مولانا قدس سرہ بنارس سے رخصت ہوئے تو حضرت قطب بنارس نے فرمایا خیریت جاؤ اور خریت سے واپس آؤ۔ حضرت مولانا قدس سرہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ جہاز میں بیٹھے دوران سفر ایک دن ہوا کا رخ بدل گیا اور جہاز کے غرقاب ہونے کے آثار ظاہر ہونے لگے جہاز کے ذمہ داروں کی طرف سے اعلان کر دیا گیا کہ جہاز خطرے میں ہے لہذا جو شخص بھی جس طرح جان بچا سکے بچائے۔ لوگوں پر عجب مایوسی کا عالم طاری ہو گیا آہ وبکا کا سماں تھا ہر ایک اپنی اپنی جان کی فکر میں تھا مگر اس کیفیت میں بھی حضرت مولانا قدس سرہ بڑے اطمینان سے مراقب ہو کر بیٹھ گئے اہلیہ نے ٹوکا بھی کہ آپ ہر جگہ مراقبہ کرنے لگتے ہیں اس وقت عالم کیا ہے آپ کو کوئی فکر نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اطمینان رکھو جہاز نہ ڈوبے گا کیونکہ میرے مرشد نے فرمادیا ہے کہ ”خیریت سے جاؤ اور خیریت واپس آؤ،، ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ حضرت

Marfat.com

مولانا قدس سرہ نے دیکھا کہ حضرت قطب بنارس بڑے اطمینان سے پانی پر اس طرح چلے آرہے ہیں جس طرح زمین پر آدمی چلتا ہے۔ حضرت مولانا قدس سرہ نے فرمایا دیکھو وہ حضرت مرشد تشریف لارہے ہیں اہلیہ نے بھی دیکھا اور دیگر لوگوں نے بھی۔ آپ آئے جہاز کو ٹھوکر ماری جہاز اصلی حالت پر آگیا آپ غائب ہو گئے سب لوگ محو حیرت تھے۔

(۵) دوران قیام مکہ کا واقعہ ہے: کہ حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب قدس سرہ نے حضرت مولانا سید ابوالخیرات صاحب کو ایک جگہ پر صفا و مروہ کے قریب کھڑا کر کے فرمایا کہ تم یہیں ٹھرے رہو ہم صفا و مروہ کی سعی کر کے جلد آتے ہیں۔ جب فارغ ہو کر آپ اور آپ کی اہلیہ آئیں تو دیکھا کہ حضرت مولانا ابو الخیرات غائب ہیں دور دور تک ڈھونڈا کہیں نہ پایا۔ بالآخر تھک ہار کر قیام گاہ پر چلے گئے اہلیہ کی پریشانی بڑھتی جارہی تھی جب اضطرابی کیفیت حد سے بڑھ گئی تو آپ مراقب ہوئے تھوڑی دیر بعد فرمایا کہ ابوالخیرات کو میں ابھی لے کر آرہا ہوں، آپ گئے تو تھوڑی دور جاکر دیکھا کہ ایک بلند جگہ پر آپ تن تنہا کھڑے ہیں ہاتھ میں انگور کا غنچہ ہے سینے سے لگایا فرمایا بیٹے چلو تمھاری امی بہت پریشان ہیں تو مولانا ابو الخیرات کہہ رہے تھے کہ لباجان ابھی دادا آئے تھے اور انگور دے کر فرما گئے کہ یہیں رکے رہنا ابھی تمھارے والد کو بلا کر لا رہا ہوں لبا ابھی دادا آجائیں تب چلونگا حضرت مولانا قدس سرہ بمشکل سمجھا بجھا کر اہلیہ کے پاس لے گئے اور پورا واقعہ سنایا۔

(۶) حضرت قطب بنارس قدس سرہ کی سسرال شہر بنارس کے قریب ایک نامی گاؤں پترا محمود پور میں تھی وہاں کا پرانا رواج یہ تھا کہ جب کسی کو شادی کے

Marfat.com

لئے دولہا بناتے تو نہلاتے وقت دولہا کے بہنوئی کے ہاتھ میں پھاوڑا دیتے، بہنوئی سے کہا جاتا کہ زمین کھودو، پانی نکالو، جب بہنوئی دو چار پھاوڑے زمین پر مارتا تو لوگ چیخ چیخ کر کہنے لگتے کہ بس کرو پانی نکل آیا۔ ادھر نہلانے والا فوراً دولہا کے سر پر پانی ڈال دیتا۔ حضرت قطب بنارس قدس سرہ کی اہلیہ کے بھائی کی شادی تھی چند جوانوں کو مذاق سوجھا آپس میں طے کیا کہ مولانا جب زمین کھودنے لگیں تو دولہا کے سر پر پانی نہ ڈالیں بلکہ مولانا سے کہا جائے کہ آپ عالم ہیں، نیک ہیں آپ زمین سے پانی نکالیں،، چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق آپکے ہاتھ میں پھاوڑا دیا گیا آپ کھودنے لگے آپ انتظار میں رہے کہ اب دولہا کے سر پر پانی پڑتا ہے مگر یہاں آوازیں کچھ اور ہی تھیں سب بضد کہ آپ پانی نکالیں۔ کافی دیر بعد جب آپ نے محسوس کر لیا کہ یہ لوگ یہی چاہتے ہیں تو آپ نے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور کچھ پڑھا ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ لوگوں نے دیکھا کہ پانی گڈھے سے ابلنے لگا۔ سارے لوگ حیران رہ گئے مذاق حقیقت میں تبدیل ہو گیا۔

آپکا یہ زبردست تصرف حلقہ ارادت میں داخل ہونے سے قبل کا بیان کیا جاتا ہے۔ یہ کرامت مجھ سے حضور مرشدی الکریم نے متعدد بار بیان فرمائی اور دیگر لوگوں نے بھی سنی ہے۔ یہ حضرت قطب بنارس قدس سرہ کی ولایت و بزرگی اور بلندی و رفعت کی کتنی زبردست دلیل ہے نیز معلوم ہوا کہ آپ آغاز ہی سے ظاہر و باطن میں کتنے نیک تھے اور روحانی عظمت کس قدر بلند و بالا تھی۔

(۷) حضور سیدی مرشدی الکریم دام ظلہ الاقدس سے میں نے سنا ہے

Marfat.com

کہ آپ پر لکھنئو کے کسی صاحب کے ایک ہزار روپے قرض تھے آپ کے پاس ادا کے لئے روپے موجود نہ تھے انہوں نے مانگے تو آپ نے فرمایا کہ فلاں تاریخ کو میرے مزار پر آنا، پائتی چادر کے نیچے سے اپنے روپے لے لینا۔ ایسا ہی ہوا چنانچہ وہ شخص مقررہ تاریخ پر بنارس آیا معلوم ہوا کہ آپ کا وصال ہو چکا ہے وہ شخص مزار پر گیا اور چادر کے نیچے نئے نوٹ ایک ہزار رکھے پائے۔

(۸) آپ پر جب مرض کا غلبہ ہوا، آثار وصال ظاہر ہوئے، لوگ مایوس ہوئے تو آپ سے عرض کیا کہ حضور آپ کا نائب کون ہوگا ہم اپنا سرپرست کسے سمجھیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے نائب مولانا عبدالحمید پانی پتی ہوں گے وہ پانی پت سے چلیں گے، میرا جنازہ تیار ہوگا وہ پہنچ جائیں گے نماز جنازہ وہی پڑھائیں گے۔ میری فلانہ شاگردہ لڑکی سے انکا نکاح کر دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کا وصال ہوا، جنازہ تیار ہوا، حضرت مولانا عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ پہنچ گئے۔

☆وصال☆

آپ کا وصال ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۱۲ھ میں شہر بنارس میں ہوا اور ۲۱ شعبان کو تدفین تقریباً گیارہ بجے دن میں عمل میں آئی۔ آپ کا مزار مبارک شہر بنارس میں محلّہ علی پورہ بڑی مشہور عید گاہ کے متصل ہے جو لاٹ بھیرو کے نام سے مشہور ہے اسی عید گاہ کے متصل جانب غرب ایک روضہ ہے جس میں مشہور قادری بزرگ مخدوم صاحب کا مزار پاک کئی سو سال پرانا ہے ۔جانب جنوب ایک تالاب ہے اس کے جانب غرب جنوب میں کافی پرانا

Marfat.com

قبرستان ہے جہاں کافی پرانے مزارات آج بھی موجود ہیں۔ یہ عید گاہ بھی حضرت قطب بنارس قدس سرہ کی زبردست کرامت اور تصرف ہے۔ آپ کا مزار پاک جس احاطے میں ہے اس میں آپ کے علاوہ چار قبریں ہیں اور آپ کے مزار کے جانب غرب ایک چھوٹی سی قبر آپ کے فرزند اصغر کی ہے اور جانب شرق تین قبریں بایں ترتیب ہیں آپ کے مزار سے متصل اہلیہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا کی ان کے بعد آپ کے فرزند ارجمند کی اور آخر میں جانب شرق آپ کی دختر کی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

☆☆☆

﴿انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء﴾

اللہ کے بندوں میں اللہ سے ڈرنے والے علماء ہیں

☆☆☆

طلب العم فریضة علی کل مسلم ومسلمة

﴿علم دین سیکھنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے﴾

☆☆☆

Marfat.com

قطب زماں حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب سیوانی

☆قدس سرہ☆

قطب زماں، غوث دوراں، حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب قدس سرہ آپ حضرت قطب بنارس قدس سرہ کے خلیفۂ اجل اور روحانی فرزند اکمل ہیں۔ حضرت قطب بنارس قدس سرہ کا روحانی فیضان آج آپ ہی کے ذریعہ قائم و باقی ہے اور آج بھی مجددی کمالات سے ہزاروں سرشار ہورہے ہیں۔

☆ولادت مبارکہ☆

آپکی ولادت باسعادت کی صحیح تاریخ اور ماہ وسال معلوم نہ ہوسکے آپکے پوتے حکیم منظور صاحب کے ذریعہ جو پرانی ڈائری ملی اسمیں چند اشعار درج ہیں جو آپکے کسی معتقد نے (جنکا تخلص اشعار میں لطیف درج ہے) وصال کے موقع پر اظہار رنج و غم کرتے ہوئے کہے ہیں۔ ان اشعار سے پتہ چلتا ہے کہ آپکی عمر شریف وقت وصال ساٹھ سال سے کچھ کم تھی۔ آپکا وصال ۲۷/ صفر ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۲ء میں ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی پیدائش ۱۲۷۵ھ کے بعد اور اس کے قریب ہوئی ہے۔ کیونکہ آپ کی عمر ایک شعر میں غایت پچاس اور ساٹھ سال سے کم درج ہے۔ آپکی اصل سادات کرام سے ہے ظن غالب یہ ہے کہ آپ صغروی سادات سے ہیں یعنی حضرت سید محمد صغریٰ فاتح بلگرام و خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کی اولاد میں ہیں کیونکہ یہ طے ہے کہ آپکے آباؤ اجداد بکسر ضلع آرا (بہار) کے

Marfat.com

رہنے والے تھے۔ بلگرام شریف میں حضرت سید شاہد میاں صاحب علیہ الرحمہ کے کتب خانہ میں ایک کتاب روضۃ الکرام نامی ہے جسمیں صغروی سادات کی تفصیلات اور انکے شجرۂ نصب ہیں کون کون کہاں آباد ہوا، آج کہاں کہاں پائے جاتے ہیں یہ سب کچھ اس میں موجود ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ سادات باریہ بکسر آرہ میں آباد ہوئے اور کافی وسیع خاندان رفتہ رفتہ وجود میں آگیا۔ کچھ لوگ اس خاندان میں شیعہ بھی ہوگئے تھے۔ ہم نے حضور مرشدی الکریم سے سنا ہے کہ حضرت مولانا قدس سرہ کے خاندان میں کچھ لوگ شیعہ ہوگئے تھے اس خاندان صغروی کے علاوہ وہاں دیگر سادات کا کچھ پتہ نہیں چلتا ہے لہٰذا اقرین قیاس یہی ہے کہ آپ کا تعلق اسی خاندان سے ہے۔

☆خاندانی حالات☆

سادات باریہ تو تاریخ میں کافی مشہور ہیں آپکے پوتے جناب حکیم سید منظور احمد صاحب سے جو شجرہ دستیاب ہوا ہے وہ صرف آپکے دادا قاضی سید پیغمبر بخش تک ہے۔ قاضی صاحب مذکور کے دو فرزند تھے(۱) سید احمد حسین صاحب(۲)سید محمد حسین صاحب اول الذکر بہار میں پنچی نامی جگہ پر آباد ہوئے جنکی نسل آج بھی وہاں آباد ہے۔اور سید محمد حسین صاحب کے چار لڑکے تھے۔(۱)سید عنایت رحیم صاحب(۲) سید عنایت کریم صاحب(۳)سید عبدالکریم صاحب(۴) سید عبدالحلیم صاحب۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ میں ان حضرات نے خوب کھل کر حصہ لیا اس جنگ میں فرزند دوم سید عنایت کریم صاحب شہید ہوگئے اس کی وجہ سے انگریزی حکومت سخت

Marfat.com

مخالف ہو گئی جس کی وجہ سے ان حضرات کو بکھر چھوڑنا پڑا اور شہر سیوان کے قریب ایک گاؤں میں یہ لوگ آباد ہو گئے۔ حضور مرشدی مولائی دام ظلہ سے میں نے سنا ہے کہ ان لوگوں میں تعدی و ظلم بہت تھا احکام شرع کی پابندی بھی نہ تھی۔

☆ابتدائی حالات☆

حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب بچپن ہی سے نیک خصال، شریعت کی طرف مائل اور للّٰہیت سے سرشار قلب و جگر کے مالک تھے۔ اپنے گھر والوں کے مظالم سے سخت متنفر اور بے زار تھے ان حالات میں گھر والوں کے ساتھ رہنا آپکو بالکل گوارہ نہ تھا سیوان کے کچھ طلباء حضرت قطب بنارس قدس سرہ کے پاس تعلیم پاتے تھے اس دیار میں حضرت قطب صاحب کی کافی شہرت و عزت تھی حضرت مولانا قدس سرہ ان طلباء کے ساتھ بنارس آگئے، آپ نے گھر والوں کو آنے کی کوئی اطلاع بھی نہ دی چھپ کر نکل آئے۔

☆ تعلیم و تربیت ☆

قطب بنارس قدس سرہ کی آغوش میں آپ کو بڑی راحت ملی اور اپنا ملجاء و ماویٰ اور آخری منزل حضرت قطب بنارس صاحب قدس سرہ ہی کو سمجھ لیا اور ہمہ تن انکی خدمت میں لگ گئے۔ حضرت قطب صاحب بڑے روشن ضمیر اور عجب نگاہ بلند کے مالک تھے۔ حضرت مولانا کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ بڑا قابل جوہر ہے اس سے میرا روحانی فیضان جاری و ساری رہے گا۔ حضرت سید صاحب کی تعلیم و خود سپردگی کا عالم یہ کہ آئے تو پڑھنے کے لئے مگر جائے پڑھنے کے اپنے آپ کو

Marfat.com

خدمت وصحبت کے حوالے کر دیا۔ شب وروز کی خدمات آپکے حوالے تھیں دن رات اسی میں لگے رہتے مشیئت کو کچھ اور ہی منظور تھا حضرت قطب بنارس قدس سرہ نے بھی آپ کو طلباء کے ساتھ درس گاہ میں حاضری پر کبھی زور نہیں دیا یہاں تک کہ تقریباً بارہ سال کا عرصہ گزر گیا۔ جب آپ کے ساتھیوں کی فراغت اور دستار بندی کا دن آیا تو آپ کچھ مغموم سے بیٹھے تھے۔ حضرت قطب بنارس قدس سرہ تشریف لائے، چہرہ دیکھا، فرمایا عبدالحلیم مغموم کیوں ہو؟ شاید تمہارے ساتھیوں کی دستار بندی ہے وہ سب خوش ہیں اور تم نے کچھ پڑھا نہیں غم نہ کرو جاؤ کتب خانہ سے کتابیں نکال لاؤ، کتابیں آئیں ہر کتاب کی پہلی سطر اور آخری سطر حضرت قطب بنارس قدس سرہ پڑھاتے پوری کتاب کی صلاحیت پیدا ہو جاتی۔

☆ عطاء کمالات ☆

جب سب کتابیں پڑھا چکے تو سینے سے لگایا کافی دیر تک معانقہ فرمایا اور نور معرفت سے سینہ مالامال کر دیا نقشبندی مجددی نسبتوں سے قلب وجگر سرشار ہو گئے۔ اس طرح ظاہر وباطن میں غنی کر کے آپکو رخصت فرمایا، اس وقت ٹرینوں کی پوزیشن زیادہ اچھی نہ تھی، زیادہ تیز رفتار گاڑیاں آج کی طرح نہ تھیں۔ آپ پر چونکہ علوم ظاہری وباطنی کا بار ایک ساتھ، ایک دفعہ میں پڑا تھا یہ اگرچہ حضرت قطب بنارس کا زبردست تصرف اور آپکا عالی ظرف تھا کہ آپ بہت کچھ برداشت کر لے گئے مگر پھر بھی کیفیت بدلنے لگی اور اس قدر جذب طاری ہوا کہ حواس بے قابو ہو گئے آپکی ٹرین ایک بھیانک جنگل سے گزری آپ پر عجب کیفیت طاری ہو گئی تھی سامنے ایک طاؤس (مور) ناچ رہا تھا آپ چلتی ٹرین سے کود پڑے اور مور کے

Marfat.com

پیچھے پیچھے ہو لئے مور جدھر جاتا آپ بھی چلے جاتے، اس کے بعد کیا ہوا کچھ پتہ نہیں۔ جب آپ کے ساتھی پہنچے آپ کے گھر والوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا۔ وہ لوگ انتظار دیکھتے رہے حتی کہ تقریباً چھ ماہ گزر گئے۔ لوگوں کی فکر زیادہ بڑھی تو بنارس آئے، تفتیش حال کے لئے جب حضرت قطب صاحب سے واقعہ عرض کیا، آپ مراقب ہوئے، آپ کے گھر والوں سے فرمایا آپ لوگ رکیں ہم انہیں لا رہے ہیں۔ حضرت قطب بنارس قدس سرہ اس جنگل میں پہنچے اور آپ کو ڈھونڈا آپ کے پورے جسم پر دیمک لگی ہوئی تھی، کپڑے دیمک نے بالکل کھا لئے تھے۔ حضرت قطب صاحب قدس سرہ نے جسم صاف کیا، تہبند دیا، مونچھے اور ناخن کافی بڑے بڑے ہو گئے تھے۔ بنارس لائے، نہلایا اور کپڑے پہنائے، سینے سے لگایا، جذب والی کیفیت سلب کی آپ ہوش میں آئے تو گھر والوں کے حوالے کیا اس طرح آپ سیوان پہونچے۔

☆ سیوان واپسی ☆

وہاں آپ نے ایک گاؤں میں مدرسہ میں ملازمت اختیار کی اسکے بعد آپ نے ایک گورنمنٹی اسکول میں اردو عربی پڑھانے کی ملازمت کر لی بہت معمولی تنخواہ پر گزر اوقات ہوتی تھی۔

آپکے چند خطوط جناب حکیم منظور صاحب کے توسط سے دستیاب ہوئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے زندگی اس قدر عسرت اور تنگ دستی کی تھی کہ آپکے پیر و مرشد حضرت قطب بنارس قدس سرہ کے عرس میں شرکت کیلئے مسلسل چار سال وہاں کے خدام و مجاورین آپکو بلاتے رہے مگر آپ زاد سفر نہ ہونے کے

Marfat.com

باعث عرس میں شریک نہ ہو سکے۔ بالآخر لوگوں کا اشتیاق حد سے بڑھا تو ایک صاحب کو بلانے کیلئے سیوان بھیجا گیا اور زاد سفر کا انتظام ہوا۔ آپ عرس میں تشریف لے گئے بعد میں شہر سیوان میں ایک مسجد کی امامت بھی اپنے ذمہ لے لی تھی۔ فقیر راقم السطور نے اس مسجد کی زیارت کی ہے۔ آپکا قیام زیادہ تر مسجد کے حجرہ میں رہتا، ذکر و فکر اور اشغال و اوراد میں وقت گزرتا۔

آپکے خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے زمانے کے بہترین قاری بھی تھے، حافظ بھی اور حدیث میں بھی بڑی دستگاہ حاصل تھی، علوم اسلامیہ میں کافی رسوخ رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے باوجود ملکہ شعر گوئی وافر طریقے پر عطا فرمایا تھا۔ آپکا کچھ کلام حضرت مستان بابا قدس سرہ نے جمع فرما کر شجرہ کے ساتھ شائع فرمایا۔ آپ نے اپنے آباؤ اجداد معنوی کا شجرہ نہایت پر درد اشعار میں نظم فرمایا۔ ہر بند چھ مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے پہلے چار مصرعوں میں ان بزرگ کی شان و کیفیت کی مناسبت سے دعا ہوتی ہے جن کا نام آخری دو مصرعوں میں آتا ہے۔ کبھی فضائل و مناقب بھی ذکر کر جاتے ہیں پھر بارگاہ الٰہی میں انکے توسل سے ملتجی ہوتے ہیں۔ آپ کبھی اپنے رب سے عشق طلب کرتے ہیں، کبھی درد، کبھی درماں، کبھی بے نشانی، اکثر آرزو یہ ہوتی ہے کہ ہر لحہ، ہر ساعت، ہر وقت، ہر ہر رگ، ہر ہر بال، جسم کا رونگٹا رونگٹا ذکر اللہ میں مصروف رہے۔ طلب کا انداز بھی مستانہ و رندانہ ہے، مئے معرفت کے لبالب جام آپکو بہت یاد آتے ہیں، فنائیت و استغراق ایسا طلب کرتے ہیں کہ خود کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہے۔ بے حجابانہ تجلیاں ہر وقت مطلوب رہتی ہیں، کبھی نقشبندی مئے کی طلب حد سے بڑھتی جاتی

Marfat.com

ہے۔ حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح بے حجابانہ ہم کلامی کی آرزو ہوتی ہے، عجز وانکسار جگہ جگہ پھوٹا پڑتا ہے، احساس معاصی رلاتا ہے، مغفرت کی دعابار بار لبوں پر آتی ہے، کبھی کبھی تجلیوں کی کثرت پر اس قدر نازاں ہو جاتے ہیں کہ فرشتوں کو بھی مئے عرفان کی دعوت بلکہ اظہار کر جاتے ہیں کہ ملک بھی میرے خزانے سے مئے پیتے ہیں۔

الغرض آپکا نظم کیا ہوا شجرہ شریفہ جب ذاکر و شاغل حضور قلب کے ساتھ بڑھتا ہے تو عجب کیفیت طاری ہوتی ہے اور نور کی بارش ہوتی ہے۔ اس اردو شجرہ کے علاوہ آپ نے اپنے پیرومرشد کی نظم کہتے ہوئے فارسی شجرہ پر تضمین لکھی ہے۔ ہر شعر میں آپ تضمین کے تین مصرعے لگاتے ہیں اور غزلیں و نعتیں توآپ نے بہت کہیں ہیں کچھ مبارک کلام آخر میں آئے گا۔

آپکے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ علم طب اور حکمت میں بھی آپکو خاص رسائی حاصل تھی اور اکثر متعلقین ومعتقدین کو نسخہ تعلیم فرمایا کرتے تھے اسکے ساتھ ساتھ زبان وبیان پر کافی قدرت حاصل تھی۔ آپکی شان میں جو اشعار کہے گئے ہیں ان سے اور آپکے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت شیریں مقال واعظ تھے اور اکثر دعوت و تبلیغ کیلئے دورے فرماتے اس دیار میں آپکی تقریریں بہت مشہور تھیں اور حضور اکرم ﷺ کی میلاد شریف میں شرکت کیلئے آپکو بلایا جاتا اور بڑی عقیدت سے شرکت فرماتے آپکے خطوط کا جو مجموعہ ہاتھ آیا ہے اسمیں خطوط فارسی اور اردو زبان میں ہیں زبان میں سلاست بے پناہ ہے۔ خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں زبانوں پر آپکو کافی قدرت حاصل تھی۔ کہیں کہیں عربی جملے بھی آگئے

Marfat.com

ہیں قرآنی آیات اور احادیث کا استعمال بہت ہوا ہے۔ یہ خطوط سیوان سے بھی لکھے گئے ہیں اور اسکے علاوہ دیگر مقامات سے بھی۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ تبلیغی دورے بھی بہت فرماتے تھے تحریر نہایت صاف ستھری اور سلیس ہے۔ یہ خطوط متعدد علماء اور حفاظ کے نام ہیں طرز خطاب یہ بتاتا ہے کہ آپکے حلقۂ ارادت میں یہ لوگ شامل تھے۔ زیادہ تر خطوط پند و نصائح اور ذکر اللہ کی کثرت تاکید پر مشتمل ہیں ذکر الٰہی کی کثرت پر اس قدر زور ہے کہ بیان سے باہر ہے کمینی دنیا سے پرہیز، دنیا اور اہل دنیا سے دوری، سنت کی پابندی، بدعت و شرک سے احتراز وغیرہ پر عام خطوط میں تنبیہات موجود ہیں۔ مریدین سے عجز و انکسار سے کام جس قدر خطوط میں لیا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے اندر عجز و انکسار حد درجہ موجود تھا۔ آپکے بعض خطوط میں ان لوگوں پر نہایت افسوس کا اظہار کیا گیا ہے جو آپکے حلقۂ ارادت میں داخل ہونے کے باوجود دنیا میں ملوث تھے اور ذکر الٰہی میں کوتاہی کرتے تھے۔ ختم خواجگان کی تاکید بھی حل مشکلات کیلئے جگہ جگہ موجود ہے ختم خواجگان کا طریقہ بھی درج ھے۔ اپنے پیرومرشد قدس سرہ کے عرس میں شرکت پر بھی بعض خطوط میں بہت زرو دیا گیا ہے۔ آپ مریدوں کو تاکید فرماتے کہ عرس میں شرکت فلاح دارین کا موجب ہے اور اسباب و وسائل مہیا ہوتے ہوئے بھی عرس میں شرکت نہ کرنا دنیا اور آخرت کے خسارہ کا موجب ہے۔ عرس کی دعوت کیلئے خاص خاص لوگوں کو خطوط تحریر فرماتے اور عام لوگوں کی اطلاع بعض خاص لوگوں پر ڈال دیتے اور سب کو اپنے ساتھ چلنے کی تاکید فرماتے عرس کے نذرانے کیلئے بھی انہیں زور دیتے تاکہ لنگر میں اچھی طرح شرکت ہو سکے اور مسافروں کا انتظام

Marfat.com

کیا جا سکے۔ خطوط سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپکی نگرانی و سرپرستی میں کوئی ادارہ چلتا تھا جس کی وصولیابی کے لئے حافظ عطی اللہ مقرر کیے گئے تھے۔ آپ جہاں دعوت و تبلیغ کیلیے جاتے یا صاحب استطاعت لوگ آپکے حلقہ ارادت میں داخل ہوتے تو انہیں مدرسہ کی اعانت وامداد کی ترغیب دیتے اس طرح کا زور خطوط میں بہت جگہ جگہ ہے طلباء ومدرسین کو سلام درج ہے۔

ایک دفعہ کافی تنگی کا وقت آگیا تو حافظ صاحب کو خالصتاًلوجہ اللہ وصولیابی پر آمادہ کیا گیا۔ طلباء کو ذکر میں مشغول رکھنے کی ھدایات بھی بہت موجود ہیں۔ مدرسہ اور اسکے چندہ کا تذکرہ جس قدر خطوط میں ملتا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مدرسہ آپ کا تھا۔ اس میں بیرون شہر کے طلباء مقیم تھے اور ان کے قیام وطعام کی ساری ذمہ داریاں آپ نے اپنے ذمہ لے رکھی تھیں نیز کچھ احباب کو اس کام پر متعین کیا گیا تھا۔ بعض خطوط سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کہیں وہابیوں سے مباحثے بھی ہوئے کافی افہام و تفہیم سے کام لیا مگر جب کسی حال میں نہیں مانے تو آپ نے ترک تعلق کر لیا۔

حضرت مولانا قدس سرہ کے اوصاف وکمالات عام عقول کے ادراک سے وراء ہیں بلند اہل باطن ہی آپکو پہچان سکتے ہیں، علوم ظاہری وباطنی کے جامع اور رگ رگ میں عشق مصطفےٰ ﷺ سمایا ہوا تھا۔ عشق کے غلبات بھی اس قدر ہوتے کہ بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی خاص کر عمر شریف کے آخری حصہ میں اس کا ظہور بہت ہوا ایک نعت کے مطلع میں فرماتے ہیں۔

دل کو فضائے ہند سے ہم نے اٹھالیا

Marfat.com

گھر جب سے شاہ طیبہ نے دل میں بنالیا

اس عشق کی بدولت بڑی بڑی نعمتیں پائیں۔ چند شعر اسی نعت کے ملاحظہ فرمائیں۔

کافر بنا دیا تھا میرے نفس نے مجھے
عشق نبی نے کفر سے مجھ کو بچا لیا
بھڑک کے دل میں آتش عشق رسول حق
وحدت کی مئے کا کوزہ تھا کچا، پکا لیا
رندو چلو مدینہ میں ڈھالیں گے لطف سے
ساقی نے اپنے پاس ہی ہم کو بلالیا

یہ عشق کوئی معمولی حد تک نہ تھا فراق یار میں جان و تن کو خاک کر دیا تھا مدینہ کے محبوب پر ایک دو نہیں لاکھ جانیں بھی قربان کرنے کے لئے ہر وقت دل بیقرار رہتا تھا شربت دید کی تڑپ جب حد سے بڑھتی ہے تو طرح طرح سے اپنے محبوب کو آواز دیتے ہیں۔ ایک نعت کے چند شعر ملاحظہ ہوں۔

بخت جاگیں میرے گھر آپ جو آؤ قبلہ
ٹھوکروں سے دل خفتہ کو جگاؤ قبلہ
اپنے دیوانوں کو طیبہ میں بلاؤ قبلہ
شربت دید پیاسوں کو پلاؤ قبلہ
ہمہ تن گوش ہے دل سننے کو باتیں تو کرو
لب جاں بخش سے کچھ مژدہ سناؤ قبلہ
جسم و جاں آتش فرقت سے بہت جلتے ہیں

Marfat.com

آپ دیدار سے یہ آگ بجھاؤ قبلہ
لاکھ جانیں کروں قرباں میرے ایماں تم ہو
جائے ایمان ہے دل، دل ہی میں آؤ قبلہ

ایک نعت کا مطلع و مقطع بھی بڑا پر کیف ہے مستانہ رندانہ دیکھیں۔

دوستو کاش مدینہ میرا جانا ہوتا
دل کی بیتابیاں جاناں کو سنانا ہوتا
قیس بن جاتا حلیمؔ آپ جو لیلیٰ ہوتے
عشق کا میرے بھی مشہور فسانہ ہوتا

بالآخر عشق نے وہاں تک پہونچا دیا جہاں تک جانا تھا پھر تو محبوب کے جلوؤں کی فراوانی نہ پوچھو۔ فرماتے ہیں۔

ہم نہ عابد ہیں نہ زاہد ہیں نہ دہری جوگی
ان کے خمخانۂ توحید کی مئے نوشی میں ہیں
دیکھا دیدار کو دلدار کے بے پردہ حلیمؔ
ان کے دیوانوں کے بیٹھے صف پاپوشی میں ہیں

کورباطن اور اندھوں کو میلاد اور اس کا سلام و قیام شرک وبدعت نظر آتا ہے مگر دل بینا کو کیا نظر آتا ہے یہ آپ خود دل بینا سے پوچھیں۔ فرماتے ہیں۔

ملتے ہیں جام مئے کے مجھے دست غیب سے
مصروف ہوتا ہوں جو سلام و قیام میں

یہ نام کے رند اور ہیں جنہیں نماز پہاڑ معلوم ہوتی ہے یہاں تو حال یہ ہے۔

Marfat.com

میخوار پر ہے کھلتی حقیقت نماز کی
یکسوئی دل کو ہوتی ہے بس ایک جام میں

یہ سب کچھ شاعرانہ ڈینگیں نہیں ہیں بلکہ یہاں معیار بندگی اور عشق یہ ہے۔

دعوائے بندگی ہے غلط بلکہ کذب ہے
آقا کا رنگ ڈھنگ نہیں گر غلام میں

☆اخلاق وعادات واوصاف☆

سنت کی پابندی، سنت سے محبت، سنتوں کی اشاعت وترویج آپ کو بہت عزیز تھی اصلاح عقائد واعمال کیلئے آپ نے تبلیغی دورے بہت کئے، بہترین مقرر بھی تھے۔ نیز تعلیم وتربیت کے ذریعہ آپ نے علوم وفنون کی اشاعت وترویج اور تحفظ اسلام و سنیت کا بہت بڑا کارنامہ انجام دیا۔ قناعت وتوکل، صبر وتحمل، تسلیم ورضا کے جذبات بہت تھے، تقویٰ وطہارت کے اس دیار میں اعلیٰ نمونہ تھے۔ انگریز گورنمنٹ کے اسکول میں آغاز میں نوکری کی۔ وقت کی پابندی، بہتر طریقہ پر تعلیم وتربیت وغیرہ دیکھ کر ایک مرتبہ افسر (جو معائنہ کرنے آیا تھا) بہت خوش ہوا اور خوشی میں اس نے آپ کی تنخواہ میں اضافہ کرنا چاہا تو آپ نے روک دیا اور فرمایا کہ مجھے جتنا ملتا ہے اتنے ہی میں میری گذر اوقات احسن طریقے پر ہو جاتی ہے۔ لھذا میں اس دنیا کو مزید لے کر کیا کروں گا۔ آپ کے اوصاف وکمالات کچھ آپ گذشتہ اوراق میں پڑھ چکے۔ الغرض آپ کی ذات ظاہر وباطن میں ایک مثالی ذات تھی خداوند قدوس نے گوناگوں خوبیوں اور کمالات سے نوازا تھا اور دنیا میں مختصر عمر میں بڑا کام کر کے گئے

Marfat.com

☆ نکاح اور اولاد ☆

فراغت کے بعد آپ نے شادی فرمائی مگر اہلیہ اور آپ کے مزاج میں کافی بُعد تھالھذٰا یہ رشتہ دیرپا ثابت نہ ہو سکا جب نبھاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو آپ نے طلاق دیدی۔ پھر کچھ احباب کے اصرار پر دوسری شادی فرمائی یہ زوجہ نہایت نیک دل اور آپکے مزاج پر پوری پوری اتریں اور نہایت اچھی معاشرت کیساتھ شب وروز بسر ہوئے۔ آپ پڑھ چکے کہ آغاز میں مسلسل ایک لمبی مدت تک اولاد نہ ہونے کی وجہ سے جب مایوسی ہوئی تو آپ نے اہلیہ کی طرف سے مرشد عالی وقار قدس سرہ کی خدمت میں عریضہ بھیجا انہوں نے اولاد کی بشارت دی آپکے تین فرزند پیدا ہوئے (۱)ابوالخیرات (۲)ابوتراب (۳)ابوالبرکات :اول الذکر آپ کے کمالات واوصاف ظاہری وباطنی کے حامل اور خلیفہ وجانشین ہوئے۔ جن کا مفصل ذکر آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔ دوم سید حضرت ابوتراب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں میں نے حضور مرشدی الکریم سے سنا ہے کہ وہ مادرزاد ولی تھے، جذب کے آثار غالب تھے، عمر نے زیادہ وفانہ کی اور اپنے بھائیوں میں سب سے پہلے جوانی ہی میں انتقال فرما گئے۔ حضرت مولانا سید عبدالحلیم قدس سرہ کے مکتوبات وخطوط سے پتہ چلتا ہے کہ آپ دینی پروگراموں میں کہیں کہیں وعظ ونصیحت اور دعوت وتبلیغ کیلئے حضرت سید ابوتراب کو بھیجا کرتے تھے ان کی باطنی رفعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضور سیدی مرشدی دام ظلہ العالی نے حضرت شیخ المشائخ مولانا حاجی شاہ غلام محمد قدس سرہ کے حوالے سے بتایا کہ آغاز سلوک میں حضرت سید ابولخیرات قدس سرہ حضرت سید ابوتراب قدس سرہ کی قبر سے توجہ لیا

Marfat.com

کرتے تھے اور اکتساب فیض کرتے تھے۔ آپکے وصال کا دن اور ماہ و سال معلوم نہ ہو سکے۔ آپکی قبر انور ٹھیک حضرت مولانا سید عبدالحلیم قدس سرہ کے سرہانے ہے اگرچہ اب قبر کا نشان نہیں ہے۔ تیسرے فرزند سید ابوالبرکات تھے ان کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔ انہیں کے بیٹے حکیم سید منظور صاحب تھے اب حکیم صاحب کے انتقال کے بعد انکے کئی فرزند ہیں جن کی سکونت شیخ محلہ میں پرانے آبائی مکان میں ہے۔

☆وصال☆

حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب قدس سرہ کے خلفاء کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ آپکا وصال ۲۷/ صفر بروز یکشنبہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۲ء میں تقریباً دو بجے ہوا۔ آپ نے طاعون کی وباء میں شہادت پائی آپکے ایک دوست حکیم صاحب تھے جو آپکے بغل میں جانب شرق مدفون ہیں انہوں نے اپنے باغ میں تبرکاً آپکو دفن کیا تھا کافی وسیع باغ تھا مگر حکیم صاحب کے فرزند جو خود بھی حکیم تھے مزاج میں عیش بہت تھا انہوں نے رفتہ رفتہ سارا باغ بیچ دیا اور افسوس تو یہ کہ سارا باغ غیر مسلموں کے ہاتھوں فروخت ہوا آج بمشکل تمام اتنی جگہ محفوظ رہ پائی ہے جس میں آپ کی اور حکیم صاحب کی اور انکی اہلیہ اور حکیم صاحب کے فرزند کی قبریں ہیں۔

☆بعد وصال کرامت☆

آپکے وصال کے بعد کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا سید ابوالخیرات قدس

Marfat.com

سرہ نے قبر کو چاروطرف سے پختہ کرانا چاہا تو حضر مولانا ابوالخیرات قدس سرہ نے مزدوروں کو نشان لگا کر بتادیا کہ یہاں یہاں کھودنا اور بتا کر خود اپنے مدرسہ میں آکر طلباء کو پڑھانے لگے۔ ادھر یہ ہوا کہ مزدوروں نے کھدائی کی اتفاق سے پھاوڑا ان تختوں پر پڑا جو قبر میں لگائے گئے تھے تختہ کھل گیا۔ آپکی قبر سے خوشبو کی لپٹیں نکلنے لگیں اور رفتہ رفتہ لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا جناب حکیم صاحب آپکے دوست قبر میں کود پڑے چہرے سے کفن ہٹایا جسم اور کفن اس طرح محفوظ تھا جیسے ابھی قبر میں آپکو اتارا گیا ہے۔ حکیم صاحب نے چہرہ سے کفن ہٹایا تو ایسا لگ رہا تھا کہ ابھی بالبر آپکا خط بنا کر گیا ہے۔

(سبحان اللہ) کیا اہل اللہ کی شان ہوتی ہے ادھر یہ کیفیت تھی ادھر آپ حضرت مولانا سید ابوالخیرات قدس سرہ پر ظاہر ہوئے اور فرمایا بیٹے ابوالخیرات میرا راز فاش ہو رہا ہے جلد پہنچو اور میری قبر بند کرو۔ آپ فوراً درسگاہ سے اٹھے اور وہاں پہنچے تو دیکھا عجب دیوانوں کا ہجوم تھا حکیم صاحب قبر کے اندر لیٹے ہوئے تھے وہ کسی طرح نکلنے کو تیار نہ تھے کہہ رہے تھے کہ مجھے یوں ہی دفن کردو بمشکل تمام انہیں قبر سے نکال کر تختے لگا کر قبر کو بند کیا گیا آپ کی قبر آج تک کچی ہے۔ کئی دفعہ پختہ کرنے کا ارادہ کیا گیا مگر آپ نے واقعہ میں منع کر دیا اور فرمایا کہ کچی رہے گی لوگ مٹی لے جائیں گے تو انہیں شفا حاصل ہو گی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

Marfat.com

غوث زماں حضرت مولانا سید ابوالخیرات صاحب

☆قدس سرہ☆

قطب زماں، غوث دوراں، حضرت مولانا سید ابوالخیرات قدس سرہ مولانا سید عبدالحلیم قدس سرہ کے فرزند اکبر و خلیفہ اجل ہیں۔

☆ولادت مبارکہ☆

مولانا سید ابوالخیرات قدس سرہ کی تاریخ ولادت اور ماہ و سال صحیح معلوم نہ ہو سکے۔ اندازہ یہ ہے کہ ۱۲۹۰ھ کے بعد اور ۱۳۰۰ھ سے قبل کی پیدائش ہے کیونکہ آپ کا وصال ۱۳۵۱ھ میں ہوا اور حضور مرشدی الکریم سے ہم نے سنا ہے کہ آپ کی عمر بوقت وصال ۵۵ یا ۶۰ کے درمیان تھی۔

☆تحصیل علم☆

آپکی نشؤ نماء ایک علمی و روحانی گھر میں ہوئی قیاس یہ ہے کہ ابتدائی اور درمیانی تعلیم والد بزرگوار کی آغوش تربیت میں ہوئی، طب و حکمت اور کچھ فنون کی تکمیل کیلئے آپ کچھ عرصہ لکھنو بھی رہے ہیں۔ علوم و فنون کی تکمیل کے بعد آپ نے پڑھانا شروع کیا کچھ عرصہ گورنمنٹ کے ایک کالج میں صدر مدرس رہے۔

☆مدرسہ کا قیام☆

اس کے بعد ملازمت سے سبکدوشی حاصل کر کے خود مدرسہ یتیم خانہ

Marfat.com

کے نام سے قائم کیا جس میں آخر دم تک آپ نے جملہ علوم وفنون کی تدریس کے فرائض انجام دئے۔ فقہ و حدیث و تفسیر کا آپ خصوصیت سے درس دیتے اور بیرونی طلباء کے قیام وطعام کی ساری ذمہ داریاں اپنے سر لے رکھی تھیں اس طرح آپ نے علوم وفنون کی کافی وسیع خدمات انجام دیں اور ہزاروں لوگ آپ کے چشمۂ علم وفن سے سیراب ہوئے اور آج تک ہو رہے ہیں۔ آپ کا قائم کردہ مدرسہ آج بھی موجود ہے آپ کا علمی اور خاندانی رعب و جلال بہت تھااور آغاز ہی سے شہرت و عزت بہت حاصل تھی اور آغاز ہی سے لوگوں کا رجوع آپ کی طرف بہت ہوا، اس طرح دینی خدمات کے مواقع بہت میسر آئے۔

☆ایام طفولیت☆

آپ مادر زاد ولی تھے، آپ پڑھ چکے کہ حضرت قطب بنارس قدس سرہ کی دعاؤں سے آپ پیدا ہوئے، آغاز ہی سے حضرت قطب صاحب قدس سرہ کی نظر التفات آپ کی طرف بہت تھی، عجب گوناگوں خوبیوں سے آپ کے رب جل و علا نے نوازا تھا، بچپن ہی سے آپ کو روشن ضمیری حاصل تھی، بزرگان دین کی زیارت بہت ہوتی تھی، اپنے والد بزرگوار قدس سرہ سے بیان کرتے کہ میں نے ایسے ایسے خدوخال والے بزرگ کو دیکھا ہے، اکثر جاگتے میں بزرگوں کا دیدار ہوتا، کبھی تاجروں اور مسافروں کو پیش آنے والے واقعات بتادیتے۔

☆ تحصیل کمالات☆

آپ نے زیادہ تر روحانی سلوک ومنازل ومراحل اپنے والد بزرگوار سے طے

Marfat.com

کئے۔ حضور مرشدی الکریم دام ظلہ سے میں نے سنا ہے کہ جب حضرت مولانا سید عبدالحلیم قدس سرہ کو وصال کا احساس ہو گیا تو ایک دن آپ نے حضرت مولانا سید ابو الخیرات قدس سرہ کو طلب کیا اور فرمایا کہ میری پیٹھ سے پیٹھ لگا کر بیٹھ جاؤ، حضرت مولانا بیٹھ گئے، والدہ ماجدہ پاس ہی موجود تھیں، حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب قدس سرہ نے توجہ ڈالی تو حضرت مولانا بے ہوش ہو گئے، والدہ کو ترس آیا معترض بھی ہوئیں مگر آپ نے منع فرمادیا تھوڑی دیر بعد ہوش آیا تو آپ نے پھر اسی طرح بٹھایا توجہ ڈالی پھر حضرت مولانا بے ہوش ہو گئے، والدہ بہت پریشان ہوئیں اور کہنے لگیں کہ آپ ابو الخیرات کو مار ہی ڈالیں گے آپ نے فرمایا جو میں کر رہا ہوں کرنے دو پھر جب ہوش آیا تو آپ نے حضرت مولانا کو اسی طرح بیٹھایا پھر تیسری بار توجہ ڈالی پھر سے بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ میرے بعد کراکت حضرت عبداللہ شاہ کے پاس چلے جانا اور ان سے تکمیل کر لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ والد بزرگوار کے وصال کے بعد آپ کراکت آئے اور تکمیل کر کے اجازت و خلافت ظاہری سے سرفراز ہوئے۔ ان کے علاوہ آپ کو اس زمانہ کے مشہور بزرگ اور خانقاہ مظہریہ کی زیب و زینت حضرت مولانا شاہ ابو الخیر مجددی قدس سرہ سے بھی خاص فیض پہونچا۔

مشہور عالم حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی صاحب ابن شاہ ابو الخیر قدس سرہ مقامات خیر صفحہ ۴۴۵ میں رقمطراز ہیں۔

سید ابو الخیرات آپ سید عبدالحلیم کے صاحب زادے تھے اور وہ جناب محمد رضا بنارسی کے خلیفہ تھے جو کہ حضرت سیدی الوالد کے جدامجد حضرت شاہ

Marfat.com

احمد سعید کے خلیفہ تھے۔ سید ابو الخیرات ابھی اپنے والد ماجد سے بیعت نہیں ہوئے تھے کہ ان کی آمد دہلی میں ہوئی اور وہ خانقاہ شریف میں فاتحہ پڑھنے آئے اتفاق سے اس وقت حضرت سیدی الوالد مسجد شریف سے نماز پڑھ کر نکلے اور آپ کی نظر سید ابو الخیرات پر پڑی آپ نے پٹھان سے فرمایا اس جوان سے بوئے انس آرہی ہے اسکو بلاؤ،، چنانچہ سید ابو الخرات آپ کے پاس پہنچے، آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کہاں سے آئے ہو؟ کون ہو؟ سید ابو الخیرات نے اپنے والد بزرگوار کا ذکر کیا اور پھر عرض کی کہ آپ مجھ کو بیعت کرلیں، ،آپ نے ارشاد فرمایا,, تمہارا حصہ تمارے والد کے پاس ہے جاؤان سے بیعت ہو اور پھر کچھ دن کے واسطے یہاں آجانا،، چنانچہ وہ اپنے گھر گئے اور اپنے والد ماجد سے بیعت ہوئے، کسب سلوک کیا، خلافت حاصل کی، ۲۷ صفر ۱۳۳۰ھ میں انکے والد ماجد کی وفات ہوئی، انکی وفات کے کچھ ماہ بعد وہ حضرت سیدی الوالد کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے انکو ۷ دن رکھا اور پھر اجازت طریقت دیکر رخصت کیا، سید ابو الخیرات اس واقعہ کا ذکر اپنے مخلصین سے کیا کرتے تھے، ان کے مرید غلام محمد ساکن موضع کمال پور ڈاکخانہ نرائن پور ضلع مرزا پور یوپی نے عاجز سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ سید ابو الخیرات کی وفات ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ میں مقام سیوان بہار میں ہوئی۔

حضرت مولانا زید فاروقی صاحب نے بڑے وثوق کے ساتھ اس واقعہ کو بیان کیا ہے حضرت شاہ ابو الخیر قدس سرہ کی ولایت وبزرگی اور روشن ضمیری سب کو تسلیم ہے اور اہل علم جنہوں نے انھیں دیکھا یا پڑھا ہے وہ مزاج بھی خوب جانتے ہیں کہ انکو اجنبی وارد و صادر سے کتنی وحشت ہوتی تھی اور اپنے پاس زیادہ

Marfat.com

بیٹھنے نہ دیتے تھے۔ حضرت مولانا سید ابوالخیرات قدس سرہ کی استعداد و قابلیت اور باطنی جوہر اور انکا حصہ کہاں ہے سب کچھ دیکھ لیا تھا اور پھر ۱۷/ دن رکھ کر اجازت طریقت بھی دی۔ معلوم ہوا کہ حضرت مولانا قدس سرہ کو تین جگہوں سے خلافت واجازت حاصل تھی۔ ایک اپنے والد بزرگوار سے دوم حضرت عبداللہ شاہ سے سوم حضرت شاہ ابوالخیر صاحب سے قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم۔

الغرض حضرت مولانا سید ابوالخیرات قدس سرہ علم و فضل اور کمال و تکمیل کی بلند منزل پر فائز ہو کر مجمع البحرین ہوئے اور آپکی ذات سے بیک وقت علمی وروحانی چشمے جاری ہوئے، آپ نے اسلام وسنت کی کامل خدمت کی۔

☆ دینی خدمات ☆

حضرت والد ماجد قدس سرہ کی حیات تک اور انکے بعد کچھ ماہ تک زیادہ تر عمر عزیز کا حصہ تعلیم و تعلم اور اکتساب روحانیت میں بسر ہوا۔ وصال کے بعد آپ مسند روحانیت پر جلوہ گر ہوئے اور لوگوں کے سلوک و تسلیک پر پوری توجہ صرف فرمائی۔ مدرسہ میں پڑھانا اور صبح وشام حلقہ کرانا آپ کا کام تھا اس کے ساتھ ساتھ آپ بہترین واعظ و خطیب تھے اور بہت بڑے مناظر تھے۔ آپکے زمانے میں شدھی بنانے کی تحریک بڑے زوروں پر تھی حضرت مولانا قدس سرہ اس سلسلہ میں اتنی عظیم خدمات ہیں قلم احاطہ نہیں کرسکتا ہے آپ اپنے تلامذہ کے ساتھ ان کافروں کی مجلس میں پہنچ جاتے، انکی تقریریں سنتے، اسلام پر اعتراضات سنتے پھر اچانک مجمع سے کھڑے ہو کر اسٹیج پر پہنچ جاتے اور نہایت مسکت جوابات دیتے۔

اللہ تعالیٰ نے نہایت ہمت وجراءت اور حاضر جوابی کی قوت عطا فرمائی تھی

Marfat.com

علم بہت وسیع تھا، بڑے بڑے لوگ آپ کے سامنے کانپنے لگتے، مخالفین انگشت بدنداں رہ جاتے، اسلام کی حقانیت پر نہایت معقول دلائل قائم فرماتے، لوگوں کا تذبذب یکسر دور ہو جاتا بالآخر شدھی والے بری طرح خائب وخاسر ہو گئے اور آپ نے اس طرح ہزاروں کا ایمان بچالیا اگر آپ کے خلفاء وتلامیذہ آپ کی مفصل سیرت وسوانح تحریر کرتے تو آپ کی دینی خدمات کے صحیح خدوخال سامنے آتے۔

☆ حلقہ ارادت ☆

بیعت وارادت کی طرف آپکی توجہ اس قدر مبذول نہ تھی جس قدر اسلام وسنیت کی اشاعت وتحفظ کی طرف تھی اس کے باوجود رفتہ رفتہ حلقۂ ارادت کافی وسیع ہو گیا، آپکی آغوش تربیت سے جس قدر روحانیت وعرفان کے بڑے بڑے تاجدار وجود میں آئے ہیں انکا وجود بتاتا ہے کہ آپ قطبیت وولایت کی بہت اونچی منزل پر فائز تھے آپ کے حلقہ ارادت میں انسان تو داخل تھے اور اسکے ساتھ ساتھ جنات بھی مرید تھے اور آپ کے بہت سے خلفاء ان جنات کو جانتے بھی تھے ملاقات بھی تھی، آج بھی آپ کے بعض مرید جنات پائے جاتے ہیں جن سے آپ کے سلسلہ کے بعض اہل نظر واقف بھی ہیں۔

☆ اخلاق وعادات ☆

مزاج میں نہایت درجہ سادگی اور خاکساری تھی لباس وغیرہ نہایت سستہ اور سادہ ہوتا عام طور پر کھدڑ کا کرتا اور پائجامہ زیب تن فرماتے، تصنع وبناوٹ اور تکلف کا دور دور تک پتہ نہ تھا وقت پر جو مل گیا نوش فرمالیا، کبھی کبھی کئی کئی فاقے ہو جاتے مگر

Marfat.com

ہر حال میں صبر و شکر سے کام لیتے، کسی دنیادار کے سامنے کبھی دنیوی معاملات میں دست طلب دراز نہ فرمایا، خلوات و جلوات کی تمام محفلیں ذکر الٰہی سے معمور وآباد رہتیں، دنیوی گفتگو کو آپ کی بارگاہ میں رسائی نہ تھی، بہت کم سوتے، طلباء کے علوم کی دیکھ ریکھ پھر مریدین و متوسلین کی حاجت روائی، اکتساب فیض کرنے والے مقیم حضرات کے قیام وطعام کی ذمہ داری، ان پر تصرف و توجہ پھر تدریس و تعلیم اور دعوت و تبلیغ کے لئے دورے پھر والد بزرگوار کے وصال کے بعد خانقاہ اور دیگر تمام گھریلو ذمہ داریاں نبھانا اور سب کو حسن و خوبی کے ساتھ انجام دینا یہ سب آپ پر فضل خاص تھا۔ انہیں مصروفیتوں کی وجہ سے اس قدر اپنے نجی اور ذاتی معاملات میں تقیدی تھی کہ کئی کئی دن گزر جاتے اور آپ کو لباس تبدیل کرنیکا موقع ہاتھ نہ آتا۔

اس سب کے باوجود رعب سیادت بہت غالب تھا، رخ انور میں انوار کی تابانی کی وجہ سے عجب کشش تھی، دلوں کو موہ لینے والا چہرہ پایا تھا، حسن باطن کے ساتھ ساتھ حسن ظاہر بھی خلاق کائنات نے بہت عطا فرمایا تھا، رات عموماً عبادات نافلہ اور تسبیح و تہلیل اور مراقبہ میں بسر ہوتی، شب وروز کی تمام ساعات ذکر و فکر اور مراقبہ ان تینوں میں سے کسی ایک سے آباد رہتیں، حلقۂ ذکر میں عجب کیف طاری رہتا، توجہ کے وقت جو فیض جاری ہوتا تو اہل نظر عش عش کر اٹھتے، طالبان خدا کو بہت جلد آپ کی بارگاہ میں احوال و کیفیات حاصل ہوتے، آپ کے خلفاء کے حالات وواقعات بتاتے ہیں کہ آپ ولایت و بزرگی اور قطبیت وغوثیت کی بلند منزل پر فائز تھے۔ چند تصرفات و کرامات ملاحظہ ہوں۔

Marfat.com

☆تصرفات وکمالات☆

(۱) آپکے سب سے چہیتے اور لاڈلے خلیفہ حضرت مولانا غلام محمد خانصاحب قدس سرہ تھے آپ نے ان سے خوش ہو کر فرمایا تھا کہ تمہاری نسل میں ہمیشہ ایک ولی ہوتا رہے گا (الحمد للہ) ابھی تک آپکے فرمان کے مطابق یہ سلسلہ قائم ہے۔

(۲) آپ نے اپنے خلفاء ومریدین کے سامنے فرمایا تھا کہ میرا روحانی فیضان غلام محمد کے ذریعہ عام ہوگا اور انہیں سے گلشن معرفت ہرا بھرا رہے گا ، چنانچہ آپ کے وصال کے چند ہی سالوں کے بعد لوگوں نے دیکھ لیا کہ آپ کے فیض کا سلسلہ حضرت مولانا غلام محمد خانصاحب قدس سرہ کے ذریعہ اتنا بڑھا کہ بیان سے باہر ہے اور آج صرف روحانی فیض کے ذریعہ آپ کا سلسلہ باقی ہے۔

(۳) حضرت مرشدی الکریم دام ظلہ نے بیان فرمایا کہ میرے چچا کی شادی تھی، حضرت مولانا قدس سرہ بھی شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے کھانا جس قدر بنا تھا اسکی بنسبت مہمان کثیر آگئے ، والد بزرگوار گھبرا رہے تھے کہ اب کیا ہوگا...... مزید کچھ سامان بھی موجود نہیں کہ فورا تیار کر لیا جائے ، وقت بھی ایسا ہے کہ سامان مل نہیں سکتا ہے حضرت سے واقعہ عرض کیا گیا آپ نے فرمایا بالکل نہ گھبراؤ کچھ دم کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سارے مہمانوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور پھر بھی بچا رہا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ جناب حکیم سید منظور احمد صاحب نے بیان فرمایا کہ آپ کے ایک خاص مرید عبد الاحد نامی ایک گاوں کے رہنے والے تھے انکی لڑکی

Marfat.com

کی شادی تھی باصرار وہ شادی میں آپ کو لے گئے، جس قدر کھانا باراتیوں اور مہمانوں کے لئے تیار ہوا تھا مہمان بہت زیادہ آگئے، وہ گھبرائے اور آپ سے عرض کیا کہ حضور..... عزت آپ کے ہاتھوں ہے فرمایا. گھبرانے کی ضرورت نہیں جاؤ ڈیگ کو ڈھک دو، ایک آدمی بسم اللہ پڑھ کر نکال نکال کر لوگوں کو دیتا رہے۔ بالآخر سب نے کھالیا اور کھانا پھر بھی بچا رہا۔

(۴) انہیں حکیم سید منظور صاحب نے بیان فرمایا کہ آپکے ایک خادم خاص حاجی مصدی نامی تھے یہ آپ کے ادارے کے محصل بھی تھے حضرت مولانا قدس سرہ آسام کی چائے پتی سے بنی چائے بہت نوش فرماتے تھے اور احمد حسین نامی زردا تمباکو (جو اس دیار میں رائج تھا) استعمال فرماتے۔ ایک شب مہمان آگئے آپ نے چائے کے لئے حاجی صاحب مذکور سے حکم فرمایا. مہمان کثیر تھے پانی بہت رکھا. احمد حسین چائے کی پتی اور زردہ پاس ہی پاس رکھے ہوئے تھے، اندھیرے میں وہ دیکھ نہ پائے غلطی سے بجائے چائے کے زردہ ڈال دیا، جب تیار ہو گئی تو سوچا چکھ لیں اب جو دیکھا تو نہایت بدمزہ احساس ہوا کہ بجائے پتی کے تمباکو ڈال دیا ہے حاجی صاحب بہت گھبرائے آپ سے صورت حال ذکر کی فرمایا گھبراؤ نہیں جو ہوا سو ہوا ڈیگچی ڈھک دو چائے کی پتی ڈال دو تھوڑی دیر بعد چائے جو نکالی بالکل صحیح تھی۔

(۵) حضور سیدی مرشدی دام ظلہ العالی نے بیان فرمایا کہ حضرت مولانا قدس سرہ ایک مرتبہ قصبہ بتیا ضلع چمپارن (بہار) چند معتقدین کے ساتھ تشریف لے گئے، وہاں کافی عرصہ سے بارش نہیں ہوئی تھی، لوگ بے پناہ پریشان، احباب ومعتقدین نے عرض کیا کہ حضور بارش کے لئے دعا فرماں دیں.

Marfat.com

آپ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ مجھ جیسا گنہگار موجود ہے اس وجہ سے بارش نہ ہو رہی ہو، جب میں یہاں سے چلا جاؤں گا تو بارش ہو گی،، چنانچہ آپ نے ساتھیوں کو کوچ کا حکم دے دیا ابھی آپ بستی سے تھوڑی ہی دور پہونچے تھے کہ کالی گھٹا چھائی اور بارش ہونے لگی۔ آپ واپسی میں بمشکل نرائنی ندی تک پہونچے تھے کہ پانی کا بہاؤ بڑھنے لگا ملاح بارش کی وجہ سے گھر چلا گیا، ندی کے کنارہ گھاٹ پر ملاح کی جھوپڑی تھی آپ اس میں ٹھہر گئے، بارش مسلسل ہو رہی تھی تین دن ہو گئے کسی کو کچھ کھانے کو بھی نہ ملا، ساتھی بھوک کی شدت سے نڈھال ہو گئے جب ان کی پریشانی دیکھی نہ گئی تو آپ نے قریبی گاؤں میں بسنے والے ایک مرید اور ان کی اہلیہ کو خواب میں فرمایا کہ ہم اور ہمارے چند ساتھی فلاں مقام پر تین دن سے ٹھہرے ہوئے ہیں تم کھانا بنا کر فوراً لے آؤ،، خواب دیکھتے ہی دونوں کی آنکھ کھل گئی، خواب دونوں کا ایک تھا، انہیں یقین ہو گیا کہ جو کچھ دیکھا ہے وہ سچ ہے فوراً کھانا بنایا اور لے کر چل دیئے۔

آپ چونکہ چائے کے عادی تھے اس زمانہ میں ہر جگہ چائے میسر بھی نہیں آتی تھی اسی لئے شکر اور چائے آپ ساتھ رکھتے تھے صبح ہو چکی تھی ساتھیوں سے فرمایا کہ بارش کچھ رکی ہے کچھ لکڑیاں لاؤ چائے بنائیں لکڑیاں چونکہ بھیگی تھیں تمام کوشش کے باوجود لکڑیوں نے آگ نہ پکڑی آپ نے فرمایا تم سے آگ نہ جلے گی اچھا ہم جلاتے ہیں، آپ نے جونہی آگ دی فوراً لکڑیوں نے آگ پکڑ لی اور جلنے لگیں، سارے لوگ حیران رہ گئے، ساتھیوں نے عرض کیا کہ حضور چائے نوش فرمالیں گے اور ہم بھوک سے پریشان ہیں۔ فرمایا ابھی کھانا آرہا ہے تسلی رکھو،،

Marfat.com

چنانچہ تھوڑی دیر بعد کھانا پہونچ گیا سب نے کھانا کھایا پھر آپ نے گاؤں سے ملاح کو بلوایا ملاح آپ کو جانتا تھا اور معتقد بھی تھا فوراً آیا مگر پانی اس طرح بڑھ چکا تھا کہ ملاح کسی طرح کشتی چلانے کو تیار نہ تھا وہ بار بار کہہ رہا تھا کہ حضور ایسی طغیانی میں کشتی کا ڈوب جانا یقینی ہے آپ نے فرمایا تم فکر نہ کرو میں ذمہ دار ہوں کشتی نہیں ڈوبے گی بالآخر اس نے مجبور ہو کر کشتی چلائی آپ مع رفقاء سوار ہو گئے۔ جب کشتی بیچ میں پہونچی تو پانی کی دھارا اتنی تیز تھی کہ کشتی منزل کی طرف جانے کے بجائے دھارے میں بہ نکلی، ملاح گھبرا گیا کہنے لگا حضور میں کہہ رہا تھا لیجئے اب سب ڈوبے۔ سبھی زندگی سے مایوس ہو گئے تو رسی پکڑ کر کود گئے، لوگوں نے دیکھا کہ جہاں ہاتھی ڈوباؤ پانی تھا جب آپ کودے تو صرف کمر تک پانی تھا آپ کشتی کھینچ کر دوسرے کنارے کو لے جا رہے تھے، ایک مرید کی عقیدت کو گوارہ نہ ہوا کہ حضرت کشتی کھینچیں اور میں بیٹھا رہوں، وہ پانی میں کودا تا کہ رسی پکڑ کر کھینچے مگر لوگوں نے دیکھا کہ جو پانی آپ کی کمر تک تھا مرید اس میں غوطے کھا رہا تھا آپ نے ہاتھ پکڑ کر نکالا کشتی میں بٹھایا، ملاح کی عقیدت حد سے زیادہ بڑھ گئی اور وہ کافی دنوں تک آپ کے ساتھ رہا بالآخر کشتی کنارہ پر پہونچی اور سب لوگ صحیح و سالم گھر پہونچے،،۔

یہ طویل واقعہ آپکے کئی زبردست تصرفات پر مشتمل ہے ایک تو بارش ہونا وہ بھی اتنی زبردست، دوسرے بھیگی لکڑیوں کا آگ پکڑ لینا، تیسرے مرید کو خواب میں کھانے کے لئے حکم دینا، چوتھے اس پانی کی طغیانی کے باوجود آپ کا کشتی کو کھینچ کر لے جانا اور پانی کا کمر تک رہنا وغیرہ یہ سب آپ کی عظمت کے کھلے سراغ ہیں۔

(۶) حضور سیدی مرشدی دام ظلہ ہی نے بیان فرمایا کہ چند سال قبل ایک

Marfat.com

شخص عبدالمعید نامی جو کہ آپکے مزار والے قبرستان سے متصل رہا کرتا تھا بارش زوروں پر تھی سیوان کی ندی میں کافی طغیانی تھی، عبدالمعید ندی میں کود گیا اور لاپتہ ہو گیا اسکے بیوی بچے گھبرا کر مزار پر آئے اور چادر پکڑ کر بلک بلک کر رونے لگے تقریبا تین گھنٹے کے بعد عبدالمعید ندی سے صحیح وسالم باہر آگیا۔ لوگوں نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ ایک خواب سا دیکھا کہ ایک بزرگ آئے اور انہوں نے ہاتھ پکڑ کر فرمایا عبدالمعید چلو تمہارے بیوی بچے پریشان ہیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ندی سے باہر کھڑا کر دیا،،

کتنا زبردست تصرف ہے اتنی دیر تک پانی کی تہ میں زندہ رہنا عقل قبول نہیں کرتی ایسا لگتا ہے کہ آپ نے اپنے تصرف سے روح واپس کر دی اور مردے کو زندہ کر کے ندی سے باہر کھڑا کر دیا واللہ اعلم بالصواب۔

(۷) آپ ہی دام ظلہ نے شیخ المشائخ کے حوالے سے بیان فرمایا کہ حضرت مولانا قدس سرہ کے وصال کے بعد حضرت شیخ المشائخ اپنے گھر پر کمال پور میں آرام فرما رہے تھے اچانک کانوں میں آواز آئی،، غلام محمد اٹھو،، حضرت شیخ المشائخ فوراً اٹھ بیٹھے دیکھا کہ حضرت مولانا قدس سرہ تشریف فرما ہیں، حضرت مولانا قدس سرہ نے کچھ معاملات سلوک ارشاد فرمائے حضرت شیخ المشائخ کو اس دوران آپکے وصال کا بالکل احساس نہ ہوا پھر آپ چل دیئے اور تیزی سے نگاہوں سے غائب ہو گئے۔ تب احساس ہوا کہ حضرت کا وصال ہو چکا ہے ایسا واقعہ خواب اور بیداری میں متعدد بار پیش آیا۔

(۸) حضرت آقائے نعمت دام ظلہ ہی نے بیان فرمایا کہ آپ بتوہا بازار کے

Marfat.com

قریب ایک گاؤں میں کسی مخلص کے یہاں تشریف لے گئے تھے۔ واپسی پر راستے میں ریل گاڑی کا وقت ہو گیا آپ نے فرمایا جو فلاں مسجد نظر آ رہی ہے پہلے اس میں نماز پڑھیں گے بعد میں ریل پکڑیں گے ساتھیوں نے عرض کیا کہ حضور. ریل آنے کا وقت تو ہو چکا ہے ابھی ہم نماز پڑھیں گے پھر یہاں تک اسٹیشن تک چلیں گے تو گاڑی کیسے ملے گی اس کے بعد دوسری ٹرین کئی گھنٹے بعد ہے فرمایا کہ نماز پہلے پڑھیں گے کچھ بھی ہو. بالآخر مجبور ہو کر لوگوں نے نماز کی تیاری شروع کر دی اتنے میں دیکھا کہ گاڑی اسٹیشن پر آگئی ہے، آواز دے رہی ہے اب سب کو یقین ہو گیا کہ گاڑی ملنا ناممکن ہے۔ آپ نے بڑے اطمنان سے نماز پڑھی پھر اسٹیشن پر تشریف لے گئے، بعض مریدین سے فرمایا ٹکٹ خرید لو. وہ گئے، واپس آئے بتایا کہ حضور ٹکٹ والا کہہ رہا ہے کہ گاڑی کا انجن خراب ہو گیا ہے جب دوسرا انجن آئے گا تب یہ گاڑی کئی گھنٹے بعد جائے گی، دو تین مرتبہ آپ نے بھیجا تو وہ بولا کہ ہمیں کیا ہم ٹکٹ دے دیں گے بالآخر ٹکٹ آیا، گارڈ آپ کو جانتا تھا اسے پتہ لگا تو ملنے آیا آپ نے فرمایا کہ ڈرائیور سے کہو کہ گاڑی چلائے اب چلے گی بالآخر آپ کے فرمانے پر گاڑی جب چلائی گئی تو فوراً چلدی، ڈرائیور آپ کا بہت معتقد ہو گیا۔

(۹) صاحب کمالات عالیہ جناب حافظ علی احمد صاحب دام ظلہ نے بیان فرمایا کہ حضرت مولانا قدس سرہ کے وصال کے بعد کئی سال تک قبر کچی رہی، برسات کے موسم میں گھاس کافی تعداد میں اگ آتی اسلیئے ہم لوگ عرس کے موقع پر اس موسم میں مزار شریف کے پاس کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھ لیا کرتے تھے، بیٹھنے کی جگہ نہ تھی۔ حضرت شیخ المشائخ جانشین تھے. ایک مرتبہ بموقع عرس قل کر کے سب

Marfat.com

لوگ روانہ ہوئے حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ آگے آگے تھے باقی ہم اور پڈرونہ کے قاضی صاحب (جو کہ صاحب کشف بزرگ تھے) سب سے پیچھے، قاضی صاحب نے میرا ہاتھ دابتے ہوئے کان میں کہا کہ آؤ حضرت مولانا کا تمہیں کمال دیکھائیں، چپکے سے مزار پر واپس پہونچے۔ حضرت حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مولانا سید ابو الخیرات صاحب قدس سرہ کے ہاتھ قبر اطہر سے باہر نکلے ہیں، میں بڑے سکون سے کافی دیر تک دیکھتا رہا، اس کے بعد وہ ہاتھ قبر کے اندر چلے گئے اور میں محو حیرت تکتا رہ گیا۔

حضرت مولانا سید ابو الخیرات قدس سرہ کی ولایت وبزرگی اور رفعت وعظمت تو اظہر من الشمس ہے، آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے قطب بھی تھے، آپکے خلفاء سب کے سب باکمال اور اکثر قطبیت کے درجہ پر فائز تھے خاص کر حضرت مستان بابا رحمۃ اللہ علیہ جن کا مختصر تذکرہ آئندہ صفحات میں آپ پڑھیں گے انہوں نے ایک موقع پر اظہار فرمادیا تھا کہ میں ۱۴ اضلعوں کا قطب ہوں اور آپکے سب سے اہم خلیفہ وجانشین حضرت مولانا غلام محمد خانصاحب قدس سرہ کی توقطبیت کی وسعت کا اندازہ خالی اہل نظر ہی کر سکتے ہیں۔ جن کے بارے میں مولوی ارشد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا (جو خود بہت بڑے روشن ضمیر اور صاحب کشف انسان تھے) کہ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کو انکے مرشد مکرم کے طفیل درجۂ ابدالیت اور اسکے علاوہ حضرت مولانا سید ابو الخیرات صاحب قدس سرہ کی قطبیت کا پتہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قطب بنارس قدس سرہ کے تقریب عرس کے موقع پر مزار شریف کے قریب احباب

Marfat.com

ومریدین کے حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ بھی تھے۔ ایک غیر معروف شخص آیا آپ نے آمد کا سبب دریافت فرمایا اس نے کہا کہ میں ایک عرصہ سے حضرت غریب نواز قدس سرہ کے دربار میں مقیم تھا کہ حضرت داتا اجمیری قدس سرہ کہیں کی قطبیت عنایت فرمادیں. ابھی چند دن ہوئے تھے کہ باربار تاکید سے حکم دیا گیا کہ تم مولانا ابو الخیرات کی خدمت میں جاؤ. ان سے کہنا کہ اگر قطبیت کی کوئی جگہ خالی ہو تو دیدیں. آپ نے کچھ دیر تامل کے بعد فرمایا کہ اس وقت میرے حلقہ میں کوئی شہر خالی نہیں ہے البتہ ضلع بستی کے فلاں قصبہ میں نائب کی جگہ خالی ہے چاہو تو بھیجدوں: آنے والے نے عرض کیا میں تیار ہوں کرم فرمائیں آپ نے بھیج دیا سامعین حیرت زدہ رہ گئے۔

☆شادی واولاد☆

حضرت مولانا قدس سرہ کی شادی ایک نہایت متمول اور سروس مین صاحب کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ حضرت مولانا قدس سرہ اپنے لباس وغیرہ میں جو بھی سادگی اپناتے مگر اہلیہ چونکہ بڑی ناز ونعم کی پلی ہوئی تھیں لھٰذا انکا خیال رکھتے اور جزبات کے مطابق رویہ اپناتے۔ ہمارے علم میں آپ کے صرف ایک فرزند تھے حضرت سید محمد سالم صاحب جو آپ کے وصال کے بعد پاکستان چلے گئے گھریلو حالات سے تنگ آکر ہندوستان چھوڑا، بعد وصال کئی مرتبہ آئے۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ نے باربار اصرار فرمایا کہ آپ مسند سجادگی پر جلوہ گر ہوں اور بیعت وارشاد کو وسعت دیں: مگر وہ رکے نہیں۔ اپنے خاندانی افراد کی وجہ سے ابھی چند سال ہوئے کہ پاکستان میں انکا وصال ہو گیا پسماندگان کا پتہ نہیں۔

Marfat.com

حضرت مولانا قدس سرہ کو روحانیت و تصرف میں نہایت اعلی مقام حاصل تھا اس لئے آپ کی توجہ و تصرف سے کافی لوگ درجۂ کمال کو پہونچے۔ مخلوق خدا کی رہنمائی کے لئے متعدد لوگوں نے آپ سے خلافت واجازت پائی۔ جن خلفاء کے نام وحالات معلوم ہو سکے ہیں وہ یہ ہیں۔

☆ خلفاء ☆

(۱) حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ شہر مرزاپور کے رہنے والے تھے، بڑے صاحب کمال انسان تھے۔ انہوں نے صرف رجب علی شاہ کو مرید کیا۔

(۲) جناب جان محمد صاحب آپ بھی مرزاپر کے رہنے والے تھے۔

(۳) مولانا عبد الاحد صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ ضلع جون پور کے رہنے والے تھے۔ علوم اسلامیہ میں خاص دسترس حاصل تھی، بہترین فاضل تھے، حسن باطنی کے ساتھ ساتھ حسن ظاہری خوب پایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت مولانا قدس سرہ کے خلفاء میں یہ سب سے زیادہ حسین انسان تھے۔

(۴) حضرت مولانا سید شاہ اعظم علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ سلطان پور کے رہنے والے تھے۔

(۵) قطب زماں حضرت مولانا نور محمد صاحب قدس سرہ جن کا تذکرہ آئیندہ صفحہ میں آپ پڑھیں گے۔

(۶) شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی شاہ غلام محمد خان صاحب قدس سرہ جو کہ آپکے اوصاف وکمالات کے حامل اور جانشین تھے۔ جن کا مفصر ذکر آگے آرہا ہے۔

Marfat.com

حضرت مولانا نور محمد صاحب عرف مستان بابا قدس سرہ

حضرت مولانا مولوی نور محمد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کا آبائی وطن موضع گوپال پور سونہی ہے جو پہلے ضلع سارن (چھپرا) میں تھا اب ضلع گوپال گنج (بہار) میں ہے۔ آپ کی تاریخ ولادت اور ماہ وصال معلوم نہ ہو سکے، نہ یہ معلوم ہو سکا کہ آپ حضرت مولانا سید ابوالخیرات قدس سرہ کے حلقۂ ارادت میں کب داخل ہوئے۔ آغاز میں آپ ایک اسکول کے مدرس تھے، جب جذب کے آثار غالب ہونے لگے تو اسکول کی ملازمت سے سبکدوش ہو گئے۔ آپ اسکول جاتے تو کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ رجسٹر کے صفحات پر اللہ اللہ لکھ کر پورا رجسٹر بھر دیتے اور مستانوں والی باتیں کرتے۔ پھر آپ نے ہمیشہ کے لئے ملازمت سے سبکدوشی حاصل کر لی اور کسی ایک جگہ مستقل قیام اختیار نہ کیا۔ جب مرشد عالی وقار باحیات رہے ان کے ساتھ اوراد و اشغال اور اکتساب فیض میں وقت زیادہ گزرا، کبھی حضرت مولانا قدس سرہ کے مریدوں، کبھی اپنے مریدوں اور احباب کے یہاں، کبھی سلسلہ کے بزرگوں کے یہاں قیام رہتا، ایک دو دن سے زیادہ کہیں نہ ٹھہرے۔ نہایت معمولی کپڑے، ہاتھ میں عصاء اور عام طور پر جھولی ٹانگے رہتے جس میں عموماً سوکھی روٹی کے ٹکڑے، کبھی کبھی پھل لوگ پیش کر دیتے وہ جھولی میں پڑے پڑے خراب ہو جاتے، کیڑے پڑ جاتے، آپ اکثر روزہ دار ہوتے، معمولی طور پر کچھ کھا لیا کرتے، اکثر وہی سوکھی روٹی کے ٹکڑے جھولی سے نکالتے، پانی میں بھگوتے اور کھا لیتے، کسی گاؤں یا بستی میں جاتے تو بچوں کے لئے لاہی وغیرہ لے لیتے۔ یہ اکثر آپ کی کرامت دیکھی گئی کہ تھوڑی سی بانٹتے تو بہت بہت

Marfat.com

لوگوں اور بچوں کو بانٹ دیتے پھر بھی وہ چیز بچی رہتی۔ پوربی بولی تھی، کرامات وتصرفات بہت صادر ہوتے تھے، اس دیار میں لوگ آپ کے بہت معتقد تھے، کشف ومشاہدہ کا عالم یہ تھا کہ کھلی آنکھوں باطنی چیزوں کو دیکھا کرتے، عام طور پر جہاں قیام کرتے لوگوں کو کچھ نہ کچھ کرامت دیکھنے کو مل جاتی۔ آپ اپنے زمانے کے بڑے قطب تھے متعدد لوگوں سے میں نے سنا ہے خاص کر حضور مرشدی الکریم سے سنا ہے کہ ایک صاحب ایک ضلع کے قطب تھے جو اپاہج تھے۔ حضرت مستان بابا قدس سرہ کے ہاتھ پر ایک صاحب نے توبہ اور بیعت کی تو آپ نے ان قطب صاحب کی خدمت ان مرید کے حوالے کردی۔ سیوان عرس میں وہ بھی آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کچھ بھنے ہوئے چاول (لاہی) ان قطب صاحب نے بکھیر دئے مستان بابا ان سے فرما رہے تھے کہ یہ چن لو: وہ کھل کھلا کر ہنس دئے تو آپ جلال میں آگئے فرمایا تو ایک ضلع کا قطب ہے تب یہ ناز نکھرے، میں چودہ ضلعوں کا قطب ہوں۔ اس دن لوگوں کو آپ کی قطبیت کا دائرہ معلوم ہوا۔

حضرت مولانا قدس سرہ کے مریدین وخلفاء میں آپ سب سے زیادہ احترام شیخ المشائخ حضرت مولانا غلام محمد خانصاب قدس سرہ کا کرتے۔ لوگوں کی جب خواہش ہوتی کہ مستان بابا کو روکیں تو لوگ حضرت شیخ المشائخ سے عرض کرتے کیوں کہ انکی بات مستان بابا ٹالتے نہیں۔ ایک دن حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے ساتھ آپ حضرت الٰہی دین صاحب مجددی جو خود صاحب نسبت بزرگ اور شیخ المشائخ کے چہیتے مریدوں میں سے تھے، اکثر بزرگوں کا انکے یہاں قیام رہتا۔ مستان بابا جب جانے لگے تو لوگوں نے حضرت شیخ المشائخ سے عرض کیا کہ حضور

Marfat.com

روک لیں کسی طرح وہ رکنے کے لئے تیار نہ تھے۔ حضرت شیخ المشائخ نے جب فرمایا تو مستان بابا فرمانے لگے بھیّا یہ سب تو اندھے ہیں آپ تو بینا ہیں آپ جانتے ہیں کہ کلکتہ میں فلاں قطب کا انتقال ہو گیا ہے مجھے انکا انتظام کرنا ہے۔ حضرت شیخ المشائخ کو بھیا کہتے تھے۔

حضرت مستان بابا کو بہت دفعہ لوگوں نے بیک وقت متعدد جگھوں پر دیکھا۔ جناب حافظ علی احمد صاحب قبلہ نے بیان فرمایا کہ حضرت مستان بابا جب حضرت قطب بنارس کی عید گاہ و مزار کے پیچھے واقع حضرت مخدوم صاحب کے روضہ کے احاطے میں حجرہ بنوا رہے تھے تو کوئی آپ کے پاس کسی حاجت کے لئے آتا تو آپ اس سے چندہ مانگتے۔ ایک صاحبِ ثروت آئے (حافظ صاحب نے انکا نام بتایا تھا راقم السطور بھول گیا) حضرت مستان بابا نے ایک ہزار روپے چندہ مانگا، انکا کام ہو گیا۔ جس دن روپے دینے کا وعدہ کیا تھا اس دن وہ اجمیر پہنچ گئے۔ دیکھا کہ مستان بابا اجمیر میں حضرت خوجہ غریب نواز قدس سرہ کے یہاں موجود ہیں جب کہ بنارس میں چھوڑ کر گئے تھے۔ واپسی پر پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ مستان بابا جب سے مسلسل بنارس ہی میں ہیں کہیں نہیں گئے۔

آپ مرید بہت کم کرتے تھے اکثر فرمادیتے کہ بھیّا سے مرید ہو جاؤ اگر زیادہ کوئی اصرار کرتا تو کر لیتے۔ آپ کے ایک مرید کٹیہر کے رہنے والے تھے جن سے بارہا راقم السطور کی ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ ہماری بہو (لڑکے کی بیوی) کے جسم میں سفید داغ پڑ گئے، ہر طرح علاج کرا ڈالا مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ چنار میں حضرت بابا قاسم سلیمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک

Marfat.com

تھا۔ میں حاضر ہوا، حضرت مستان بابا بھی موجود تھے۔ میں نے دعا کے لئے عرض کیا تو حضرت مستان بابا قدس سرہ نے فرمایا کہ مزار کے اردگرد جھاڑو دیلو جو کوڑا ہاتھ آئے اسے داغوں پر لگانا صحیح ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا سب داغ صحیح ہو گئے۔

اس دیار میں آپ کی بزرگی وولایت اور قطبیت اتنی مشہور تھی کہ لوگ بہت ادب کرتے۔ آپ کے ہاتھ میں ہمیشہ کبڑی (ٹیڑھا عصا) رہا کرتی تھی، جلال بہت تھا، اکثر کبڑی جلال میں مارنے کے لئے اٹھاتے تو لوگ بھاگ کھڑے ہوتے۔ تصرفات بہت قوی تھے۔

ایک دفعہ چمپارن میں حضرت شیخ المشائخ کے ساتھ ایک بستی میں پہونچے، وہاں کی مسجد کا امام وہابی مولوی تھا۔ حضرت شیخ المشائخ مسجد میں کچھ تاخیر سے داخل ہوئے تاکہ انکی جماعت ختم ہو جائے تو میں نماز پڑھوں۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ نے جماعت کے بعد جب تنہاں نماز پڑھی تو وہ مولوی معترض ہوا اور بحث و مناظرہ پر آمادہ ہوا رفتہ رفتہ کافی گستاخی پر اتر آیا۔ حضرت مستان بابا پہلے تو خاموش رہے جب گستاخی حد سے بڑھی تو فرمایا حرما (یہ لفظ بہت کہتے اور آپ کی زبان سے بڑا بھلا لگتا تھا) بھیّا سے مناظرہ کرتا ہے مانتا نہیں؟ سات مرتبہ آپ نے اس مولوی پر کبڑی ماری وہ مولوی ساتویں دن مر گیا۔

آپ کی عجب مستانہ باتیں ہوتی تھیں، مراقبہ وغیرہ بہت کم کرتے، ایک دن (جگنا نار اپٹی ضلع گوپال گنج بہار) جہاں حافظ علی احمد صاحب قبلہ مدرس تھے آپ وہیں پہنچ گئے۔ حافظ صاحب نے عرض کیا حضور آج حلقہ کرادیں لوگوں کی بڑی

Marfat.com

خواہش رہتی ہے کہ آپ حلقہ کرائیں، توجہ ڈالیں، فرمایا آؤ حلقہ کرتے ہیں بعد مغرب بیٹھ گئے۔ آپ کا حلقہ دو چار منٹ کا ہوتا، حلقہ کے دوران حافظ صاحب نے جو آنکھ کھولی تو دیکھا کہ مستان بابا کی بڑی بڑی سرخ آنکھیں ہیں اور چہرہ پر عجب کیفیت طاری ہے۔ مارے خوف کے فوراً آنکھ بند کرلی۔ آپ راتوں میں بہت کم سوتے خاص کر آدھی رات کے بعد تو بیدار ہی رہتے۔

☆وصال☆

آپ نے اپنے وصال کی اطلاع کئی دن پہلے ہی لوگوں کو دے دی تھی۔ ضعف کافی غالب تھا، وصال کے بارے میں بزرگوں کا حکم ہو چکا تھا کہ تمہیں (موضع پپرہیّاں) ضلع چمپارن میں دفن ہونا ہے۔ تو آپ بیل گاڑی سے چند دن پہلے پہونچے، وہاں حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے ایک خلیفہ رہا کرتے تھے۔ آپ نے مسجد کے پاس ایک جگہ کی نشان دہی فرمائی اور پھر بتاریخ ۱۰ جمادی الاخریٰ بروز بدھ کو وصال فرمایا۔ مذکورہ تاریخ پر آپکا عرس مبارک ہوتا ہے، کافی دور دور سے معتقدین پہونچتے ہیں۔

حضرت مستان بابا کی خواہش تھی کہ ہم حضرت قطب بنارس قدس سرہ کی عید گاہ کے عقب میں دفن ہوں، اس مقصد کے لئے ایک حجرہ بھی تعمیر فرمایا تھا۔ آپ کو وصال سے کچھ ماہ قبل مرض اسہال لاحق ہوا، آپ کے بڑے مشہور مرید محمود صاحب تحصیلدار جو پہلے نہایت سرکش بدمعاش تھے مگر مستان بابا کی نگاہ کرم نے انکی دنیا بدل دی۔ وہ اکثر خدمت میں رہا کرتے، خاص کر اس بیماری میں۔ جب وصال کے کچھ دن باقی رہ گئے تو حضرت قطب بنارس کا حکم ہوا

Marfat.com

کہ تم یہاں نہیں دوسری جگہ جاؤ! آپ سیوان پہونچے تو سوچا حضرت مولانا سید ابوالخیرات قدس سرہ کے بغل میں دفن ہو جائیں وہاں بھی اجازت نہ ملی۔ پھر آپ دو جگہ اور گئے جہاں بزرگان دین مدفون تھے مگر بزرگوں کی طرف سے کہیں اجازت نہ ملی۔

بالآخر آپ نے حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کو بلوایا جو اسی علاقہ میں دورے پر تھے اور عرض کیا کہ بھیّا صورت حال یہ ہے آخر ہم کہاں دفن ہوں؟ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ نے فرمایا کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں! پہلے ہم آپکا علاج کرائیں گے۔ آپ انھیں لے کر شیخواپٹی چلے گئے علاج شروع ہوا، حضرت شیخ دورے پر قرب وجوار میں چلے گئے۔ آپ نے سنیچر کے دن فرمایا الٰہی دین بیل گاڑی تیار کرو ہمیں فوراً پیر ہیاں جانا ہے اور بار بار فرماتے تھے اتوار، سوموار، منگل، بدھ. جب اصرار زیادہ بڑھا تو الٰہی دین بھائی چپ کے سے شیخ المشائخ قدس سرہ کی خدمت میں سائیکل سے پہونچے، پوری صورت بیان فرمائی۔ انہوں نے فرمایا کہ مستان صاحب سچ کہتے ہیں فوراً حضرت شیخ قدس سرہ تشریف لائے اور بیل گاڑی سے آپ کو لیکر پیر ہیاں پہونچے نقاہت اور ضعف کافی غالب آچکا تھا۔ وہاں آپ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔ چارپائی پر بیٹھے تھے، لوگوں سے کہا کہ میری چارپائی مسجد کے پاس لے چلو! وہاں پر اس وقت گھورے پڑتے تھے۔ آپکی چارپائی لے گئے، اس جگہ پہلے ادھر ادھر جھانک کر فرمایا الحمد للہ اطمینان ہو گیا بہت اچھی جگہ ہے۔ صبح غسل فرمایا، بدھ کے دن بعد ظہر فرمایا کہ محمود مجھ سے کوئی بات نہ کرنا اگر مجھے کوئی ضرورت ہوگی تو میں خود ہی کہہ دوں گا۔ مغرب سے ذرا پہلے آپ نے ایک گلاس

Marfat.com

پانی مانگا اور پیا، پھر لیٹ گئے بار بار پوچھ رہے تھے کہ کیا اذان ہوئی؟ ایک صاحب نے عرض کیا اذان ہو گئی! چت چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے، اسی حالت میں ہاتھ اٹھائے، اللہ اکبر کہا، نمازیوں کی طرح ہاتھ باندھے اور روح پرواز کر گئی۔ بروز جمعرات تدفین عمل میں آئی حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

راستے میں کسی نے پیچھے سے آواز دی ارشاد احمد. آپ نے مڑ کر دیکھا تو ایک درویش کھڑے تھے آپ کو تعجب بہت ہوا کہ انہیں نام کیسے معلوم ہوا۔ اس درویش نے کہا کہ کچھ پیسے دو! انہوں نے یہ سوچا کہ یہاں فقراء مانگتے ہی رہتے ہیں ابھی دور جانا ہے نہ معلوم کیا ضرورت پیش آجائے انکار کر دیا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں! انہوں نے فرمایا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو تمھاری جیب میں دو آنے پیسے ہیں۔ اب ان کا ذہن اور چونکا ایک تو نام جان لیا دوم پیسے! جب کہ کسی کو بتا کر نہ چلے تھے پھر اس اجنبی کو کیسے معلوم ہو گئے انہیں یقین سا ہو گیا کہ یہ بزرگ آدمی ہیں آپ نے فوراً نکال کر دے دیئے۔ پھر ان درویش نے حاضری کا سبب دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ تمھاری مراد پوری ہوئی ٹھیک نو ماہ بعد تمھارے یہاں لڑکا ہو گا جس کا نام غلام محمد رکھنا جو اپنے زمانے کا شیخ المشائخ ہو گا۔

آپ خوشی خوشی واپس آئے کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا سید ابو الخیرات قدس سرہ کی آمد کمال پور شریف ہوئی آپ نے اجمیر کا پورا واقعہ سنایا حضرت مولانا قدس سرہ نے فرمایا جانتے ہو وہ بزرگ کون تھے؟ وہی حضرت خواجہ غریب نواز تھے۔

Marfat.com

شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی شاہ غلام محمد

☆خانصاحب قدس سرہ☆

آپ حضرت مولانا سید ابو الخیرات صاحب قدس سرہ کے خلیفہ اجل اور روحانی فرزند اکمل ہیں۔

☆خاندانی حالات☆

حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے لباؤ اجداد کابل کے رہنے والے تھے۔ کسی زمانے میں کمال پور ضلع مرزاپور میں آکر سکونت اختیار فرمائی۔ قصبہ رام نگر کے راجہ نے اس دیار کا کافی بڑا حصہ آپ کے اجداد کی زمینداری میں دے دیا تھا اس لئے آپ کے اجداد اس دیار کے بہت بڑے زمیندار تھے۔

آپ کے اجداد کا مکمل شجرہ نسب تھا جو حضرت سیف اللہ خالد ابن ولید رضی اللہ تعالی عنہ تک پہونچتا تھا۔ جب آپ کے بھائی سے بٹوارہ ہوا تو وہ بضد ہوئے کہ یہ شجرہ ہم کو دے دو! آپ نے دے دیا سوچا تھا کہ کچھ دنوں کے بعد اسے نقل کر لیں گے مگر سوئے اتفاق سے انکے گھر میں آگ لگ گئی جس سے وہ شجرہ ہی جل کر راکھ ہو گیا۔ آپ کے والد جناب ارشاد احمد خان ولد تیغ علی خان ولد احمد خان۔

شاہ احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے بزرگ اور صاحب نسبت درویش تھے۔ تقویٰ و پرہیز گاری اور اخلاق حسنہ کی وجہ سے کافی مقبول و محبوب تھے۔ زمینداری کے ساتھ ساتھ فیاضی و سخاوت آپ کے گھر کا خاص شعار تھا۔ آپ کے دادا تیغ علی خانصاحب حضرت قطب بنارس قدس سرہ سے مرید تھے اس نسبت

Marfat.com

سے حضرت قطب صاحب کا بھی کبھی کمال پور آنا جانا ہوتا تھا۔ اور اسی نسبت و تعلق کی بناپر حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب قدس سرہ کا بھی کبھی کبھی کمال پور آپ کے یہاں آنا ہوتا۔ آپ کے والد بزرگوار جناب ارشاد احمد خاں اپنے باپ کے اکلوتے بیٹے اور بڑے حسین و جمیل تھے، حضرت مولانا سید ابوالخیرات قدس سرہ سے مرید تھے۔ جب سر پر عمامہ اور ہاتھ میں عصا لے کر گھر سے نکلتے تو لوگ دیکھتے رہ جاتے۔ نہایت ناز و نعم کی زندگی تھی چونکہ بڑے زمیندار کے اکیلے بیٹے تھے حضرت ارشاد احمد صاحب کو کبھی انکے والد نے کوئی کام نہ کرنے دیا وہ یہ بھی نہیں جانتے تھے میری زمین کتنی اور کہاں کہاں ہے۔

☆بشارت ولادت☆

حضرت ارشاد احمد خانصاحب کی سات لڑکیاں تھیں، لڑکا کوئی نہ تھا۔ رہ رہ کر خیال آتا کہ کاش کوئی لڑکا ہوتا. اتنی بڑی جائداد کا وارث بنتا۔

اجمیری داتا کی عطاؤں سے ہندوپاک کا گوشہ گوشہ پر نور ہے۔ یوں تو آپ کو حضرت خواجہ قدس سرہ سے اس قدر عقیدت تھی کہ ہر سال بموقع عرس اجمیر مقدس جاتے۔ امسال خاص اس نیت سے مع اہلیہ چلے کہ سب کی مرادیں پوری ہوتی ہیں ہم پر بھی خواجۂ ہندوستان کرم فرمائیں گے۔ اجمیر پہونچ کر ایک عزیز کے مکان پر قیام کیا، ایک دن جیب میں چند پیسے ڈال کر تاراگڑھ کیلئے اکیلے نکلے۔

Marfat.com

☆ولادت☆

حضرت شیخ المشائخ حضرت خواجہ قدس سرہ کی بشارت کے مطابق ۱۹۰۱ء میں رونق افزاء عالم ہوئے۔ آپ کی ولادت باسعادت پر والد و دادا نے اس قدر خوشیاں منائیں کہ جس نے جو مانگا موجود تھا دیا کئی گاؤں لوگوں پر نچھاور کر دئے۔

کچھ عرصہ بعد آپ کے والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ زیادہ تر پرورش دادا کے زیر سایہ ہوئی۔ والد کی طرح آپ کی بھی پرورش بڑے ناز و نعم سے ہوئی۔ جفاکشی و محنت دنیا کے واسطے کرنے کی کبھی نوبت ہی نہ آئی۔ اللہ تعالی کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ایک عرصہ سے بڑے بڑے بزرگوں کی آمد جو آباؤ اجداد نہایت پاک سیرت بزرگوں کی نگاہ کرم خاص کر حضرت مولانا قدس سرہ کی نگاہ کرم نے آغاز ہی سے آغوش رحمت میں لے لیا تھا دل اکثر دنیا سے اچاٹ، دین داری کی طرف مائل تھا۔

☆تحصیل علم☆

تحصیل علم کے بارے میں تفصیلات فراہم نہ ہو سکیں مگر اتنا ضرور ہے کہ آپکی نظر سنتوں اور فقہی مسائل پر بہت تھی، کوئی عمل سنت کے خلاف نہ تھا۔ عقائد اہل سنت کی تفصیلی جانکاری اور ان پر ثبات اور انکی حقانیت پر دلائل آپکو اس قدر حاصل تھے کہ دیوبندیوں وہابیوں سے جب بھی مباحثہ یا مناظرہ کی نوبت آئی تو آپکے سامنے مخالفین کے لبوں پر سکوت اور خاموشی کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ آپکا گھرانہ خود دیندار اور روحانی گھرانہ تھا۔ پھر بچپن ہی سے حضرت مولانا سید ابو

Marfat.com

الخیرات قدس سرہ جیسے عالم ظاہر و باطن کی صحبت و خدمت، اسکے ساتھ ساتھ جلسوں میں علماء و صلحاء کے ساتھ شرکت، بعض بڑے بڑے علماء آپکے حلقۂ ارادت میں داخل تھے۔

الغرض عقائد و اعمال کا بھرپور علم آپ کو حاصل تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ کی عالمانہ شہرت کے بجائے مرشدانہ شہرت زیادہ ہوئی اور بیعت و ارشاد اور سلوک ہی طے کرانا تاحیات مشغلہ رہا۔ تقریباً اٹھارہ سال کی عمر میں آپ حضرت مولانا قدس سرہ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے آپ کی زندگی اب تک بڑی ناز و نعم کی پلی تھی۔

☆ تحصیل کمالات ☆

کبھی جفاکشی و محنت کے کام نہ کئے تھے مگر بیعت کے بعد آپ نے ہر جفا و محنت کیلئے اپنے آپکو آمادہ و تیار کر لیا تھا۔ آداب سے واقفیت بھی بہت تھی اور شیخ کے سامنے تو آپ گویہ ادب کا مجسمہ تھے۔ بڑی لگن کے ساتھ آپ نے سلوک میں قدم رکھا اور شب و روز کے جملہ اوقات کو مشائخ کے اذکار و معمولات میں ڈھال دیا۔

حضرت مولانا قدس سرہ کی باطنی نظر بڑی بلند واقع ہوئی تھی۔ حضرت شیخ المشائخ کے باطنی جوہر کو خوب اچھی طرح دیکھ لیا تھا۔ لهٰذ پوری ہمت حضرت شیخ المشائخ کی روحانی ترقی پر مبذول فرمادی اور جو محبت آپ سے تھی وہ کسی سے نہ تھی۔ ابھی شیخ المشائخ کو مرید ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ بنارس میں قطب صاحب کے مزار پر حضرت مولانا قدس سرہ آئے غالباً عرس کا موقع تھا۔ حضرت مولانا قدس سرہ کے ایک مرید سید صاحب زبردست سالک تھے جنہیں

Marfat.com

آپ نے چالیس دن کے چلے میں بیٹھال رکھا تھا۔ قطب صاحب کی عید گاہ کے عقب میں مخدوم صاحب کے احاطہ میں سید صاحب چلہ کش تھے۔ حضرت شیخ المشائخ محض شیخ کی رضا کے لئے صبح کو سید صاحب کے لئے چائے وغیرہ کا انتظام کرتے تھے ایک دن حضرت مولانا قدس سرہ حضرت قطب بنارس کے مزار کے قریب حلقہ مریدین میں عید گاہ کا فاصلہ تھا۔ حضرت مولانا قدس سرہ نہایت جلال میں آگئے اور فرمایا جاؤ اس سید سے کہدو اسکا چلہ پورا ہو گیا۔ میرے غلام محمد سے کہتا ہے کہ دیہاتی معرفت حاصل کرنے آیا۔ اس سید سے کہدو تیری معرفت ختم ہو گئی آپ بار بار جلال میں یہ جملہ دوہرا رہے تھے مجمع پر عجب سناٹا چھا گیا، رعب و ہیبت کی وجہ سے کسی کو مجال دم زدن نہ تھی کچھ لوگوں نے جرات کر کے معافی بھی مانگی مگر کوئی نتیجہ برامد نہ ہوا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے واقعہ میں دیکھا ہے کہ میں نے ایک باغ لگایا اس کے پودے مرجھا گئے یہ جوان (شیخ المشائخ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے) آیا، پودوں میں پانی ڈالا، سارے پودے ہرے بھرے تازہ ہو گئے۔ اس دن شیخ المشائخ کی اہمیت لوگوں کو پتہ چلی حضرت مولانا قدس سرہ کا یہ کشف من وعن صحیح ثابت ہوا۔ جب آپ نے یہ فرمایا تھا اس وقت آپ کے کئی خلفائے باکمال موجود تھے اور حضرت شیخ المشائخ تو ابھی بالکل طریقت میں نوخیز تھے۔ یہ بظاہر سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ سب کے چراغ عنقریب گل ہو جائیں گے اور یہ آفتاب عرفان بنکر نا معلوم کتنے ہزار کی دنیائے دل روشن کریگا۔ مگر آج مشاہدہ ہے کہ حضرت مولانا قدس سرہ کے کمالات کی بقا اور آپ کے گلشن کی سرسبزی وشادابی

Marfat.com

صرف حضرت شیخ المشائخ کی ذات سے ہے۔

یہ واقعہ جہاں حضرت مولانا قدس سرہ کے کشف کی بلندی و صداقت کی زندہ دلیل ہے وہیں شیخ المشائخ کی باطنی عظمت کا زبردست سراغ ہے۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کو حضرت مولانا قدس سرہ کس قدر چاہتے تھے اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

حضرت مولانا قدس سرہ کے عرس مبارک کا انتظام وانصرام سب شیخ المشائخ کے ذمہ تھا، تھک جاتے تھے، آپکی عادت تھی کہ سوتے وقت جب تک اچھی طرح پیر نہ دابے جاتے آپ کو نیند نہ آتی۔ آپ جب رات میں مہمانوں کے قیام وطعام کے انتظام کے بعد سونے لگے تو چونکہ کوئی پیر دابنے والا نہ تھا اس لئے آپ کو نیند نہ آرہی تھی۔ ابھی آپ کروٹیں بدل رہے تھے کہ حضرت مستان بابا (جن کا قدرے ذکر آپ پڑھ چکے ہیں۔ جنکا احترام خود آپ بھی بہت فرماتے تھے) آئے اور پیر دابنے لگے۔ حضرت شیخ المشائخ نے فرمایا ارے مستان صاحب کیا کررہے ہیں؟ مگر مستان بابا ہزار منع کرنے کے باوجود پیر پکڑے رہے اور اپنی بولی میں یوں لب کشا ہوئے بھیّا چپ چاپ لیٹے رہو ابھی بڑھؤ (حضرت مولانا قدس سرہ) آئے تھے اور ہمارے ایک تھپڑ مار کر کہا میرے غلام محمد کو نیند نہیں آرہی ہے تم یہاں لیٹے ہو جاؤ پیر دابو۔ یہی وجہ ہے کہ مستان بابا بایں علو ورفعت حضرت شیخ المشائخ کا بہت احترام کرتے تھے۔

حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کی رسائی اور پہنچ اور قرب و منزلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت مولانا قدس سرہ کے وصال کے وقت حضرت شیخ المشائخ سیوان میں موجود نہ تھے اور حضرت مولانا قدس سرہ کے کئی

Marfat.com

خلفاء اور خود فرزند بھی موجود تھے۔ مگر اسکے باوجود اہلیہ اور حاضرین سے چند تبرکات دیتے ہوئے فرمایا یہ تبرکات غلام محمد کو دے دینا اور کہہ دینا میرے سجادہ نشین وہی ہیں۔

چنانچہ باتفاق رائے آپ سجادہ نشین منتخب ہوئے۔ کسی کو ذرا بھی چون وچرا کا موقعہ نہ ملا اور نہایت حسن وخوبی کے ساتھ فرائض سجادگی انجام دیئے اور حضرت مولانا قدس سرہ کے فیض کو عام سے عام تر فرمایا۔

☆اوصاف وکمالات☆

حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کو انکے رب تعالیٰ نے حسن باطن کے ساتھ ساتھ حسن ظاہر میں بھی آئینۂ خوباں بنایا تھا۔آغاز ہی سے نیک خصال تھے۔آغاز جوانی سے ریاضات ومجاہدات میں قدم رکھا۔ جس نازونعم کے پلے تھے اور جتنے نازک مزاج واقع ہوئے تھے اسکے اعتبار سے جس قدر آپ نوافل وسنن اور فرائض اور معمولات مشائخ کے پابند تھے وہ بہت بڑا مجاہدہ ہے۔ ظاہر وباطن میں اللہ جل وعلا وآداب مصطفوی کا خیال رہتا کسی سنت پر عمل ترک نہ ہوتا، کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، سونے جاگنے، بولنے، چالنے، ملنے جلنے، غرضیکہ خلوات وجلوات کی تمام محفلیں اتباع سنت کے نور سے روشن وپر نور رہتیں۔ ستر احوال ودید قصور حد درجہ غالب تھا باطن ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتا تھا۔

آپ کا معمول تھا کہ بعد نماز عشاء کافی دیر تک ذکر وفکر اور مراقبہ میں مشغول رہتے، اہلیہ محترمہ نماز سے فارغ ہو کر سو جاتیں۔ جب آپ اپنے معمولات سے فارغ ہوتے تو اہلیہ محترمہ اٹھتیں اور پان لگا کر آپ کو دیتیں۔ کچھ دیر آپ

Marfat.com

گفتگو فرماتے تھے اسکے بعد کلی کر کے سو جاتے۔

ایک مرتبہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا کافی دیر ہو گئی آپ حجرے سے باہر نہ نکلے۔ اہلیہ محترمہ کی آنکھ کھلی آپ کو دیکھ کر گھبرا گئیں تو دیکھا کہ آپ کے جسم کے تمام اعضاء جدا جدا بکھرے پڑے ہیں، سب حرکت میں ہیں، وہ انتہا درجہ گھبرائیں۔ خیال آیا کہ شائد کسی نے قتل کر دیا ہے۔ واپس لوٹیں پیچھے سے آپ نے آواز دی تو انھوں نے دیکھا کہ آپ صحیح و سالم کھڑے ہیں۔ آپ نے انکی گھبراہٹ دور کرنے کے لئے حقیقت حال سے آگاہ فرمادیا۔

ظاہر ریاکاری سے بہت دور تھا، رخ انور پر انوار کا غلبہ بہت تھا، جمال و جلال کے مظہر تھے، گفتگو نہایت سنجیدہ اور چہرے پر روعب و ہیبت بہت تھی، کسی کو مجال نہ تھی کہ آپکو گھور کر دیکھ سکتا، نہ زیادہ گفتگو کی جرات ہوتی، بقدر حاجت گفتگو فرماتے، مزاج میں نفاست حد درجہ تھی، لباس نہایت نفیس زیب تن فرماتے، بستر تک کی شکن گوارہ نہ ہوتی، ماکولات و مشروبات میں لذات و تکلفات سے بہت دور تھے، امر معروف و نہی منکر کا جذبہ فراواں رکھتے تھے، مریدین و معتقدین سے اگر اداب شریعت و طریقت کے سلسلے میں کوئی فروگزاشت ہوتی تو کبھی شفقت و محبت سے کبھی غضب و جلال سے انھیں تنبیہ فرماتے۔

جس کسی سے گناہ یا خطا سرزد ہوتی وہ سامنے ہوتا توآپ اسکی خطا کو خود اس شخص سے مخاطب ہو کر نہ فرماتے بلکہ ظاہر رخ دوسرے کی طرف ہوتا اور وہ گناہ یا خطا ذکر فرماتے، اس کے نقصانات و مضر اثرات بیان فرماتے۔

آپ پڑھ چکے کہ حضرت مولانا سید ابوالخیرات قدس سرہ کی نظر کرم

Marfat.com

آپ پر بہت تھی اور بہت محبت بھی فرماتے تھے۔ حضرت مولانا قدس سرہ جب آپ کا ذکر فرماتے تو کہتے " میرا غلام محمد "، کتنا محبت بھرا اور اپنائیت پر دلالت کرنے والا کلمہ ہے۔ حضرت شیخ المشائخ کو بھی اپنے مرشد عالی وقار سے حد درجہ محبت تھی۔ آپ فنافی الشیخ کی منزل پر فائز تھے، نسبت نقشبندیہ دراصل انصباغی وانعکاسی ہے ۔ محبت شیخ جس قدر غالب ہو گی اسی قدر کمالات شیخ مرید پر منعکس ہوتے ہیں اور پرتوڈالتے ہیں۔ حضرت شیخ المشائخ جو فضل وعرفان کی بلند وبالا چوٹی پر فائز ہوئے اس میں اس محبت خاص کو بہت دخل تھا۔ حضور مرشدی الکریم بیان فرماتے ہیں حضرت شیخ المشائخ جب حضرت مولانا قدس سرہ کا تذکرہ کرتے تو نام لیتے ہی آنکھیں نم ہو جاتیں اور نام لیکر تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو جاتے، ایسا محسوس ہوتا کہ ہچکی سی بندھ گئی ہے، اکثر لبوں پر حضرت مولانا قدس سرہ کا ذکر رہتا ، حضرت مولانا قدس سرہ سے لگاؤ عشق کی حد تک تھا، کبھی کبھی انکے فراق میں بڑی بیقراری ہوتی۔

آداب الوہیت ونبوت کے ساتھ ساتھ مشائخ وعلماء، خاص کر اپنے شیخ کا ادب واحترام تو اس قدر تھا کہ گویا ادب کے مجسمہ تھے۔ آپ جب اپنے مرشد عالی وقار کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو ایسا لگتا کہ بے جان لاش کو بٹھا دیا گیا ہے سر جھکا ہوتا، دوزانو ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہوتے، شیخ کے حضور میں گفتگو کرتے تو نہایت پست آواز میں کہ آواز شیخ کی آواز پر بلند نہ ہو جائے کبھی اپنے شیخ سے نظر ملا کر بات نہ کرتے بقدر ضرورت بولتے حضرت شیخ المشائخ نے اپنے مرشد وشیخ کی صحبت میں ایک طویل مدت رہے ساتھ میں سفر کیے مگر کبھی شیخ کے سامنے چارپائی پر نہیں بیٹھے آپ

Marfat.com

خواہ کتنے تھکے ماندے ہوتے مگر حضور میں کیفیت یہی ہوتی حضرت مولانا قدس سرہ بھی اچھی طرح جانتے تھے اس لئے تھوڑی دیر بعد مریدوں سے فرماتے کہ انہیں لے جاؤ آرام کراؤ۔

علماء و مشائخ کی تعظیم میں آپ عام طور پر کھڑے ہو جاتے، نہایت خندہ پیشانی اور تواضع سے ملتے خاص کر حضرت مفتئی اعظم ہند مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمان صاحب رحمۃ اللہ علیہما کی بڑی قدر کرتے یہ دونوں بزرگ بھی صاحب نظر تھے اس لئے حضرت شیخ المشائخ جہاں مل جاتے بڑی قدر کرتے حضرت مفتئی اعظم ہند قدس سرہ جب اس دیار میں جلسوں کانفرنسوں میں شرکت کے لئے جاتے اور آپ موجود ہوتے تو آپ کو دائیں جانب اپنے بغل میں بیٹھاتے۔

ایک مرتبہ قطب بنارس کے عرس میں حضور مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ اچانک پہونچ گئے دور سے آتے ہوئے لوگوں نے دیکھ لیا آپ کو بتایا۔ عرس کی تقریب تھی تقریریں ہو رہی تھیں آپ فوراً خوشی میں اٹھے اور بڑے احترام کے ساتھ حضرت مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ کو مسند پر لا کر بیٹھایا۔ حضرت محدث اعظم ہند سید محمد صاحب کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی بڑی قدر کرتے اور انکی بزرگی کے قائل تھے۔ جب حج کو گئے ہیں تو مدینہ شریف حاضری کے موقع پر حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی خلیفہ امام اہل سنت کی زیارت کے لئے گئے اور ان سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ ولایت و بزرگی میں انکی تعریف فرماتے تھے، آپ کی باطنی نظر بہت تیز واقع ہوئی تھی، کشف بہت صادق تھا، اکثر آخری عمر میں آنکھ بند

Marfat.com

کرنے کی بھی ضرورت نہ پڑتی کھلی آنکھوں سے امور باطن کا ادراک کر لیا کرتے، جو کوئی سامنے آتا اس کے باطن کا حال نیک وبد فوراً آپ پر منکشف ہو جاتا مگر کبھی کسی کی غیبت و چغلی نہ کرتے نہ باطنی خرابیاں بیان فرماتے۔ علم و فضل کا احترام کرتے، علماء ظاہر کی بھی بہت تعظیم کرتے، ہاں گستاخوں پر جلال آجاتا نسبت و تعلق کا بھی احترام فرماتے۔

ایک دفعہ حضرت قطب بنارس کے عرس کی تقریب جاری تھی خلاف معمول آپ تیزی سے محفل سے اٹھے اور ایک طرف کو جلدی سے گئے ،لوگوں نے دیکھا کہ سامنے سے ایک نہایت عام بظاہر ایک معمولی آدمی آرہا ہے جن کے استقبال میں آپ اٹھکر گئے۔ بڑے احترام سے انھیں لاکر مجلس میں بٹھالا لوگوں کو بہت تعجب ہوا بعد میں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ قطب صاحب کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے اتنا احترام فرمایا۔

☆ معمولات ☆

فرائض وواجبات و سنن مؤکدہ کے علاوہ سنن غیر مؤکدہ ونوافل کا بھی آپ بہت اہتمام فرماتے خاص کر تہجد واشراق، اوابین وفرض عشاء سے قبل کی چار رکعت سنت پابندی سے ادا فرماتے، سفر وحضر میں کہیں انکو نہ چھوڑتے۔ آپ کا قیام جہاں بھی ہوتا جو لوگ بھی اکتساب فیض کے لئے ساتھ رہتے تہجد کے لئے تقریباً ۲-۳ بجے جگا دیا جاتا، تہجد ادا کرنے کے بعد سب کو مراقبہ میں بٹھا دیا جاتا، کافی دیر تک یہ حلقہ قائم رہتا، کبھی کبھی گھنٹوں جاری رہتا بعد نماز فجر حلقہ ہوتا ،لوگ آپ کے اردگرد حلقہ بنا کر بیٹھتے، آپ توجہ ڈالتے طلوع شمس کے بعد فاتحہ خوانی ہوتی،

Marfat.com

شجرہ پڑھا جاتا ایصال ثواب کے بعد اشراق ادا فرما کر اس جگہ سے اٹھتے۔

خوف و خشیت خداوندی بہت غالب تھا اکثر قبر و حشر کے تذکرہ پر عجب کیفیت طاری ہو جاتی۔ ایک دفعہ زیادہ غلبہ ہوا تو آپ نے مرشد عالی وقار کو ایک خط لکھا جس میں عرض کیا بوقت موت اور قبر اور حشر میں ہر جگہ آپ سامنے ہوں آپ کا سہارا چاہئے۔ مرشد عالی وقار نے بھی اپنے اس لاڈلے مرید کی عرض قبول کرتے ہوئے جواب لکھا کہ انشاء اللہ اگر ایمان پر خاتمہ ہوا تو ہم ہر جگہ تمھارے ساتھ رہیں گے۔ خط پہنچا آپ بہت خوش ہو گئے اور وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرے سینے پر خط رکھ دینا۔

☆علوم رتبت کے شواہد☆

حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ فضل و عرفان کی کس بلند چوٹی پر فائز تھے یہ تو در حقیقت اہل نظر ہی جان سکتے ہیں مگر شواہد بہر حال ایسے بہت ہیں جو بتاتے ہیں کہ قرب و عرفان میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔

آپ کے خلفاء میں زیادہ تر صاحب عرفان ہوئے خاص کر آپ کے فرزند و جانشین حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب دام ظلہ العالی جن کے فضل و عرفان کو کوئی دیکھنا چاہے تو آج بھی زانوئے ادب کچھ دنوں طے کر کے دیکھے۔ اور حافظ علی احمد صاحب جن کا کشف و تصرف ان کے دیار میں ہر خاص و عام جانتا ہے۔ آج ان دو بزرگوں کی ولایت و بزرگی شیخ المشائخ کی ولایت و بزرگی کی زندہ دلیل ہے کیونکہ یہ انہیں کی آغوش تربیت میں پلے بڑھے ہیں۔

(دوم) حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کا بشارت دینا کہ وہ اپنے

Marfat.com

زمانے کا شیخ المشائخ ہو گا۔

(سوم) مستان بابا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آپ پڑھ چکے کہ چودہ ضلعوں کے قطب ہو کر بھی حضرت شیخ المشائخ کا اس قدر ادب کرتے جس طرح مرید اپنے پیر کا کرتا ہے۔ ان سے اگر کوئی پوچھتا کہ مرید کس سے ہو تو وہ شیخ المشائخ کا نام لیتے۔

(چہارم) حضرت مولانا سید ابو الخیرات قدس سرہ کا آپ کے بارے میں بشارت دینا، اپنا جانشین بنانا اور فرمانا کہ تمھاری نسل میں ہمیشہ ایک ولی ہو تا رہے گا۔

(پنجم) بایں تقویٰ و پرہیز گاری اور اتباع سنت آپ کی ذات سے عظیم تصرفات و کرامات کا صادر ہونا جنہیں آپ پڑھیں گے۔

(ششم) آپ کے وصال کے بعد حضور مرشدی الکریم دام ظلہ العالی رنج و غم کی وجہ سے مزار پر مراقب نہ ہوئے۔ کمال پور میں ایک اور بزرگ اس دور میں مولوی ارشد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کا وصال حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ سے کچھ سال بعد ہوا یہ حضرت مولانا خلیل صاحب بنارسی کے مرید و خلیفہ تھے۔ اور وہ حضرت عبد اللہ شاہ کراکتی اور وہ حضرت قطب بنارس رحمۃ اللہ علیہم مولوی ارشد علی صاحب کا کشف بہت اچھا تھا حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے وصال کے بعد تین دن تک مسلسل صبح و شام مزار اقدس پر مراقب ہوتے اور برابر دیکھتے کہ حضرت شیخ المشائخ بیٹھے ہیں اور ان کے بغل میں حضرت مولانا سید ابو الخیرات قدس سرہ تشریف فرماں ہیں سر پر ہاتھ رکھے ہیں۔ تیسرے دن دیکھا کہ اس طرح دونوں بزرگ قبر میں بیٹھے ہیں سامنے ایک عالی شان محل ہے جو لبدال کے

Marfat.com

لئے ہے۔ حضرت مولانا قدس سرہ فرمارہے ہیں کہ میراغلام محمد دنیا میں بہت کام کر کے آیا ہے اسے یہ مقام و محل ملنا چاہئے۔

یہ شواہد میں نے صرف ان لوگوں کے لئے سپرد قلم کیے جو آپ کی بلند قامت شخصیت سے نا آشنا ہیں ورنہ آپ کا روحانی فیض آپ کے مریدو متعلقین میں ایسا ظاہر وعام ہوا کہ جو آپ سے واقف ہے، آپ کی صحبت اٹھائی ہے، آج آپ کے خلفاء کے دامن سے وابستہ ہو کر کچھ حاصل کیا ہے یا اہل نظر ہے وہ خوب جانتا ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو کس قدر نوازا ہے۔ آج آپ کے مرید و معتقدین پر آپ کا فیض اس قدر ہے کہ جو مدد کے لئے پکارتا ہے فوراً اس کی مدد کو پہنچتے ہیں مصیبتوں میں کام آتے ہیں۔ جو کچھ راقم السطور نے لکھا ہے نہایت ذمہ داری سے لکھا ہے جس میں عقیدت کے بجائے پورے طور پر حقیقت جلوہ گر ہے۔ آپ چونکہ نہ اسٹیج کے آدمی تھے، نہ کسی مشہور خانقاہ کے سجادہ نشین، نہ کسی بڑی درسگاہ کے اہم مدرس، نہ مصنف، نہ مفتی، نہ چمچے آپ کے پاس تھے جو آپ کا ڈھنڈورا پیٹتے اس لئے ایک محدود علاقہ میں مصروف رہے۔ البتہ اس دور کے علماء و مشائخ اکثر واقف تھے اور ان میں جو اہل نظر تھے وہ آپکی بے پناہ قدر کرتے تھے۔

☆دینی خدمات☆

حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کی اگر دینی خدمات کا جائزہ لیا جائے اور آپ کی محنتوں اور کوششوں کو دیکھا جائے تو اتنی ہیں کہ بیان نہیں ہو سکتیں۔ مذہب اہل سنت وجماعت کی اشاعت وترویج میں آپ نے ایک بڑے دیار میں بڑا کام کیا ان مواضعات میں آپ کے اکثر دورے ہوتے جہاں عام طور پر بڑے

Marfat.com

مقررین و علماء نہ پہنچتے۔ آپ نے جھونپڑیوں میں راتیں گزاریں، معمولی غذا پر قناعت کی، بیل گاڑیوں سے دھوپ کی طمازت میں سفر کئے، گاؤں گاؤں میلادوں کے پروگرام کئے، حلقۂ ارادت میں داخل کیا اور ظاہری و باطنی فیوضات سے لوگوں کو مالامال کیا۔ جن دشوار گزار راہوں کو آپ نے طے کیا وہ سب کے بس کی بات نہ تھی۔ چمپارن کا علاقہ جہاں آج مشاہدہ ہے کہ دیوراج وغیرہ میں صرف انہیں مواضعات میں سنیت ہے جہاں آپ نے لوگوں کو بیعت کیا۔ وہابیوں کی کثرت و غلبہ کے باوجود آپ کبھی نہیں ڈرے۔ آپ کو بعض اوقات کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا، مباحثات و مناظرات کرنا پڑے، مجمع اور اسٹیج پر مخالف وبد دین علماء آکر گھیر لیتے مگر آپ بلا خوف اختلافی مسائل، نبوی عشق و محبت اور توہین و تنقیص کے دنیوی و اخروی مضر اثرات بیان فرماتے تو مولویوں کی بولتی بند ہو جاتی کوئی ہمت نہ کر سکتا تھا کہ آپ سے منہ زوری کرے۔ سیوان وغیرہ میں آپ نے بڑی بڑی کانفرنسوں میں فروغ سنیت کے لئے حصہ لیا۔ مشرقی یوپی اور مغربی بہار میں آج بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ زیادہ تر خدمات آپ کے مرشد اور ان کے والد بزرگوار حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں۔ روحانیت کے اثرات سے بڑے پختہ افراد آپ نے تیار کئے بہت سے گمراہ آپ کی توجہات سے راہ راست پر آئے عجب پر نور محفل ہوتی تھی ہزاروں مسجدیں آباد ہوئیں، پوری پوری بستیاں وہابیت کی باد سموم سے محفوظ ہو گئیں جب کہ آپ بہت نازک مزاج واقع ہوئے تھے۔ نفاست حد درجہ تھی اس کے باوجود جو اس راہ میں مصائب جھیلے ہیں وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ بڑی بڑی دل آزار باتیں لوگوں کی سہیں ہر طرح تحمل و بردباری

Marfat.com

سے کام لیا، جائیدادیں محفوظ کرائیں اپنے مرشد عالی وقار کا روضہ بڑی جاں فشانیوں کے بعد تعمیر کرایا۔ جس قبرستان میں حضرت مولانا قدس سرہ کا مزار پاک ہے وہ زمین صرف آپ ہی کی کوششوں سے گورنمنٹ کے ہاتھ سے نکل پائی آج بھی آپ کے مریدین کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے جن سے آپ کے حالات پوچھو تبلیغی دورے اور مساعی پوچھو تو سمجھ میں آتا ہے کہ آپ نے کیا کچھ کیا۔ انہیں خدمتوں اور حضرت مولانا قدس سرہ کی نوازشات کا نتیجہ ہے کہ آپ کی خانقاہ آج بھی روحانی انوار سے پرنور ہے ورنہ مادیت نے بڑے بڑوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

☆کرامات وتصرفات☆

باطن کے حد درجہ پرنور ہونے کی وجہ سے باطنی نظر آپ کی بہت بلند تھی، کشف میں اونچی اور بڑی منزل کے حامل تھے، ہونے والے واقعات کو آپ اس طرح تفصیل سے ارشاد فرمادیتے کہ سننے والے دنگ رہ جاتے۔ کشف اتنا صادق ہوتا کہ ایسا لگتا جیسے بچشم سر دیکھ کر آپ نے بیان کیا ہو جیسا فرماتے ویسا ہی ہوتا۔ غلبۂ انوار نے نظر میں اتنی حدت پیدا کردی تھی کہ اکثر کشف کے سلسلے میں آپ کو آنکھ بند کرنے اور یکسو ہو کر بیٹھنے کی حاجت نہ پڑتی۔ لوگوں کو احساس بھی نہ ہوتا کہ آپ کسی کے حال کی طرف متوجہ ہیں۔

صاحب کمالات حضرت الٰہی دین صاحب فرمارہے تھے کہ ایک دفعہ حضرت کسی گاؤں میں بیل گاڑی سے جارہے تھے میں بھی ساتھ تھا شہر پڈرونہ سے جب ہم لوگ چلے جس وقت حضرت بوڑھن شاہ بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار

Marfat.com

شریف کے مقابل سے کافی دور کے فاصلے سے گاڑی نکلی تو آپ نے برجستہ فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سامنے اس طرف کسی بزرگ کا آستانہ ہے بہت بلند پایہ بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔ جب کہ اس سے قبل نہ آپ نے اس آستانہ کے بارے میں سنا تھا نہ ادھر قرب وجوار میں آپ کا گزر ہوا تھا۔ میں چند مکشوفات وتصرفات ہدیئہ ناظرین کرتا ہوں جس سے صحیح اندازہ ہو جائے گا کہ اس سلسلے میں شیخ المشائخ کی قوت کتنی زبردست تھی۔

(۱) حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کی موضع کمال پور شریف جس مکان میں سکونت تھی اس کے سامنے پورب میں آپ کا مزار ہے۔ حضور مرشدی الکریم نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ میں اس حجرے میں سو رہا تھا جس میں حضرت والد گرامی آرام فرماتے تھے اچانک میرے کانوں میں آواز آئی. میں تیزی سے اٹھا تو دیکھا کہ حضرت ہاتھ میں لوٹا لئے ہوئے تشریف فرما ہیں اور میں بہت اچھی طرح اطمینان سے آپ کو دیکھ رہا ہوں، نیند کا اس وقت مجھ پر کوئی اثر نہ تھا. . ہاں اس وقت میرے ذہن میں یہ بلکل نہ تھا کہ آپ وصال فرما چکے ہیں۔ جب میں وضو کرنے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھا تو آپ تیزی سے حجرہ سے باہر نکل کر ایک گوشے کی طرف مڑے جب میں حجرہ سے باہر آیا اور مزار پر نظر پڑی تب یاد آیا کہ آپ وصال فرما چکے ہیں۔ میں نے وضو کیا اور مزار شریف پر آکر مراقب ہو گیا اس وقت ایسا کرم خاص ہوا اور ایسے فیوضات سے مالامال ہوا کہ بیان سے باہر ہے۔

حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے اس طرح کے واقعات بہت ہیں۔ حضور مرشدی الکریم دام ظلہ کے ساتھ بہت پیش آئے بہت ساری تعلیمات جن

Marfat.com

کا تعلق سلوک مجددیہ سے ہے اکثر آپ نے بعد وصال فرمائیں کبھی بیداری میں، کبھی خواب میں، کبھی مراقبہ میں، نیز دیگر امور سے متعلق آئے دن ہمارے حضرت دام ظلہ کو حضرت شیخ المشائخ کے ارشادات عطا ہوتے رہتے ہیں نیز ہمارے برادران طریقت میں جو ارباب کشف ہیں آئے دن انکو حضرت شیخ المشائخ کی اس قسم کی سعادتیں اور روحانی عنایات حاصل ہوتی رہتی ہیں۔

(۲) آپ کے مخصوص مریدین سے ایک مولوی محمد سعید صاحب تھے نہایت قابل وباصلاحیت انسان تھے آپ نے شجرۂ مبارکہ عربی زبان میں نظم فرمایا ہے عربی زبان وادب پر بہت عبور حاصل تھا پہلے یہ غیر مقلد تھے اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے فیض صحبت سے اپنی بدمذہبی سے تائب ہوئے اور مرید ہوگئے، اکتساب فیوضات کیا۔

ایک مرتبہ حضرت مولوی صاحب کو کہیں دور دراز سفر پر جانا تھا فجر کی نماز پڑھ کر فوراً اسٹیشن کے لئے روانہ ہوگئے۔ شیخ المشائخ کی عادت کریمہ تھی کہ بعد نماز فجر مراقبہ میں بیٹھتے، مریدین پر توجہ ڈالتے ابھی مراقب ہوئے چند ہی منٹ ہوئے تھے کہ آپ خلاف معمول مراقبہ سے اٹھ پڑے اور ایک صاحب سے فرمایا کہ جاؤ اسٹیشن سے مولوی سعید صاحب کو بلالاؤ! ان سے کہنا کہ آج سفر نہ کریں وہ بلالائے یہ کسی کی جرات نہ ہوسکی کہ پوچھتا کہ کیوں بلالیا؟ تقریباً چار گھنٹے کے بعد معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کو جس ٹرین سے جانا تھا وہ تین چار اسٹیشن پار کرنے کے بعد دوسری ٹرین سے ٹکرا کر پلٹ گئی جس کی اکثر سواریاں مر گئیں۔

(۳) آپ کے بڑے چہیتے مرید ایک ڈاکٹر علی احمد نامی تھے چمپارن

Marfat.com

کے رہنے والے تھے بڑے لائق اور کافی پڑھے لکھے انسان تھے آغاز جوانی میں انگریزی تہذیب کے غلبے کی وجہ سے مزاج میں آوارگی بہت تھی، احکام شرعیہ کی پابندی بلکل نہ تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے گاؤں میں آپ کے کچھ مریدین تھے کبھی کبھی وہاں قیام ہوتا۔ رفتہ رفتہ ڈاکٹر صاحب کا کھینچاؤ شروع ہوا حتیٰ کے مرید ہوگئے۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کی موثر نظر نے اس قدر اثر کیا کہ ڈاکٹر صاحب کی دنیائے دل ہی بدل گئی آغاز میں جس قدر انگریزیت پر فدا تھے اب اسی قدر متنفر ہوگئے ظاہر سنتوں سے آراستہ ہوگیا۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے حلقہ میں بیٹھنے لگے اور تھوڑیہی عرصہ میں دل باطنی انوار سے جگمگانے لگا۔ برابر ذکر و فکر و مراقبہ میں مشغول رہتے قدرت کی بات کہ عمر نے زیادہ وفا نہ کی، جوانی ہی میں پیک اجل پیغام اجل لیکر حاضر ہوگئے۔ حضور مرشدی الکریم فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے ساتھ سفر میں تھا آپ دولت کدہ پر تشریف لے گئے اور مجھے ڈاکٹر صاحب کے گاؤں بھیج دیا میں جس وقت پہنچا ڈاکٹر صاحب کافی بیمار تھے روزانہ عیادت کے لئے جاتا ایک دن پہونچا تو دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب جاں کنی کے عالم میں ہیں ڈاکٹر صاحب کی زبان سے باربار یہ جملے نکل رہے ہیں اے لوگوں دیکھو ہمارے حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کھڑے ہیں مجھے جلدی اٹھاؤ بے ادبی ہو رہی ہے حضرت کھڑے ہیں اور میں لیٹا ہوں اور اس اثنا میں کلمہ طیبہ کا ورد شروع کیا روح پرواز کر گئی۔ سبحان اللہ سچ ہے اولیاء اللہ اپنے متوسلین ومریدین کی ایسے نازک مواقع پر مدد فرماتے ہیں۔

(۴) آپکے ایک مرید جناب خدادین صاحب انصاری جو حضرت الٰہی

Marfat.com

دین صاحب کے چھوٹے بھائی تھے چار زبانوں میں ،ایم ،اے ، تھے۔ تقریر بہت عمدہ کرتے تھے، قوت گویائی بہت عمدہ تھی بڑے بڑے جلسوں کو خطاب کرتے تھے۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ سے مرید تھے، آغاز میں ذکر وفکر ومراقبہ میں بہت مشغول رہا کرتے تھے ،اکتساب فیض کرتے بعد میں مودی نگر میں کپڑے کی میل میں اونچے عہدے پر ملازم ہو گئے۔اس سروس کے زمانے میں حج کا شوق ہوا، فارم بھر دیا۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ انکی وجہ سے کبھی کبھی مودی نگر جایا کرتے تھے انصاری صاحب کو بھی حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ سے بے حد محبت تھی آپ بھی بہت شفقت فرماتے تھے انہیں ایام میں آپ تشریف لے گئے انصاری صاحب بضد آپ تشریف لئے گئے اور انصاری صاحب کی پشت پر اپنا دست مبارک رکھا ہوئے کہ حضور کرم فرمائیں اس سال جانا نصیب ہو جائے۔اس زمانے میں پانی کے جہاز سے آمدورفت عام طور پر تھی تین سال میں درخواست منظور ہوا کرتی تھی زیادہ اصرار کرنے پر آپ نے فرمایا کہ دہلی حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے مزار پر چلو حضرت خواجہ سے عرض کیا جائے گا۔انصاری صاحب اپنی گاڑی سے آپ کو دہلی لیکر حضرت خواجہ کے مزار مقدس پر حاضر ہوئے۔

حضرت خواجہ قدس سرہ کے مزار سے متصل جانب شمال جو مسجد ہے آپ اسمیں وضو کرنے لگے انصاری صاحب سے فرمایا کہ تم وضو کر کے مزار پر مراقب ہو کر بیٹھو میں ابھی آتا ہوں ۔ تھوڑی دیر بعد آپ تشریف لے گئے اور انصاری صاحب کی پشت پر اپنا دست مبارک رکھا۔انصاری صاحب کا بیان ہے کہ جونہی حضرت نے دست مبارک رکھا میں نے دیکھا کہ حضرت خواجہ کے

Marfat.com

مزار سے ایک نورانی تختی ظاہر ہوئی جس پر یہ جملہ (حاجی خدادین انصاری) تحریر تھا۔ اس کے بعد مودی نگر واپس آگئے راستہ میں نہ انھوں نے کچھ پوچھا نہ آپ نے بتایا قیام گاہ پر واپس آکر انصاری صاحب نے عرض کیا کہ حضور نا معلوم امسال حج کو جاسکوں گا یا نہیں۔

آپ نے پر جلال لب ولہجہ میں فرمایا کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اس تختی پر حاجی تحریر تھا اب بھی اطمینان نہیں، صرف تمہارا ہی نہیں بلکہ جن لوگوں نے تمہارے ساتھ فارم بھرا ہے سب کا منظور ہو گیا۔ کچھ دنوں کے بعد منظوری کی اطلاع آگئی۔

(۵) یہی انصاری صاحب جب حج کو گئے تو ایک دن غار ثور کی زیارت کے لئے پہاڑی پر بڑی تیزی کے ساتھ چڑھ رہے تھے کافی راستہ طے کر چکے تھے اچانک پیر پھسلا اور انصاری صاحب نیچے لڑھکنے لگے۔ ناگاہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ تشریف لائے اور آپ نے انصاری صاحب کو اٹھا کر کھڑا کر دیا جب اچھی طرح یہ کھڑے ہو گئے تو انصاری صاحب نے دیکھا کہ حضرت موجود نہیں۔ ادھر یہ واقعہ ہوا (ابھی انصاری صاحب کا کوئی خط نہیں آیا تھا) کہ ادھر سے آپ کا خط پہنچا جس میں تحریر تھا کہ اس جوانی کے جوش میں عجلت نہ کیا کرو اگر تمکو سہارا نہ دیا گیا ہوتا تو نیچے آنے تک تمہاری ہڈیاں چور چور ہو جاتیں۔

(۶) حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے بڑے فرزند جو بجلی محکمہ میں گورنمنٹ کے ملازم تھے جھانسی میں تعینات تھے۔ ایک دن پاور ہاؤس میں سب سے اوپر والی منزل میں مشین درست کر رہے تھے۔ ناگاہ پیر پھسلا اور نیچے گرنے لگے

Marfat.com

گہرائی تنی تھی کہ نیچے آنے تک بظاہر جان بچنے کے کوئی آثار نہ تھے اس گرنے کی حالت میں انہیں محسوس ہوا کہ انہیں کسی نے پکڑ کر ایک محفوظ جگہ پر بٹھا دیا ۔ تھوڑے دنوں بعد حضرت کا خط پہنچا جس میں تحریر تھا کہ اس طرح لاابالی پن سے کام نہ لیا کرو اگر میرے پیرو مرشد سہارا نہ دیتے تو تمھارا کیا حال ہوتا۔ یہ واقعہ حضرت جیلانی صاحب نے مجھ سے خود بیان فرمایا۔

انہیں جیلانی میاں صاحب نے مجھ سے بیان فرمایا کہ جس گھر میں میں مقیم تھا اس میں جنات کا اثر بہت تھا کوئی روک نہیں پاتا تھا۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کی توجہ سے وہ گھر جنات سے پاک ہو گیا۔ پورا واقعہ میرے حافظہ میں محفوظ نہ رہ سکا۔

(۷) آپ کے خلیفہ جناب حافظ علی احمد صاحب مدظلہ العالی نے فقیر کاتب الحروف سے بیان فرمایا کہ ایک سال رمضان المبارک کی ۲۶ تاریخ کو نماز تراویح سے فارغ ہو کر میں سو رہا تھا۔ خواب میں دیکھا کہ لوگوں کا بہت بڑا مجمع ہے ایک تخت بچھا ہوا ہے حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ تقریر فرما رہے ہیں بڑا انوکھا وعظ تھا، لیمپ جل رہا تھا، تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ ایک جانب سے عظیم نورانی تخت ظاہر ہوا جس کی روشنی میں لیمپ ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے سورج کی روشنی میں چراغ۔ وہ نورانی تخت اس تخت کے پاس آکر ٹھہرا۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت دونوں ہی سامع کی حیثیت سے اس نورانی تخت کے قریب فرش زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں، اس تخت پر تین بزرگ ہیں جن کے چہروں سے انوار کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں ان میں سے ایک بزرگ آگے بڑھے اور وہیں آکر بیٹھ گئے جہاں پہلے حضرت شیخ

Marfat.com

المشائخ قدس سرہ بیٹھ کر وعظ فرما رہے تھے۔ میری جب ان کے رخ انور پر نظر پڑی تو معاً خیال آیا کہ یہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔ تھوڑی دیر انہوں نے بیان فرمایا اور اس کے بعد وہیں بیٹھ گئے جہاں پہلے بیٹھے تھے۔ اس کے بعد فوراً وہ تخت اسی جانب روانہ ہو گیا جس جانب سے آیا تھا۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت سے میری ملاقات سیوان میں ہوئی مصافحہ کے بعد حضرت نے فوراً فرمایا کہیئے حافظ جی رمضان کی ۲۶ تاریخ کو آپ نے کیا دیکھا؟ میں مجسمۂ حیرت بنا کھڑا تھا کہ حضرت کا کشف کتنا بلند ہے! میں کہاں تھا اور حضرت کہاں تھے پھر بھی پوری صورت حال روشن۔

(۸) آپ کے بڑے چہیتے مرید اور خدمت گزار حضرت الٰہی دین صاحب فرما رہے تھے۔ کہ میرے ایک عزیز کی شادی تھی اس میں شرکت کے لئے میں شہر گورکھپور جانے کے لئے نکلا، سامنے دیکھا کہ حضرت تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے ارادہ ملتوی کر دیا فرمایا تمھارا جانا ضروری ہے میری فکر نہ کرو اگر تم نہ جاؤ گے تو اس کے دل کو ٹھیس لگے گی آپ کے بار بار فرمانے پر میں چلا گیا۔ دوسرے روز صبح کو واپس آیا دیکھا کہ حضرت کرسی پر تشریف فرماں ہیں۔ میں حضرت کے قریب بیٹھ گیا سوچا حضرت کو تفصیل سناؤں آپ نے فرمایا مجھ سے سنو اگر کہیں غلط ہو تو بتانا اس کے بعد بتانا شروع کیا کہ جس کمرہ میں رسم نکاح ادا ہوئی وہ ایسا تھا، لوگوں کے لئے فلاں قسم کا فرش بچھایا گیا، نکاح فلاں شخص نے پڑھایا، جن کی بارات گئی تھی ان کے اتنے سالے ہیں بڑا سالہ نکاحی کپڑے لے کر اندر آیا دولہا کو شیروانی فلاں صاحب نے پہنائی نکاح کے بعد فلاں صاحب نے بندوق سے دو فائر کیے الغرض

Marfat.com

مجلس نکاح کی ساری تفصیل آپ نے اس طرح بیان فرمادی جیسے آپ خود اس میں شامل تھے اور ماتھے کی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

☆علم وصال☆

وصال سے ڈھائی سال قبل آپ ضلع سیوان کے ایک گاؤں جمال پور متصل آدر بازار میں ایک مخلص مرید ڈاکٹر قمر الدین کے یہاں مقیم تھے کہ سخت مرض لاحق ہوا مرض نے شدت اختیار کی خود ڈاکٹر صاحب دیگر مخلصین کو یقین سا ہو گیا کہ اب دنیا میں رہنا مشکل ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تدفین و تجہیز کی تیاری شروع کر دی دل میں خیال آیا کہ حضرت کو مکان کے قریب بڑی زمین میں دفن کریں تاکہ روضہ بن سکے۔ خود ان کی وہاں پر زمین نہ تھی ایک غیر مسلم کی زمین تھی اس سے واقعہ بیان کیا کہ یہ ہمارے پیر صاحب کا معاملہ ہے جو بزرگ انسان ہیں اتنی زمین ہمیں دے دیں اور ہم سے اسکی دوگنی لے لیں اس نے کہا کہ اگر ایسا معاملہ ہے تو دوگنی نہیں لیں گے برابر لیں گے وہ بھی بہت خوش ہوا کہ ہماری زمین پر اتنے بڑے بزرگ دفن ہونگے۔

ڈاکٹر صاحب نے ساری تیاریاں مکمل کر لیں مگر آپکو اشارتاً و کنایتاً کسی طرح نہ بتایا۔

حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مرشد عالی وقار مولانا سید ابوالخیرات صاحب، حضرت مولانا سید عبد الحلیم صاحب، قطب بنارس حضرت علامہ مفتی رضا علی صاحب، حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب، حضرت خواجہ عبید اللہ احرار صاحب قدس اللہ تعالی اسرارہم

Marfat.com

العالیہ تشریف لائے اور سب نے سر پر ہاتھ رکھ کر شفا کی دعا فرمائی حضرت مولانا قدس سرہ نے فرمایا غلام محمد کل سے تمھاری صحت شروع ہو جائے گی اور تمھارے مرید نے تو کفن دفن کا سب انتظام کر لیا ہے اور پوری تفصیل بیان فرمادی اور فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ ابھی ہماری عمر کے ڈھائی سال باقی ہیں۔ آپ نے ڈاکٹر قمر الدین کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے تمام باتوں کا اعتراف کیا وہ بہت شرمندہ ہوئے چنانچہ آپ کو دوسرے دن سے صحت حاصل ہونا شروع ہو گئی اور اس واقعہ کے ٹھیک ڈھائی سال کے بعد وصال فرمایا۔

حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ نے اخیر سال میں متعدد بار انتقال اور عمر کے اختتام کی طرف اشارہ کیا مگر آپ کی صحت و تندرستی کی وجہ سے لوگوں کا قرب وصال کی طرف ذہن نہ گیا۔ جن کاموں کو آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں ضروری خیال کیا ان کو جلد از جلد کرنے کی کوشش کی۔ سب سے چھوٹے فرزند غلام عبد القادر کی شادی ابھی نہیں ہوئی تھی کچھ عرصہ قبل آپ نے اپنے فرزند و جانشین حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب دام ظلہ کو کٹیسر سے بلوایا اور فرمایا کہ جلد رشتہ طے کر لو انہوں نے عرض کیا اتنی جلدی کیا ہے شادی اطمینان سے ہو جائے گی فرمایا تم نہیں سمجھتے ہو الغرض چند دنوں میں رشتہ طے ہو گیا اور وصال سے صرف اٹھارہ یوم قبل شادی کر دی ولیمہ کے دوسرے دن آپ نے حضرت مرشدی الکریم دام ظلہ العالی و حافظ علی احمد صاحب کو چند ضروری وصیتیں فرمائیں حضرت مرشدی دام ظلہ العالی نے عرض کیا کہ حضور یہ باتیں اور انداز گفتگو تو ایسا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ بہت جلد دنیا سے تشریف لے جانے والے ہیں آپ نے

Marfat.com

کچھ گول مول جملے ارشاد فرمائے۔

پھر وصال سے دس روز قبل آپ نے اپنے فرزند و جانشین کو بلایا فرمایا احمد رضا تم محنت نہیں کرتے ہو اہلیہ محترمہ نے عرض کیا کہ اب آپ کو دینا ہے تو ایسے ہی دے دیجئے احمد رضا نے جس قدر محنت کی ہے کون اتنی کر سکتا ہے صحت خراب ہو گئی مسلسل راتوں کو جاگتے ہیں شب و روز آپ کی خدمت و صحبت اور اذکار و معمولات میں لگے رہتے ہیں۔ دراصل شیخ المشائخ نے بہت مجاہدات کئے تھے اور مریدوں سے بھی بہت محنت کراتے تھے تب انہیں یک دو سبق تعلیم فرماتے تاکہ قدر بنی رہے۔ آپ نے فرمایا اچھا وضو کر آؤ وضو کر کے آئے تقریباً تین چار گھنٹے اپنے ساتھ مراقبہ میں بٹھالا اجمالاً سارے مقامات کی سیر کرائی جب حضرت مرشدی الکریم کمالپور سے کٹیسر آنے لگے تو فرمایا احمد رضا تیار رہنا دسویں دن سفر کرنا ہے۔

چونکہ اکثر جب سفر میں جاتے تھے تو فرماتے تھے کہ احمد رضا تیار رہنا فلاں دن چلنا ہے اس لئے حضرت مرشدی الکریم اس سے یہی سمجھے کہ کہیں حلقۂ احباب و مریدین میں جانا ہے۔

۲۲ رجب المرجب ۱۳۹۸ھ کو اپنی بڑی دختر جن کی شادی کمال پور ہی میں ہوئی ہے انکے یہاں چند میٹھی ٹکیاں جنہیں عرف میں کونڈے کہا جاتا ہے کھائیں شام کے وقت کچھ ہلکا سا درد محسوس ہوا اس کے علاوہ اور بدن میں کوئی تکلیف نہ تھی جس سے کوئی مایوسی کی حالت ہوتی کوئی شخص بھی احساس نہ کر سکا کہ اتنی جلد وصال ہو جائیگا۔ حضور مرشدی دام ظلہ کٹیسر میں تھے اس وجہ سے

Marfat.com

انہیں بھی کوئی اطلاع نہ دی گئی دوسرے دن درد کچھ شدت اختیار کر گیا اعزہ و اقارب عیادت کے لئے آئے جب رات کا کچھ حصہ گذر گیا تو وصال سے چند گھنٹے قبل سب کو اپنے پاس سے ہٹایا اہلیہ فرماتی ہیں کہ میں بیٹھی رہی جب وقت بہت قریب آگیا تو میں نے دیکھا کہ تاحد نظر آدمی ہی آدمی ہیں سر کسی کا دیکھائی نہ دے رہا تھا محسوس ہو رہا تھا کہ لوگوں کا بہت بڑا ہجوم ہے لوگ آرہے ہیں اور مصافحہ کر کے رخصت ہو رہے ہیں۔ اچانک آپ اٹھے اور چارپائی کے نیچے پانی سے بھرا ہوا لوٹا اٹھایا اور غرارہ فرمایا اور زبان سے بڑے پر درد لہجے میں فرمایا مولیٰ اب کیا دیر ہے! پھر لیٹ گئے اور کلمہ طیبہ کا ورد قدرے آواز سے جلدی جلدی کرنا شروع کر دیا اور اسی حالت میں وصال ہو گیا۔

اہلیہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا نے یہ بھی بیان فرمایا کہ چونکہ رات کافی ہو چکی تھی میں اور میری لڑکی وصال سے کچھ قبل تھوڑی دیر کے لئے آپ کے پاس سے اٹھ آئے چاند نکل چکا تھا آنگن میں صدر دروازے کے سامنے ہم لوگ بیٹھے تھے ایسا محسوس ہوا کہ ایک نورانی بزرگ ہاتھ میں عصا لئے ہوئے دروازے سے داخل ہوئے اور کھڑکی سے حضرت شیخ المشائخ کے کمرے میں داخل ہو گئے ہماری بیٹی نے کہا اماں ایسا لگتا ہے کہ ابا سے کوئی بزرگ ملنے آئے ہیں مگر یہ سوچا کہ اتنی رات میں کون ملنے آئے گا بس اس کے تھوڑی دیر بعد وصال ہو گیا۔ الغرض رجب المرجب کی چوبیسویں شب میں ٹھیک دو بجے آپ نے اس دار فانی سے کوچ فرمایا اور چوبیس رجب کو اسی حجرہ کے سامنے بعد نماز عصر سپرد خاک ہوئے۔

مخدوم زادہ حضرت مولانا ابو البرکات رئیس احمد صاحب نے بیان فرمایا

Marfat.com

کہ تکفین کے بعد جب آخری دیدار کرایا جا رہا تھا تو میں اور میرے والد دادا حضور کے سرہانے کھڑے تھے جب سب سے چھوٹی چچی زیارت کیلئے آئیں تو آپ نے آنکھیں کھول دیں جو لوگ وہاں کھڑے تھے اعزہ واقرباء سب نے محسوس کیا کہ آنکھوں میں آنسو ہیں۔ حضور مرشدی الکریم نے عرض کیا کہ حضور شریعت کا خیال فرمائیں اور ہاتھ رکھ کر دونوں آنکھیں بند کر دیں۔ آپ کی قبر مبارک نہایت عالی شان روضہ آپ کے فرزند وجانشین کی کوششوں سے تعمیر ہو گیا ہے ہر سال تاریخ وصال پر بڑی دھوم دھام سے عرس مبارک ہوتا ہے۔

☆ نکاح واولاد ☆

آپکی دو شادیاں ہوئیں پہلی شادی شہر بھدوہی میں کی جن سے آپکے بڑے فرزند جناب غلام جیلانی صاحب تولد ہوئے جن کا ابھی چند سال ہوئے انتقال ہو گیا آپ کی اولاد اب بھدوہی میں رہتی ہے جہاں انہوں نے مستقل سکونت اختیار کرلی ہے۔ حضرت غلام جیلانی صاحب نے وصیت کی تھی مجھے لبا حضور کے پاس دفن کیا جائے۔ چنانچہ وصیت کے مطابق آپ کو کمال پور میں دفن کیا گیا حضرت شیخ المشائخ کے روضے سے متصل جانب الشرق مدفون ہیں۔ دوسری شادی کٹیسر ضلع بنارس سے کی ان دوسری اہلیہ سے پانچ فرزند تولد ہوئے (۱) ماسٹر محمد زبیر صاحب (۲) عارف حق حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب جانشین (۳) غلام علی عرف سچے میاں صاحب (۴) جناب غلام حیدر صاحب (۵) جناب غلام عبد القادر صاحب۔

Marfat.com

☆خلفاء کرام☆

حضرت شیخ المشائخ کا ارشاد کافی وسیع تھا آپ کے متعدد خلفاہ تھے جن میں اکثر صاحب نسبت اور بعض بلند درجات کے حامل تھے ہم کو حضور سیدی و سندی دام ظلہ العالی کے توسط سے جو کچھ معلوم ہو پایا وہ ہدیۂ ناظرین ہے خلافت کی ترتیب کے اعتبار سے میں انکے حالات قلم بند کرتا ہوں۔

(خلیفہ اول) صاحب کمالات عالیہ حضرت شاہ رمضان علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ سب سے پہلے خلیفہ ہیں قصبہ سراج پور ضلع مرزاپور کے رہنے والے تھے حضرت قدس سرہ کی خاص نظر آپ پر تھی اپنے زمانے کے کامل فقیر تھے حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کی حیات ہی میں انتقال کر گئے۔ قصبہ مذکورہ میں آپ کا مزار پاک ہے۔

(خلیفہ دوئم) حضرت شیخ عبداللہ شاہ عرف میاں جی آپ موضع بھر پٹیا ضلع چمپارن (بہار) کے رہنے والے تھے بڑے کامل فقیر تھے بلکہ یوں کہیئے کہ حضرت شیخ المشائخ کے فرزند ارجمند و جانشین حضرت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب مدظلہ کے ماسوا تمام خلفاء میں بلند مقام رکھتے تھے حضرت شیخ المشائخ فرمایا کرتے تھے میری طبیعت ان سے بہت بھرتی ہے۔ جب یہ مراقبے میں میرے ساتھ شریک ہوتے ہیں تو بہت لطف حاصل ہوتا ہے اور روحانی سیر میں ان کو جہاں لے جانا چاہتا ہوں با آسانی چلے جاتے ہیں لطیفۂ سر کا ذکر بہت غالب تھا حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ سے دو سال قبل وصال فرماگئے۔

(خلیفہ سوئم) جناب مولوی عبدالحنان صاحب یہ موضع پیر پٹیاں ضلع

Marfat.com

مغربی چمپارن (بہار) کے رہنے والے تھے ابھی چند سال ہوئے انتقال کر گئے ہیں۔

(خلیفہ چہارم) صاحب کمالات عالیہ جناب حافظ ہارون صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ موضع چھتولی ضلع گوپال گنج (بہار) کے رہنے والے تھے۔ بڑے صاحب الرائے اور عالی ذہن انسان تھے اتباع سنت میں بڑا اعلی مقام رکھتے تھے ترویج سنت اور تبلیغ دین کے سلسلے میں آپکی مساعئ جمیلہ کو بھلایا نہیں جاسکتا ہے۔ حق گوئی آپ کا شیوہ تھی اظہار حق میں کبھی کسی سے دریغ نہیں کیا، نہ کسی سے مرعوب ہوئے جس کسی کو بھی خلاف شرع کام کرتے دیکھتے برملا ٹوک دیتے خواہ وہ کوئی بھی ہوتا۔ مذہب اہل سنت وجماعت کے فروغ کے لئے حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑا کارنامہ انجام دیا۔

آپ نے اس دیار میں قصبہ لائن بازار ضلع گوپال گنج میں مدرسہ قائم کیا جہاں دور دور تک کوئی مدرسہ نہ تھا اس مدرسہ کو چلانے اور فرروغ دینے میں آپ کو بڑی بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ کے پائے استقامت میں کبھی لغزش نہیں آئی۔ جن دقتوں اور مصائب سے آپ دوچار ہوئے آپ نے خندہ پیشانی سے سب کو جھیلا وہ آپ ہی کی خاصیت تھی اس زمانے میں اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ آمدنی کے ذرائع بہت کم تھے دار الاقامہ میں طلباء کافی تعداد میں مقیم تھے آپ کی تعلیم کی عمدگی دور دور تک مشہور تھی۔ حضرت حافظ صاحب قبلہ شام کے وقت چند طلباء کو لیکر بستی میں نکلتے گھر گھر غلہ مانگتے اور پھر خود اپنے ہاتھ سے چکی سے آٹا پیتے اس طرح آپ طلباء کے خورد ونوش کا انتظام فرماتے۔ طلباء پر بہت شفیق تھے آپ کی غایت شفقت و محبت نے طلباء کو آپ کا گرویدہ بنا دیا تھا اس دیار میں

Marfat.com

حضرت حافظ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیوضات سے لوگوں کو بہت دینی فوائد حاصل ہوتے اور دور دور تک آپ کے تلامذہ پھیل گئے جنھوں نے تحفظ سنیت کا زبردست کارنامہ انجام دیا آپ کے خلوص وروحانی فیوض کا ثمرہ ہے کہ بعض شاگرد درجۂ ولایت تک پہنچے۔ حافظ علی احمد صاحب مد ظلہ بھی آپ کے مخصوص شاگردوں میں سے ہیں اور آپ کی ہی تحریک پر حضرت شیخ المشائخ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔ حضرت حافظ ہارون صاحب چونکہ بے پناہ نیک صالح متقی اور صاحب نسبت آدمی تھے اس لئے آپ کے طلباء میں دین داری بہت تھی آپ کا وصال بھی حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کی حیات ہی میں ہو گیا تھا حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کو آپ کے وصال سے بڑا قلبی صدمہ پہنچا تھا۔

(خلیفہ پنجم) حضور سیدی وسندی دام ظلہ العالی جن کا مفصل تذکرہ آئندہ صفحات میں آپ پڑھیں گے۔

Marfat.com

☆حضرت حافظ علی احمد صاحب دام ظلہ العالی☆

(خلیفہ ششم) صاحب کمالات عالیہ جناب حافظ علی احمد صاحب دام ظلہ العالی ابن مولوی محمد اسماعیل صاحب ابن جناب عبدالرحمن صاحب ابن مولوی شاہ حیدر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔

☆خاندانی حالات☆

آپ کے پر دادا حیدر علی صاحب کافی بڑے بزرگ ہوئے ہیں ان کے بارے میں اخفاء حال کی وجہ سے لوگوں کو معلومات نہیں تھی سب سے پہلے مستان بابا نے بوقت تہجد سیوان میں چندن میاں کی مسجد میں بتایا تھا اسی وقت حضرت حیدر علی صاحب کی روح مبارک سیوان گئی تھی مستان بابا سے انہوں نے بتایا تھا کہ میں کون ہوں حافظ صاحب کو مستان بابا نے پوری تفصیل بتائی مزار کی سمت بتائی انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ان سے کہو وہاں مسجد خاص اپنی کمائی سے بنوادیں مزار کا نشان بالکل مٹ چکا تھا۔ حضور شیخ المشائخ قدس سرہ جب حافظ صاحب کے گھر تشریف لے گئے تو حافظ صاحب نے مستان بابا کا قول ذکر کیا تو حضرت شیخ المشائخ ان کے حال کی طرف متوجہ ہوئے مراقب ہو کر بیٹھے تو حیدر علی صاحب تشریف لائے مختصر قیام کر کے چلے گئے۔ حضرت شیخ المشائخ کے مکاشفہ سے بھی حضرت مستان بابا کے قول کی پوری پوری تصدیق ہوتی تھی پھر حضرت نے اس مقام پر جاکر ان کی قبر کے مکمل حدود کی نشاندہی فرمادی آج مزار بھی ہے اور وہاں پر مسجد بھی اور حفظ کا ایک مدرسہ بھی ہے جو حافظ صاحب قبلہ نے قائم فرمایا ہے

Marfat.com

ہر سال عرس بھی ہوتا ہے حافظ صاحب کے نانا بھی بزرگ آدمی تھے اور عالم بھی ۱۹۲۴ء میں اپنے آبائی وطن موضع (گردھر پر ساتھوئی ٹولہ) ضلع گوپال گنج میں متولد ہوئے۔ والد نے احمد نام رکھا بعد میں آپکے استاذ حافظ ہارون صاحب نے لفظ علی کا اضافہ کر دیا اس لئے علی احمد نام ہو گیا۔

☆تعلیم و تربیت☆

ابتدائی تعلیم حافظ صاحب نے اپنے والد گرامی سے حاصل فرمائی پھر حفظ قرآن کے لئے جناب حافظ ہارون صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قرات جناب قاری تجمل حسین صاحب خلیفہ حضرت سید شاہ علی حسین المعروف اشرفی میاں صاحب کچھوچھوی سے حاصل کی۔ زمانہ طالب علمی میں حافظ صاحب نے بڑے مصائب کا سامنا کیا اور بڑی تنگدستی کی زندگی گزاری مگر تعلیم پر آنچ نہ آنے دی۔

☆بچپن☆

حافظ صاحب بچپن ہی سے بڑے نیک خصال تھے والد اور نانا دونوں پڑھے لکھے دین دار تھے جب انکی آغوش تربیت سے نکلے تو استاذ حافظ ہارون صاحب نہایت بزرگ انسان مل گئے اس لئے انکی نشو و نما دینی ماحول میں ہی ہوتی رہی پھر حضرت مستان بابا رحمۃ للہ علیہ کا ادھر آنا جانا بہت تھا عام علاقہ انکا گرویدہ تھا حافظ صاحب بھی بہت عقیدت رکھتے تھے۔ زمانہ تعلیم میں بھی حافظ صاحب اوقات تعلیم کے علاوہ وقت اوراد و ظائف میں گزارتے کبھی کبھی بعض اعمال کے لئے چلہ کشی بھی کی۔

Marfat.com

☆بسم اللہ کا چلّہ☆

ایک مرتبہ انہیں ایام میں مستان بابا نے فرمایا کہ بسم اللہ شریف کا عمل کر لو اکیس دن سوا لاکھ مرتبہ پڑھ ڈالو حضرت حافظ صاحب نے اکیس دن پورے کر لئے جب عمل پورا ہوا تو ایک خواب دیکھا کہ ایک کمرہ ہے جس میں تین بزرگ تشریف فرما ہیں سب سے پہلے جن بزرگ کے پاس پہنچے ان کے بارے میں خود بخود یہ ذہن میں آگیا کہ یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں سلام عرض کر کے پوچھا آقائے کائنات ﷺ کون ہیں ؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ یہ ہیں۔ حافظ صاحب بڑھے اور آقا علیہ السلام کی دست بوسی کی پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آؤ ان سے تعرف کرا دیں یہ حضرت عمر فاروق ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس کے بعد آنکھ کھل گئی آپ پڑھ چکے کہ حافظ صاحب مستان بابا کے غایت درجہ معتقد تھے مگر کسی وجہ سے مرید نہ ہو سکے۔ اس سلسلہ میں مستان بابا سے پوچھا کہ میں کس سے مرید ہو جاؤں ؟ انہوں نے حضرت شیخ المشائخ کی طرف اشارہ کیا مگر جب حافظ صاحب کی مرضی نہ پائی تو دو ایک اور صاحب حال لوگوں کے نام بتائے مگر ان پر بھی دل نہ جما در اصل حافظ صاحب کے ذہن میں بزرگی وولایت کا خاکہ دوسرا تھا اور حضرت شیخ المشائخ عالمانہ وضع قطع میں رہتے مزاج میں نفاست بہت تھی اسلئے حافظ صاحب صرف انہیں عالم ہی سمجھے۔

☆اجمیر کا سفر☆

بالآخر انہوں نے اجمیر کا سفر کیا کہ حضرت خواجہ قدس سرہ کی طرف سے

Marfat.com

جس کے بارے میں اشارہ ہوگا انہیں سے مرید ہو جاؤں گا۔ رات میں اجمیر شریف پہنچے پہلا سفر تھا سوچا اجنبی جگہ ہے صبح چلیں گے ایک تانگہ والا آواز دیتا رہا کہ بہار کے حافظ صاحب کون ہیں ؟ جب ساری سواریاں چلی گئیں تو وہ پلیٹ فارم پر آگیا اور یہی آواز دے رہا تھا اب ان کے علاوہ وہاں کوئی مسافر نہیں آپ نے جب بتایا کہ میں بہار سے آیا ہوں تو اس نے کہا کہ آپ ہی کے لئے فلاں خادم صاحب نے بھیجا ہے۔ جب آپ خادم صاحب کے یہاں پہنچے تو ان سے پوچھا کہ آپ کو ہمارا نام و پتہ کیسے معلوم ہوا اور یہ کہ میں فلاں ٹرین سے آرہا ہوں انہوں نے اشارہ کیا کہ حضرت خواجہ قدس سرہ کی طرف سے اشارہ ملا تھا۔

حافظ صاحب چودہ دن تک متواتر رہے بہت کم کھانا کھاتے اور حضرت غریب نواز قدس سرہ کے روضہ کے سامنے رات رات بھر تلاوت میں مصروف رہتے، نیت یہی تھی کہ کوئی اشارہ مل جائے۔ اجمیر مقدس سے روانہ ہوئے تو ایک چوراہے پر رات کے وقت اسٹیشن کا راستہ بھول گئے اچانک دو بزرگ نمودار ہوئے انہوں نے راستہ بتادیا۔ یہ پیدل ہی جا رہے تھے کہ کچھ دور چل کر پھر راستہ بھٹک گئے پھر وہی دو بزرگ نمودار ہوئے اور راستہ بتا دیا ایک بزرگ کے بارے میں خیال آیا کہ ہو سکتا ہے یہی حضرت خواجہ قدس سرہ ہوں۔ جب مدرسہ آگئے اور مستان بابا کا (لائن بازار مدرسہ پر) آنا ہوا تو حافظ صاحب نے ذکر کیا تو مستان بابا نے بتایا کہ ایک حضرت غریب نواز تھے دوسرے حضرت مولانا سید ابوالخیرات تھے قدس اسرارہما۔

حافظ صاحب کا یہ سفر ۱۹۴۵ء میں ہوا قسمت میں ارادت شیخ

Marfat.com

المشائخ سے تھی جب کوئی ان کی نظر میں ان کی مزاج کے مطابق نہیں ملا س تو اپنے استاذ حافظ ہارون صاحب علیہ الرحمہ کے اصرار پر ۱۹۵۰ء میں مرید ہو گئے بیعت کے بعد نئی زندگی کا آغاز ہوا اور حضرت شیخ کی بارگاہ میں ان کی روحانی تشنگی کا مکمل سامان فراہم ہوا۔ حافظ صاحب پر ان کے شیخ کی خصوصی نظروں نے رحمتوں کے دروازے کھول دیئے اور بہت جلد عالم قدس کی طرف پرواز کے لئے ان کو روحانی بازو عطا کر دیئے۔

معاشی مشکلات کے حل کے لئے حافظ صاحب نے (جگنا ناراپٹی) گوپال گنج میں ایک پرائمری اسکول میں ۱۹۴۷ء میں سروس کرلی عام مدرسین کی روش سے ہٹ کر حافظ صاحب نے ملازمت کے زمانے میں کبھی بھی تقویٰ و پرہیز گاری اور احتیاط کا دامن نہیں چھوڑا۔ گورنمنٹ کی طرف سے جو اوقات تعلیم مقرر تھے ان میں پانچ منٹ کی بھی حافظ صاحب نے خیانت نہیں کی ہمیشہ غیر حاضری کی تنخواہ کٹاتے رہے اگر کبھی تاخیر سے پہنچے تو فوراً اپنے افسر کو مطلع کر دیا زمانہ ملازمت میں دورے بھی بہت کم کیئے۔ اس سب کے ساتھ ساتھ مجاہدات وریاضات پر ہمیشہ کار بند رہے اور شیخ المشائخ قدس سرہ کی خدمت و صحبت کو بہت لازم رکھا جب کبھی شیخ المشائخ اس دیار میں سفر کرتے مختلف مواضعات میں قیام رہتا حافظ صاحب کافی اندھیرے اٹھ کر سائیکل لے جاتے اپنے مرشد عالی وقار کے حلقہ میں شامل ہوتے اور پھر وقت پر آکر تعلیم دیتے۔ جب تک بدن میں قوت و طاقت رہی ہمیشہ تہجد کی نماز سردی و گرمی میں غسل کر کے ادا فرمائی شیخ کے تلقین کردہ اوراد و اشغال وقت پر ادا کرتے پوری جوانی تقویٰ و پرہیز گاری میں گزار دی۔ حضرت شیخ

Marfat.com

المشائخ قدس سرہ نے خلافت واجازت سے قبل درود طریقت کا چلہ بھی کرلیا تھا۔ ان سارے کاموں کو پابندیوں سے کرنے کے ساتھ ساتھ حاجت مندوں کی حاجت روائی، تعویذات و عملیات اور ادویہ کے ذریعہ اس قدر کی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ اس شافی مطلق جل وعلا نے ہاتھ میں شفا بھی بہت دی ہے طبّی دوائیں بھی بہت جانتے ہیں اور مجرب نسخے بہت معلوم ہیں۔ بعد نماز مغرب اللہ الصمد کا ورد پانچ ہزار تک قدیم زمانے سے عمل میں ہے پھر اس کے بعد دو تین ہزار بار درود شریف پڑھتے ہیں۔ رات پہلی نیند سونے کے بعد جب آنکھ کھل جاتی ہے فوراً تیمم کر کے مراقب ہو جاتے ہیں رات کے آخری تہائی حصہ میں نماز تہجد ادا فرماتے ہیں۔ آپ نے اب تک دو حج کئے ہیں پہلا حج ۱۹۷۹ء میں اور دوسرا ۱۹۸۹ء میں۔ پہلی بار جب حج کو گئے تو کچھ لوگ رفیق سفر تھے مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ایک دن حاجی حسن صاحب نے کہا کہ واپسی پر روٹیاں لیتے آنا، بعد نماز عشاء روٹی لینے نکلے اتفاق سے کہیں روٹی نہ ملی انہیں بڑا احساس ہوا کہ حاجی حسن کہیں گے کہ قدم قدم پر ہوٹل ہیں پھر بھی انہیں روٹیاں نہ ملیں۔ کافی دور تک چلے گئے ایک صاحب ساتھ میں تھے حافظ صاحب نے کہا کہ ہم نے سنا ہے مدینہ طیبہ میں کوئی بھوکا نہیں رہتا ہے ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اچانک ایک بزرگ نمودار ہوئے فرمایا کہ کیا گفتگو کر رہے ہو؟ ہمارے ساتھ آیئے آپ کو روٹیاں دلواتے ہیں ابھی چند قدم چلے تھے کہ ناگاہ سامنے بڑا عالی شان ہوٹل آگیا اور نہایت ملائم روٹیاں تازی تازی نکل رہی تھیں ان بزرگ نے فرمایا کہ انھیں اتنی روٹیاں دے دو، روٹیاں لیں اور قیمت ادا کر دی ان بزرگ نے فرمایا کہ آؤ منزل تک پہنچا دیں چند

Marfat.com

قدم چلنے کے بعد فرمایا کہ آپ لوگ صالح کردی یمنی کے یہاں ٹھہرے ہیں؟ انہوں نے کہاہاں: فرمایا یہ مکان ہے جایئے جب یہ لوگ اندر داخل ہوئے تو دیکھاکہ وہ بزرگ مڑے اور غائب ہو گئے۔ دوسری مرتبہ حج کو گئے تو آقائے کونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

حافظ صاحب بہت صاحب کرامت انسان ہیں کشف بہت بلند ہے اعضاء پر ذکر کا غلبہ ہے کشف قلوب و قبور میں تو بہت دسترس ہے اور آپ کی یہ کرامت تو حضور مرشدی الکریم نے بھی بیان فرمائی کہ طی ارض یعنی مسافت بعیدہ کوذرا سی دیر میں طے کرلیتے ہیں۔

آپ کے تین لڑکے ہیں۔ (۱) مولوی محمد علی صاحب (۲) حافظ عبد العلی صاحب (۳) قاری و حافظ کلیم اللہ صاحب۔ ۱۹۸۵ء میں ملازمت سے ریٹائر ہو گئے اپنے جد بزرگوار کے مزار کے قریب حفظ و قرات کاایک مدرسہ قائم کیا ہے اس کی تعمیر و ترقی نیز اب کچھ بیعت و ارشاد کی طرف بھی توجہ دی ہے ۱۹۷۱ء میں حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ نے خلافت سے نوازا تھالوگوں کے باربار کہنے پر بھی بیعت کی طرف دھیان نہیں دیااب داخل سلسلہ کرنے لگے ہیں ۔آپ کے حالات دراصل ایک مستقل مضمون کے مقتضی تھے۔

ان کے علاوہ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے ارادت مندوں میں بعض بعض اور بھی بہت باکمال ہوئے۔ میری نظر میں یہ تشنہ رہ جایئگا اگر میں دو شخصیتوں کا تذکرہ نہ کروں ایک صاحب قوت قدسیہ عزت مآب جناب الٰہی دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ دوم رابعہ عصر محترمہ حلیمہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا۔

Marfat.com

☆ حضرت الٰہی دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ☆

جناب الٰہی دین صاحب اگرچہ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ سے کسی وجہ سے خلافت و اجازت نہ پا سکے اور حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے بعدِ وصال ان کے فرزند و جانشین حضرت مرشدی الکریم نے خلافت و اجازت سے نوازا مگر حقیقت یہ ہے کہ روحانیت و سلوک میں بعض خلفاء سے بھی بلند مقام حاصل کیا۔ سعادت ازلی نے جناب الٰہی دین صاحب کی یاوری کی اور انہیں حضور شیخ المشائخ قدس سرہ کی عتبہ عالیہ تک پہنچا دیا۔ ویسے بھی ان کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا بڑی نیک سیرت اور ذکر و فکر والی عورت تھیں بزرگوں کی خدمت بہت کرتی تھیں اور بڑا خلوص پایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم اس گھر پر قدیم زمانے سے رہا بہت پہلے سے بزرگوں کی آمد و رفت رہی اور جب حضور شیخ المشائخ قدس سرہ کا فیض ملاتب سے تو بڑی بڑی اہم شخصیتیں آتی رہیں بلکہ اس دیار میں ان بزرگوں کی آمد و رفت اور قیام انہیں کے گھر پر رہا اس طرح تمام تبلیغی اور بیعت و ارشاد کی سرگرمیوں کا مرکز آپ کا گھر بن گیا صبح و شام بزرگوں کے حلقے رہتے، توجہات ہوتیں۔ حضرت الٰہی دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بزرگوں کے بہت منظور نظر رہے ہیں اور روحانی کمالات سے بہرہ ور ہوئے بزرگوں کی خدمت کے معاملہ میں عجب گھرانہ ہے حضرت الٰہی دین صاحب میں شریعت و سنت کی پابندی کے ساتھ ساتھ اور ادو اشغال اور مراقبات میں مشغولیت بہت تھی بڑی پابندی کے ساتھ تہجد پڑھتے اور بعد تہجد گھنٹوں روتے، مراقبہ کرتے، اشراق و اوابین کو عام طور پر حلقہ ارادت میں داخل لوگ کرتے جب سوتے تو بھی مراقبہ کی حالت میں ہوتے کشف بہت بلند ہو گیا

Marfat.com

ان کی سعی و کوشش سے بہت لوگ حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور دور دور تک ان کے توسط سے فیض پہنچا۔ راقم السطور بھی انکا کافی ممنون ہے۔ اخلاص وللہیت بہت تھی، عجب سیدھے سچے انسان تھے، غیبت و چغلی عیاری و مکاری کوسوں دور تھی، مراقبات میں بڑے بڑے بلند واقعات رونما ہوئے ستر احوال بہت تھا بہت کچھ پوچھنے پر بمشکل کچھ بتاتے تھے۔

حضور مرشدی الکریم کے ساتھ کئی سال قبل سرہند کا سفر ہوا تھا اس وقت یہ فقیر حلقہ ارادت میں داخل نہ تھا جب میں نے بہت اصرار کیا تو بتایا کہ جس وقت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مزار فائض الانوار پر مراقب ہوئے تو دیکھا کہ حضرت بڑی شان کے ساتھ جلوہ گر ہیں اور آسمان سے ایک نور کا دھارا جس کا رنگ دودھ جیسا تھا آپ کے سر اقدس پر گر رہا ہے اور اس سے بڑے بڑے بوند پھوٹ کر ہم لوگوں کے سینوں پر اس طرح پڑ رہے کہ جیسے بارش کے بڑے بڑے بوند آتے ہیں تو ٹپ ٹپ کی آواز سنائی دیتی ہے اسی طرح سنائی دے رہی تھی اور پھر ایک طبق ظاہر ہوا جس میں چند عمامے تھے جو چند مخصوص لوگوں کو عطا کیے گئے ان میں سے ایک مجھے بھی ملا۔ وہ زمین آپ ہی نے وقف کی ہے جس پر حضور مرشدی الکریم نے چند سال قبل دار العلوم احمدیہ کے نام سے زبردست ادارہ قائم کیا ہے اس کے فروغ و ترقی کے لئے حضرت الٰہی دین صاحب نے حضور مرشدی کے ساتھ گاؤں گاؤں کافی سفر کیے بڑی محنتیں کیں اور آج بحمدہ تعالیٰ روز افزوں ترقی پر ہے۔ بڑی خوبیوں کے مالک تھے ایسے دور مین حضرت الٰہی دین صاحب جیسے افراد کامیاب ہی نہیں نایاب ہیں۔ عجز و انکسار تو رگ رگ میں

Marfat.com

سمایا ہوا تھا کبھی کسی کا برا نہ چاہتے ہمیشہ احباب طریقت کو سدھار نے ، راہ راست پر لانے اور سلسلہ کو وسعت دینے میں کوشاں رہتے۔ چند سال ہوئے کہ وصال فرما گئے قبر انور حضور مرشدی الکریم کے دار العلوم مذکور کے احاطہ مین بنائی ہے۔

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہرباری کرے۔

آپ کی اہلیہ محترمہ بھی بڑی صالحہ وعابدہ شب بیدار ہیں انہیں جب بھی دیکھو تو آنسو آنکھوں میں دیکھائی دیتے ہیں گریہ اس قدر ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ یہ اس صالحہ کی تقدیر ہے کہ بڑے بڑے بزرگوں کی خدمت کا خوب موقع ملا اور انکی خدمت پر فخر محسوس کیا۔ جب کوئی نیک مہمان آجاتا یہ صالحہ بڑی عقیدت سے کھانا وناشتہ تیار کرتیں۔ اکثر باوضو رہتیں اور زیادہ تر اوقات ذکر میں بسر ہوتے ہیں اپنے شوہر عزیز کی جس قدر خدمت اور قدر کی وہ آج کی عورتوں کے لئے مثالی ہے۔ ہر ایک کے دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے آج گھر کی رونق ان کے دم سے قائم ہے برابر اکتساب فیض میں لگی رہتی ہیں خداوند قدوس تادیر ان کا سایہ رکھے۔

Marfat.com

☆حضرت حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا☆

حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے مریدوں میں قابل ذکر دوسری شخصیت حضرت حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا کی ہے جن کو ہمارے مرشد رابعہ عصر یا رابعہ ثانی کہتے ہیں۔ کردار و اخلاق اور بزرگوں کی خدمت میں ایک مثالی عورت تھیں آغاز ہی سے نہایت پاک دامن عفت مآب اور ذکر و فکر میں شب و روز بسر کرتیں حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ سے اکتساب فیض کے لئے بڑی محنتیں کیں جب سن لیتیں کہ فلاں گاؤں میں حضرت شیخ المشائخ تشریف لائے ہیں پیدل دوڑی چلی جاتیں شیخ سے عجیب محبت و دیوانگی تھی اتباع شریعت میں اس قدر بلند کہ کبھی کوئی گناہ کرتے کسی نے نہ دیکھا۔ آدھی رات کے بعد تہجد پڑھ کے سر سجدے میں رکھ کر یا اللہ یا اللہ ایسے درد بھرے انداز میں کہہ کر روتی تھیں کہ سننے والوں کو آنسو آجاتے کبھی کبھی بے ہوش ہو جاتیں۔ فقیر راقم السطور نے اس دور میں یاد الٰہی میں اس قدر استغراق اور آہ و بکا والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ جس علاقے کی رہنے والی تھیں وہ دیوراج کہلاتا ہے وہابی تبلیغیوں کا تسلط ہے حضرت حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا نے اس علاقہ میں خاص کر عورتوں کو مذہب اہل سنت سے وابستہ رکھنے اور ایمان کا تحفظ کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور سیکڑوں عورتوں کو داخلہ سلسلہ کرا کر نہایت پختہ سنی بنا دیا ایسا سنی کہ ان پر شوہروں کے دباؤ پڑنے کے باوجود ذرا بھی مذہبی تذبذب پیدا نہ ہو سکا اور آج تک بحمدہ تعالیٰ یہ فیض جاری ہے۔

Marfat.com

عارف باللہ حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب

☆دام ظلہ العالی☆

☆ ولادت باسعادت☆

آپ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے فرزند ارجمند اور خلیفہ اعظم ہیں۔ ۱۹۴۴ء میں موضع کمال پور ضلع مرزاپور میں رونق افروز عالم ہوئے۔

بچپن ہی سے آثار سعادت ظاہر و ہویدا تھے عقل و خرد ذہانت و فطانت نہایت اعلیٰ پیمانے پر پائی تھی جس گھر میں آنکھ کھولی وہ علمی وروحانی فیوضات کا سر چشمہ تھا۔ کہا جاتا ہے الولد سر لابیہِ آپ اس کے مصداق ہیں۔

☆ تحصیل علم ☆

ہوش سنبھالتے ہی ابتدائی تعلیم کے لئے مقامی مولوی صاحب کے حوالہ کر دیا گیا جب کچھ عمر زیادہ ہوئی تو حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے اپنے محبوب خلیفہ جناب حافظ ہارون صاحب کے مدرسہ (لائن بازار) ضلع گوپال گنج میں بھیج دیا جہاں علمی وروحانی دونوں طرح کی فضا میں آپ پرورش پاتے رہے۔ اسکے بعد مدرسہ چشمہ رحمت غازی پور تشریف لے گئے جہاں آپ نے مولوی درجہ تک تعلیم مکمل کی کچھ حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے مزید تعلیم درس نظامی کی حاصل نہ کر سکے مگر اپنے فطری ذہانت و ذکاوت کتب دینیہ کے مطالعہ کی کثرت اور آغاز سے علماء و صلحاء کی صحبت و خدمت اور دینی جلسوں میں شرکت کی وجہ سے عقائد و اعمال اور سنتوں کے علم میں بے پناہ وسعت اور پختگی پیدا ہو گئی اور فقہی جزئیات اور

Marfat.com

دقائق سنت پر اس قدر نظر حاوی ہو گئی کہ میں نے بہت سے مسائل میں ذی استعداد علماء کو آپ کے سامنے خاموش ہوتے دیکھا اور ذہن تو اس قدر بلند پایا ہے اور اتنی دقیق حاصل ہے کہ اگر باضابطہ از اول تا آخر تحصیل ہوتی تو اس دور میں علماء کی صف میں امتیازی شان کے مالک ہوتے۔

☆اوصاف وخصائل☆

گوناگوں فضائل و کمالات اور اوصاف و خصائل سے آپ کو نوازا گیا ہے تحریر نہایت عمدہ کلام پر قدرت بہت حاصل ہے آغاز ہی سے آپ نے محافل میلاد وغیرہ میں وعظ و بیان شروع کر دیا تھا بعض دفعہ کئی کئی گھنٹے تقریر فرماتے خاص کر شہداء کربلا پر بیان تو نہایت ہی نرالا ہوتا اور وہ وہ نکات جودت طبع سے بیان فرماتے کہ سننے والے دنگ رہ جاتے۔ خداوند قدوس نے شعر گوئی کا ملکہ بھی بہت عطا فرمایا ہے قلب کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے آپ کے اشعار ایسا لگتا ہے کہ سنتے رہیے جب آپ کے اشعار پڑھے جاتے ہیں اور موجود ہوتے ہیں تو عجب فیض کی بارش ہوتی ہے۔ قوت حافظہ زبردست پائی غزلیں اور نعتیں اور متفرق اشعار آپ کو اس قدر یاد ہیں کہ بہت کم لوگوں کو یاد ہونگے۔ آشقانہ مزاج فطری ہے جس نے کمال و تکمیل تک پہنچنے میں بہت یاوری کی یہ رب کی خاص عطا ہوتی ہے یہ وہ دولت ہے جو ہر کس و ناکس کو نہیں ملا کرتی ہے۔ مزاج میں انصاف پسندی انتہا درجہ کی ہے ہر ایک کے بارے میں وہی فرماتے ہیں جو ہر تعصب سے بالا ہوتا ہے اصحاب کمال کا اعتراف خواہ وہ کسی بھی سلسلہ کے ہوں جس کھلے دل سے آپ کرتے ہیں اس دور میں شاید ہی کوئی کرتا ہو آج جبکہ تعصب و عناد کا دور دورا ہے ہر آدمی صرف اپنے

Marfat.com

مشائخ کے گن گاتا ہے، مبالغہ آرائیاں کرتا ہے، جھوٹی سچی کرامتیں اور کہانیاں بیان کرتا ہے آپ ان سب سے الگ ہیں ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ آپ نے جن بزرگوں کے کمالات باطنی نظر سے دیکھے یا آپ کے والد بزرگوار نے جن علماء وصلحاء کو دیکھا اور جس منزل پر پایا آپ سے بیان فرمایا آپ سب کا ذکر کرتے ہیں سب کے کمالات کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں اور جن علماء کی شہرت ہے اور وہ بزرگ نہیں ہیں یا آپ کے پاس لوگ آتے رہتے ہیں وہ دل میں کچھ بھی رکھتے ہوں مگر آپ کبھی انکے باطن کی قباحتیں اور شرارتیں بیان نہیں کرتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی گستاخ ہوتا ہے اور بزرگوں پر طعن کرتا ہے تو آپ کا جلال دیکھنے کے لائق ہوتا ہے علماء کی قدر اور انکی تواضع بہت ہے اکثر تعظیم میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور حسب حال مدارات فرماتے ہیں مہمان نوازی کا جذبہ بہت ہے اکثر آپ کے دولت کدہ پر مہمانوں کی بھیڑ بھاڑ رہتی ہے جس قدر اہتمام کے ساتھ آپ میزبانی فرماتے ہیں دیکھنے کے لائق ہوتی ہے کبھی بھی پیشانی پر بل نہیں آتا ہے جو کوئی بھی عقیدت و محبت سے بلاتا ہے ہر طرح اس کا خیال فرماتے ہیں محافل ذکر وغیرہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور تمام صعوبتیں جھیل کر دل جوئی فرماتے ہیں ہر کام میں پروردگار نے شعور بہت بخشا ہے سلیقہ مندی دیکھنے کے لائق ہے۔ وضع قطع نوک پلک کی پرکھ تو اس قدر ہے کے بیان سے باہر ہے ذکر و عرس کی محفلوں کی آرائش خاص کر اپنے والد بزرگوار کی جس ذوق و شوق اور جس خوبی کے ساتھ فرماتے ہیں وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ تصنع و تکلف کا دور دور تک گزر نہیں عام پیروں کی روش سے ہٹ کر آپ عموماً سارے کام خود کرتے ہیں اور اپنی نگرانی

Marfat.com

میں کراتے ہیں مسند کی زینت بگر آپ کبھی نہیں رہے محنتوں کے کام میں خود شریک رہنارات رات بھر جاگنا آپ کا کام ہے آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جوان تھک جاتے ہیں مگر آپ پر تھکن کے آثار بہت کم نمایاں ہوتے ہیں اعراس وغیرہ کی محافل میں دور دور سے آنے والوں کے لئے ان کے قیام و طعام کا انتظام اور انکی مسلسل دیکھ بھال جس طرح آپ کرتے ہیں شاید ہی کوئی پیر کرتا ہو۔ اس عمر پر بھی جو پھرتی و تیزی ہر کام میں آپ کے اندر ہے وہ کم ہی کسی میں ہوتی ہے۔ مزاج میں، کھانے پینے میں، لباس میں، وضع قطع میں نفاست موروثی ہے مگر اس کے باوجود کبھی نہ کھانے کا شکوہ، نہ کسی کی عیب جوئی، نہ آبروریزی، جس نے جو کھلا دیا طبیعت نے جس قدر چاہا کھالیا بسا اوقات اس سلسلے میں آپ کو کافی پریشانیاں اٹھانا پڑیں مگر لب پر کبھی شکوہ نہیں آیا ہاں مزاج سے واقف جب کوئی خلاف مزاج برتاؤ کرتا ہے تو تیور کشیدہ ہو جاتے ہیں۔ جلال و جمال کا مظہر ہیں جب کوئی فریب دہی کرتا ہے، حیلے بہانے سے کام لیتا ہے، سستی و کاہلی سے کام لیتا ہے یا جان بوجھ کر گستاخی کرتا ہے تو تیور دیکھنے کے لائق ہوتے ہیں مگر رحمدلی بھی وافر طریقے پر پائی ہے اگر انسان خطا پر نادم ہوتا ہے تو فوراً جلال جمال میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ستر پوشی انتہائی درجہ ہے اگر کسی مرید سے خطا سرزد ہوتی ہے تو خطا پر تنبیہ کا طرز یہ ہوتا ہے کہ اس کے سامنے دوسرے کی طرف رخ کر کے خطا کی قباحت کا اظہار فرماتے ہیں۔ نعت و غزل کے اشعار سننے کا بہت شوق ہے اور اس وقت عجب کیفیت ہوتی ہے۔ رزق حلال کی پابندی آغاز سے رہی جب تک مشیخت کی ذمہ داری عائد نہ ہوئی تھی اس وقت تک کسب حلال کی خاطر ہمیشہ دست کاری سے کام لیا والد بزرگوار

Marfat.com

کے وصال کے بعد مصروفیتوں نے مجبوراً دست کاری سے آزاد کر دیا۔ خودداری اور استغنا حد درجہ ہے طمع و حرص چھو کر نہیں گزری۔ فرق مراتب اور ہر ایک کا اس کے مرتبہ و منصب کے لائق ادب و احترام آپ کا شیوہ ہے خاص کر بزرگوں کے ساتھ ادب کا جذبہ فراواں تو دیکھنے کے لائق ہوتا ہے۔

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خانصاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات مبارکہ میں جب آپ بریلی شریف گئے اور صبح کو ناشتہ کے لئے حضرت نے طلب فرمایا جب آپ پہنچے تو حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے ہاتھ میں چائے کی پیالی تھی آپ نے کچھ چائے پی اور وہ پیالی آپ کے ہاتھوں میں دے دی آپ نے ادباً پیالی سے منہ لگا کر چائے نہ پی گرم چائے ہتھیلی پر ڈال ڈال کر پی۔

اسی طرح بعد وصال جب آپ حضرت کے روضے پر حاضر ہوئے جمعہ کا دن تھا حضرت کے یہاں ہر جمعہ کو میلاد ہوتا تھا آپ محفل میلاد میں تشریف لے گئے جب محفل ختم ہوئی تو حضرت کی اہلیہ نے خادم بھیجا اور فرمایا کہ بنارس کے مہمان کھانا کھا کر جائیں ہم لوگ آپ کے ساتھ دار الافتاء میں آکر بیٹھ گئے اندر سے کھانا آیا جس برتن میں سالن آیا تھا اتنا بڑا تھا کہ سب کو کافی ہو گیا مگر خادم بضد ہوا کچھ مزید سالن اور لے آیا ہمارے ایک ساتھی نے اس میں ہاتھ ڈال کر کچھ نکال لیا آپ کے تیور بدل گئے فرمایا اب آپ کو سب کھانا ہے کیا ہمارا جھوٹا اور بقیہ بزرگوں کے گھر جائیگا۔ آپ جب بزرگوں کا نام لیتے ہیں تو جن القاب و آداب سے لیتے ہیں دیکھنے کے لائق ہوتا ہے ایثار حد درجہ ہے اپنی حاجات پر دوسروں کی حاجات کو ترجیح دیتے ہیں خود ضرورت ہوتے ہوئے اگر کوئی ضرورت مند آگیا تو اس کی

Marfat.com

ضرورت رفع کی اگر آپ کی ضرورت اور استعمال کی چیز کسی نے پسند کرلی تو فوراً عطا کردی خواہ وہ کتنی ہی مرغوب صحیح۔ غریبوں کا پاس ولحاظ بہت رہتا ہے اعزہ واقرباء کی نہایت خاموشی کے ساتھ آپ نے جس قدر مدد کی ہے وہ آپ کے ایثار و سخاوت بین دلیل ہے۔ الغرض آپ کے خالق ومالک جل وعلا نے ظاہری وباطنی خوبیوں کا جامع بنایااور لائق تقلید اوصاف وخصائل سے آراستہ فرمایا ہے۔

☆تحصیل کمالات☆

اٹھارہ سال کی عمر میں آپ نے بموقع عرس حضرت قطب بنارس لاٹ کی مسجد میں حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کی نگاہ باطن خوب جانتی تھی کہ آپ کا معنوی وارث کون ہے۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ سفر وحضر میں زیادہ تر اپنے ساتھ رکھتے آپ کے لئے یہ وقت بہت کٹھن تھا شادی کے بعد سسرال کٹیسر میں سکونت اختیار فرمالی تھی کیونکہ اہلیہ محترمہ کا کوئی بھائی نہیں تھا اس لئے ساری ذمہ داریاں وہاں کی بھی تھیں مضبوط ذرائع آمدنی نہیں تھے خود محنت سے کماتے اس سے گذر اوقات ہوتی۔ اب اکتساب کمالات کی بھی فکر تھی اور معاش کی بھی۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ عموماً اسفار میں ساتھ رکھتے صبح وشام حلقے میں بٹھاتے یہ بڑا مجاہدہ کا زمانہ تھا بعد عشاء کافی رات گئے جب حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ سوتے تو کافی دیر تک پوری طاقت سے انکا بدن اور پیر دباتے انہیں سلا کر پھر سوتے ابھی چند ہی گھنٹے ہوتے کہ تہجد کے لئے اٹھ پڑتے سردی کے موسم میں پانی گرم کرتے جب تک حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ جاگ جاتے استنجا اور وضو سے فراغت حاصل کر کے

Marfat.com

نماز شروع کر دیتے تب آپ نماز کی تیاری کرتے پھر بعد تہجد مراقبہ میں بیٹھ جاتے اکثر بہت دیر تک مراقبہ رہتا پھر کچھ دیر آرام کر کے فجر کے لئے حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے لئے پانی وغیرہ تیار کرتے پھر خود نماز ادا فرما کر حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے ساتھ حلقہ میں بیٹھ کر توجہ لیتے۔ الغرض حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کی شب و روز کی ساری خدمات آپ کے ذمہ تھیں حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کا فیض چونکہ نہایت قوی، قوت تصرف بلند تھی آپ پر خصوصی نظر بھی تھی پھر حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کے صدقے میں سلسلہ کے دیگر بزرگوں کی عنایات بھی آپ پر بہت تھیں اس لئے روحانی منازل بڑی تیزی کے ساتھ طے ہوتے رہے۔ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کو جب قرب وصال کا احساس ہو گیا تو آپ پر توجہ تیز سے تیز تر کر دی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ کو سینہ سے لگاتے اور خاص فیض القاء فرماتے پھر چھوڑ دیتے تو آپ پر کبھی غشی طاری ہو جاتی۔ آپ کی والدہ شیخ المشائخ سے عرض کرتیں کہ آپ ہمارے بیٹے کو مار ڈالیں گے حضرت شیخ انہیں سمجھاتے جب ایام وصال بالکل قریب آگئے تو آپ پڑھ چکے کہ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ نے دس روز قبل آپ کو کمال پور طلب فرما کر کئی گھنٹے مراقبہ میں بٹھایا اور اکثر مقامات کی اجمالی سیر کرا دی باقی تفصیلات حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ کبھی مراقبہ میں کبھی بیداری میں اور کبھی خواب میں بتاتے رہے۔ ان بزرگان سلسلہ کی خصوصی عنایات و نوازشات خاص کر شیخ کی ہمت و قوت نے آپ کو بہت جلد نہایت بلند مقام پر پہنچا دیا اور بحمدہ تعالی یوماً فیوماً ترقیات درترقیات ہوتی رہیں۔

آپ کو سلسلے کے بعض دیگر بزرگوں سے بھی بہت فیض پہنچا آغاز میں

Marfat.com

ایک مرتبہ دعا مانگی (جب کہ آپ حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب قدس سرہ کے مزار فائض الانور پر بیٹھے ہوئے تھے) کہ حضور اگر طریقت کا کچھ کام ہم سے لینا ہے تو ہمیں خاص فیض سے نواز دیجئے آپ نے دیکھا کہ حضرت مولانا قدس سرہ کے مزار اقدس سے ہاتھ نکلا اور آپ کے سینہ پر قلب پر آکر رک گیا اس وقت سے قلب ایسا ذاکر ہوا کہ پھر کبھی ذکر قلب بند نہ ہوا۔

اسی طرح آغاز میں ایک خواب میں حضرت مستان بابا کا ایسا فیض ہوا کہ اس کے بعد سے آج تک پھر کبھی آپ کو خواب کی وجہ سے غسل کی حاجت نہ پڑی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے بزرگوں کے اعراس وغیرہ میں شرکتیں کر کے اور دیگر مواقع پر مشائخ کے یہاں حاضری دیکر بہت اکتساب فیض کیا۔ آپ بزرگوں کے بہت منظور نظر رہے اور ہر جگہ آپ پر نوازشات بہت ہوئیں الغرض طریقت میں اور علوم طریقت میں اس دور میں آپ کو ایک امتیازی اور خاص مقام حاصل ہے۔ فقیر راقم السطور نے اکثر دیکھا ہے کہ مسائل طریقت میں اس قدر انحضار ہے کہ جب بھی کوئی شبہ یا کوئی مشکل عرض کی، کسی مقام کی تشریح چاہی تو آپ نے بلا تامل مشکل حل فرمادی۔ تفہیم تو اس قدر نرالی پائی ہے کہ بڑے بڑے کٹھن اور مغلق مسائل کو نہایت عمدہ مثالوں کے ذریعہ آپ نہایت کم علم و کم فہم کے لوگوں کے قلوب و اذہان میں اتار دیتے ہیں۔ مقامات کی کیفیات واردات واحوال پر پوری نظر رہتی ہے ادراک اس قدر قوی ہے کہ اگر کئی لوگ ساتھ میں بیٹھے ہوتے ہیں وہ جو بھی دیکھتے ہیں آپ جدا جدا سب کا بیان فرمادیتے ہیں کہ تم نے یہ دیکھا ہے فلاں نے یہ دیکھا ہے اس نے یہ دیکھا ہے از سر مو بھی فرق نہیں ہوتا ستر احوال بہت

Marfat.com

ہے حتی کہ عام بلکہ خاص مریدوں کے سامنے بھی مکشوفات کا تذکرہ نہیں فرماتے ہیں اخص الخواص کے سامنے کبھی کبھی بعض مکشوفات جو بھی کسی مصلحت سے ذکر میں آجاتے ہیں کبھی کبھی عرض کرنے پر بھی بمشکل تمام ہی کچھ بیان فرماتے ہیں۔ اکثر ہم لوگوں نے دیکھا کہ فوراً جان لیتے ہیں کہ کس سلسلے کے بزرگ ہیں۔ نسبتوں وغیرہ کا ادراک بہت قوی ہے ہم نے دیکھا ہے کہ آج سے بیس سال قبل آپ نے جس کے بارے میں جو فرمایا آج وہی سامنے آرہا ہے۔ آپ نے کبھی کسی بزرگ کے بارے میں اگر فرمایا کہ یہ فلاں سلسلے کے ہیں جن کے بارے میں پہلے سے کوئی جانکاری نہ رہی ہوتی پھر ہم لوگ تحقیق کرتے تو وہی سامنے آتا جو آپ بیان فرماتے اگر فیض کسی کا منقطع ہو چکا ہوتا ہے تو آپ فوراً جان لیتے ہیں۔ کشف قلوب تو اس قدر ہے کہ بیان سے باہر ہے ہم لوگوں نے اکثر دیکھا ہے کہ منٹ منٹ پر جو خطرات قلب میں گزرتے ہیں آپ پر روشن ہوتے رہتے ہیں بہت سنبھال کر آپ کی بارگاہ میں بیٹھتے ہیں۔

ایک دفعہ بر سبیل تذکرہ فرمایا کہ میرے مرید جو بھی غائبانہ کرتے ہیں مجھے سب پتہ رہتا ہے کون کس قدر محنت کرتا ہے، تقویٰ و پرہیزگاری سے کام لیتا ہے اور اور اد و اشغال سے شغل رکھتا ہے سب پتہ چل جاتا ہے۔ اس سب کے باوجود حال یہ ہے اکثر کسی بزرگ کے مزار سے اٹھنے کے بعد ہم میں سے کسی نے ان بزرگ کے بارے میں سوال کر دیا تو خاموشی اختیار فرمالیتے ہیں ایک مرتبہ ایک بزرگ کے یہاں سے آرہے تھے ہم نے راستہ میں پوچھ دیا کہ حضور انکا کیا مقام ہے فرمایا کہ بھکاری کو اپنی بھیک سے غرض ہے اس کا کام یہ نہیں کہ وہ پتہ لگائے کہ

Marfat.com

بھیک دینے والے کے گھر میں کتنا مال ہے بمشکل تمام ہی کبھی کسی کے بارے میں بتاتے ہیں۔

☆بعض مکشوفات☆

ہمارے گاؤں بھڑونسہ میں ایک پرانی درگاہ مشہور ہے پرانی عمارتوں کے نشانات ملتے ہیں ایک ٹیلے پر ایک صاحب نے مزار بھی ایک اندازے کے مطابق بنوادیا ایک خاص واقعہ کے تحت آپ سے ہم لوگ بضد ہوئے تو آپ نے کافی دیر مراقبہ فرمایا اور بتایا کہ یہاں تین بزرگ عربی وضع قطع میں نظر آئے اور جس مزار کے پاس مراقب ہوئے تھے انکی اصل قبر کی نشان دہی فرمادی۔

قنوج کے قریب ایک رتکالہ مقام ہے جب ہم قنوج آئے تو لوگوں نے بتایا کہ رتکالہ میں صحابی کا مزار ہے۔ دراصل ۱۹۳۱ء میں ایک لاش پانی کے کٹاؤ سے کھل گئی جو بلکل صحیح وسالم تھی انہیں لوگوں نے ٹیلے پر لاکر دفن کیا جہاں لاش برآمد ہوئی تھی کچھ مٹی ہٹانے پر ایک بڑا سا پتھر نمودار ہوا جو تربت کے سائز کا تھا اس میں کلمہ شریف وغیرہ کے علاوہ جو پائیتیں طرف عبارت لکھی ہوئی تھی اس سے ۹۹ھ مفہوم ہوتا ہے اس کی وجہ سے یہ مشہور ہو گیا کہ یہ صحابی ہیں۔ ہمارا قلب بہت متردد تھا ایک بار ہم نے آپ سے عرض کیا تو آپ تشریف لے گئے۔ کافی دیر مراقب رہے پھر بعد میں بہت گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں مانگیں جس سے ہم لوگ اتنا تو سمجھ گئے کہ یہ کوئی اہم شخصیت کا مزار ہے واپسی میں ہم نے عرض کیا جب اصرار بڑھا تو فرمایا کہ ہاں یہ صحابی ہیں اور اس مقام پر دس صحابائے کرام دکھائی دیئے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض کے مزارات یہیں قریب میں ہوں فرمایا کہ جو نور

Marfat.com

محسوس ہوا وہ صحابہ ہی کا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور صحابہ کا نور عام اولیاء کرام سے جدا ہوتا ہے؟ تو آپ نے ایک فرق یہ بیان فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے مزارات پر مراقب ہونے سے جب وہ لوگ نظر آتے ہیں تو انکے بدن سے وہی خوشبو محسوس ہوتی ہے جو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم اور پسینہ سے آیا کرتی تھی کیونکہ صحابہ کرام کا آقا علیہ السلام کے ساتھ اختلاط اور مصافحہ و معانقہ رہتا تھا۔

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کہ ہمیں انکے بارے میں کچھ بھی معلومات نہ تھیں جبکہ یہ بات عجیب سی لگتی تھی کہ قنوج میں صحابی کا مزار ہے لیکن تحقیق و جستجو شروع کی تو معلوم ہوا کہ اصابہ نامی کتاب میں علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے جس سے دس صحابہ کرام کا قنوج تشریف لانا ثابت ہے۔ پھر ہمارے ایک ہم سبق ساتھی مولانا محمد نایاب صاحب نے بتایا کہ انکے پاس ایک کتاب عربی میں جو رڈی میں مل گئی تھی جس میں قنوج میں صحابہ کرام کی آمد کا تفصیلی تذکرہ ہے۔

اگر آپ کسی مزار پر گئے اور وہاں قرب وجوار میں اور بھی کسی بزرگ کا مزار ہے تو آپ نے بتادیا کہ اس سمت سے بھی روشنی آرہی تھی، ادھر سے بھی آرہی تھی۔ الغرض نہایت نرالی شان کے مالک ہیں لوگوں کے عیوب پر حد درجہ پردا ڈالتے ہیں۔ جب میں اکثر آپ کے ساتھ رہتا تھا تو کبھی کبھی نماز پڑھانے کے لئے مجھے کھڑا فرمادیتے تھے میں بہت ڈرتا کہ مجھے قابو ہے نہیں نماز میں ادھر ادھر کے بھی خیالات آجاتے ہیں آپ پر منکشف ہوجاتے ہونگے آپ کیا خیال فرماتے

Marfat.com

ہونگے۔ ایک دن نماز پڑھانے کے بعد میں بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ فرمایا مولانا صاحب اگر میں نماز میں کسی کے خیالات کی طرف توجہ کروں تو یہ بھی غیر خدا کی طرف توجہ ہے۔

اکثر ہمارا طریقہ رہا کہ ہم کچھ پوچھنا چاہتے یا عرض کرنا چاہتے ہمت نہ پڑتی تو ان باتوں کو دل میں سوچ کر بیٹھ جاتے۔ تھوڑی دیر بعد آپ جواب دینا شروع فرماتے وہ بھی اس انداز سے کہ کوئی عام آدمی نہ سمجھ پاتا کہ آپ کس کا جواب دے رہے ہیں۔ کبھی کبھی مسکرا بھی دیتے آنے والے میں اگر کوئی خوبی ہے تو کسی وقت خوبی بیان فرما دیتے ہیں مگر برائی نہیں بیان فرماتے ہیں ایک خاص بات یہ ہے کہ آپ ان واقعات کو بیان نہیں فرماتے ہیں جن میں آپ کی منقبت یا مرتبہ و مقام کا بیان ہو۔ آپ کی بزرگی و ولایت کی بلندی کا یہ اثر ہے کہ قوت تاثیر و تصرف بڑی زبردست ہے میں نے بارہا دیکھا ہے کہ جب کوئی طالب روحانیت آیا، آپ نے مرید کیا، لطائف پر توجہ کی تو فوراً لطائف ذاکر ہو گئے یہ اس دور میں بڑی بات ہے برسہا برس عبادت و ریاضت سے یہ دولت حاصل نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ ہم نے دیکھا کہ آپ سے کوئی مرید ہوا آپ نے کرم کیا تو مرید ہونے کے بعد ہی کشف ہونے لگا۔ آج آپ کی ولایت و بزرگی کو کوئی دیکھنا چاہے تو آپ کی خدمت و صحبت کو لازم کرے، فیض و توجہ حاصل کرے پتہ چل جائے گا کہ آج بھی آپکے دم سے روحانیت کس قدر قائم ہے۔ آج سے کچھ سال قبل میں خدمت عالیہ میں حاضر تھا وہ نقشہ سامنے رکھا تھا جس میں جمیع مقامات مجددیہ کو از اول تا آخر ترتیب واقعی کے اعتبار سے تحریر کیا گیا تھا منازل و مقامات کی بات چل رہی تھی آپ نے صفات حقیقیہ

Marfat.com

کے چند مقامات مستثنٰی کر کے فرمایا کہ الحمد للہ میں ان تمام مقامات کی تسلیک کرا سکتا ہوں۔ آج تو عام طور پر پیروں کو مقامات و منازل کے نام تک نہیں معلوم، لطائف نہیں جانتے صرف تعویذوں سے پیری مریدی چل رہی ہے۔ آپکے فیضان سے وہ پر نور ماحول ہے کہ نا معلوم کتنے لوگ ذکر کی دولت سے مالامال ہیں آج کے دور مادیت کو دیکھتے ہیں تو آپ کی قدر و منزلت معلوم ہوتی ہے۔

☆خوف و خشیت☆

خوف و خشیت خداوندی تو اس قدر ہے کہ سردی کے موسم میں اکثر نماز میں پسینہ آجاتا ہے۔ اکثر نعت و منقبت کے وقت آنکھوں میں آنسو رہتے ہیں۔ قل اور فاتحہ کے وقت آنکھیں تر رہتی ہیں مگر آنسوؤں کو زیادہ بہنے نہیں دیتے ہیں تاکہ لوگ دیکھ نہ پائیں۔ نام و نمود اور ریاکاری سے اس قدر بعد اور دوری ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی ہے، اخفاء حال کی ہمیشہ کوشش ہوتی ہے، عالمانہ وضع قطع میں رہتے ہیں، عام آدمی آپ کی ولایت و بزرگی کو جلد پرکھ نہیں سکتا ہے۔ مجاہدات میں پوری زندگی بسر کر ڈالی ضعف و نقاہت اور دائم المریض ہونے کے باوجود آج بھی دین و سنیت کے لئے جو کوشش اور جدو جہد ہے وہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہے۔

☆اشاعت طریقہ☆

آپکے دم سے نقشبندی مجددی فیض دور دور تک پہنچ گیا حضرت قطب بنارس قدس سرہ کے بعد اس قدر اشاعت سلسلہ واقع نہیں ہوئی ہوگی جتنی کہ آپکے دم سے ہوئی۔ دیوریا، گورکھپور، پڈرونہ، گوپال گنج، سیوان، چمپارن، وغیرہ اضلاع

Marfat.com

کے گاؤں گاؤں، قصبے قصبے، شہر شہر، میں آپ کا فیض سایہ فگن ہے۔ ان کے علاوہ ہندوستان کے مختلف صوبوں اور اضلاع میں نہ جانے کس قدر آپ کے مریدین و متوسلین پھیلے ہوئے ہیں نہ جانے کس قدر علماء آپ کے دامن سے وابستہ ہیں مشرقی یوپی مغربی بہار میں خاص کر آپ نے گاؤں گاؤں جن محنتوں اور مشقتوں سے سنیت کا تحفظ فرمایا ہے وہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ گاؤں گاؤں محافل میلاد کے ذریعہ، بیعت وارادت کے ذریعہ آپ نے تحفظ مسلک کا وہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ تاریخ بھلا نہیں سکتی ہے۔

☆خدمت دین☆

آج آپ کے خلفاء و مریدین نے نہ جانے کتنے مدارس و مکاتب قائم کر دئے ہیں اور کئی دارالعلوم چل رہے ہیں۔ آپ نے خود شیخوا پٹی میں ایک زبردست مدرسہ قائم کیا ہے جس میں کافی تعداد میں بیرونی طلبہ تحصیل علم کررہے ہیں۔ نہ جانے کتنے جلسے آپ کی سرپرستی میں آپ کے خلفاء و متوسلین آئے دن کرتے رہتے ہیں۔ جگہ جگہ بحمدہ تعالیٰ آپ نے اسلام وسنیت کے ایسے محافظ و مجاہد پیدا کر دیئے ہیں کہ بد مذہبیت کی روح فنا ہوتی ہے۔ بڑے بڑے باصلاحیت اور ذی استعداد علماء آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہیں اور سب کے شب و روز تحفظ مسلک وسنیت کے لئے وقف ہیں۔ اگر ہم آپ کے دینی کارناموں کا تفصیلی جائزہ لیں تو ایک مستقل علاحدہ کتاب تیار ہو جائے گی۔ اشاعت دین کے لئے سائکلوں سے سفر کیئے، پیدل چلے، پوری حیات مبارکہ اسفار میں گزر گئی۔ آج آپ کے دم سے ہندوستان میں نقشبندی فیضان عام سے عام تر ہو رہا ہے اور حضرت مجدد قدس

Marfat.com

سرہ کی اصل تعلیمات سے قلوب روشن ہو رہے ہیں اور بنیادیں قائم کردیں ہیں جن سے ہمیشہ آپ کا فیض جاری وساری رہے گا۔

معارف میں حضرت مجدد قدس سرہ اور فقہی مسائل میں امام اہل سنت اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کے ارشادات کو ہمیشہ ترجیح دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں اعلیحضرت قدس سرہ کے قول پر قلب کو اطمینان رہتا ہے۔ اپنے مشائخ وبزرگوں کا عقیدت سے تذکرہ تو سبھی کرتے ہیں مگر آپ جب دوسروں کے فضائل ومناقب روحانی بیان فرماتے ہیں تو طبیعت عش عش کر اٹھتی ہے۔ خاص کر امام اہل سنت وحضرت مفتی اعظم ہند اور مجاہد ملت وغیرہ کا جس احترام وعقیدت سے تذکرہ کرتے ہیں وہ دیکھنے کے لائق ہوتا ہے۔ امام اہل سنت اور انکے فرزندان گرامی وغیرہ کو عالمانہ حیثیت سے تو عام لوگ جانتے ہیں مگر روحانی فضائل ومناقب اور کمالات وفضائل سے آپ ہی نے اپنے ارادت مندوں کو روشناس کرایا ہے۔ آپکی اور آپکے ارادت مندوں کی مساعی جمیلہ دین وسنیت سے متعلق اور انکے جلسوں واعراس کی محفلوں کو دیکھ کر عام آدمی یہی سمجھے گا کہ یہ نقشبندیوں مجدیوں کا نہیں بلکہ قادریوں رضویوں کا دستہ ہے، انکے جلسے ہیں۔ جب کہ آپکے ساتھ عام علماء کی جو مشربی روش ہے وہ بڑی افسوسناک ہے۔

مریدین کی دیکھ بھال غایت درجہ ہے عقل وخرد بلند واقع ہوئی نیز باطنی توانائی نے اس قدر ہوشمند بنادیا کہ آج تک آپ کسی کے ہاتھ کی کٹھ پتلی نہیں بنے۔ ہر مرید اپنی جگہ پر خائف رہتا ہے کوئی بھی غلط بیانی کر کے نکل نہیں سکتا ہے اگر کوئی استحصال کرنا چاہے تو آپ کے پاس اسکا کوئی گذر نہیں۔ ہر ایک سے ایسا تعلق ہے

Marfat.com

کہ ہر ایک اپنا شفیق باپ بھی تصور کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ حضرت کو ہم سے بہت محبت ہے مگر جلال بھی اس قدر ہے کہ عام مریدوں کی خطاؤں سے تو چشم پوشی بھی فرمالیں مگر خاص کو نہیں بخشتے ہیں۔ ہر ایک کے معاملات کو بلا توسط دیکھتے ہیں کسی کے کہنے اور سمجھانے پر موقوف نہیں۔ مسلسل خطاؤں اور غلطیوں کے باوجود آپ معنوی رشتہ منقطع نہیں کرتے ہیں۔ غایت تکلیف میں مرید باطن میں انقباض تو محسوس کرتا ہے مگر نسبت بالکلیہ سلب نہیں فرماتے ہیں۔ جلال بسا اوقات بہت ہوتا ہے اس کے باوجود اس شخص کی سعادت کی فکر رہتی ہے۔ الغرض خداوند قدوس نے گوناگوں کمالات اور خوبیوں سے نوازا ہے۔

ایک حج بھی فرمالیا ہے بڑی نبوی عنایات سے سرفراز ہوئے مدینہ منورہ کے قیام کے دوران رات رات بھر آپ جنت البقیع کے پاس ایسے مقام پر بیٹھے رہتے کہ گنبد خضریٰ صاف نظر آتا۔ باصرار تمام عرض کرنے پر آپ نے ایک دفعہ روضۂ انور پر تجلیوں کی ہماہمی بیان فرمائی۔ دوران قیام مکہ مکرمہ اکثر طواف میں مشغول رہتے اور اکثر طواف میں حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب کو طواف کرتے ہوئے اپنے سامنے دیکھتے۔

آپ پڑھ چکے کہ حضرت مولانا سید ابوالخیرات صاحب قدس سرہ بہت بڑے قطب تھے انکے فیض سے آپ کے والد بزرگوار قطبیت کی بلند منزل پر فائز ہوئے اور پھر آپ انکے نائب و مناب بنے۔ چنانچہ ماسٹر نصرالدین صاحب ساکن (موضع چھیاں شہاب گنج) ضلع بنارس اس زمانے کا واقعہ بیان فرمارہے تھے جب کہ وہ کٹیسر میں ایک پرائمری اسکول میں گورنمنٹ کے ٹیچر تھے اور حضرت ہی کے

Marfat.com

مکان پر رہتے تھے۔ سردی کا موسم تھا ایک دن حضرت کے قریب اسی کمرے میں لیٹے ہوئے تھے رات کافی گزر چکی تھی ماسٹر صاحب کی آنکھ کھل گئی انہوں نے دیکھا کہ حضرت کے پائنیتی ایک اجنبی شخص کھڑا ہے ہاتھ میں رجسٹر ہے حضرت سے کہہ رہا ہے کہ کل پٹنہ شہر میں ایک مقدمہ کا فیصلہ ہونا ہے جن جن کے دستخط ضروری تھے کروالئے ہیں آپ کو چونکہ آپ کے والد کا مقام دیا گیا ہے اس لئے آپ کے دستخط ضروری ہیں۔ حضرت نے چہرے سے لحاف ہٹایا ہاتھ میں رجسٹر لیکر دستخط فرمادیئے۔ میں بہت دہشت زدہ تھا یہ سارا منظر میں چپکے چپکے دیکھتا رہا اسی صبح کو میں نے عرض کیا کہ رات کا یہ کیا ماجرا تھا آپ خاموش ہو گئے ہفتہ بھر میں پوچھتا رہا بمشکل آپ نے تفصیل بتائی اس شرط کے ساتھ کے آپ کسی کو میری حیات تک نہ بتائیں۔

☆ معمولات ☆

عقائد میں آپ نہایت متصلب سنی ہیں اور آپ کے نظریات ہر فرقے کے بارے میں وہی ہیں جو امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے ہیں اور تمام معمولات اہل سنت کے پابند ہیں نہایت کٹر حنفی ہیں اتباع سنت کا جذبہ رگ رگ میں سمایا ہوا ہے۔ میں نے کبھی بھی آپ کو بلا عذر خلاف سنت کام کرتے نہیں دیکھا۔ آغاز میں نوافل کی بھی بہت پابندی تھی اب ضعف کی وجہ سے نفل نمازوں کی پابندی نہیں ہے۔ اشراق واوابین و تہجد کے آپ آغاز سے پابند رہے۔ تلاوت قرآن کثرت سے فرمائی رمضان میں آج بھی معمول ہے کہ رات بھر سوتے نہیں ہیں زیادہ تر تلاوت میں وقت گزرتا ہے عام دنوں میں بھی آپ کا سونا

Marfat.com

، کھانا، پینا، بہت معمولی ہے۔ آج تک دستور ہے کہ لیٹے لیٹے جب تک اردو والا شجرہ مع بند نہیں پڑھ لیتے ہیں اس وقت تک سوتے نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رات جاگتے گزر جاتی ہے۔

خاص کر جلسوں وغیرہ کی شرکت میں بعد اختتام اگر فجر میں دو ایک گھنٹے باقی رہتے ہیں تو آپ فجر پڑھ کر ہی سوتے ہیں بعد فجر سے تا اشراق حلقہ ذکر رہتا ہے۔ پہلے بعد نماز مغرب بھی پابندی کے ساتھ حلقہ ہوتا اور مریدین پر توجہ ڈالتے۔ جناب الٰہی دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ جب حضرت مریدین پر توجہ ڈالتے ہیں تو اس وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نور کا دھارا آپ کے سینے سے نکل رہا ہے۔

اپنے روحانی آباء کے اعراس مبارکہ کے موقع پر سجاوٹ اور لنگر کا اہتمام دیکھنے کے لائق ہوتا ہے نہایت ذوق و شوق اور محنت و جاں فشانی سے کام لیتے ہیں۔ اعراس کے ایام میں غذا بہت کم استعمال فرماتے ہیں۔ خداوند قدوس آپ کا سایہ دراز فرمائے۔ (آمین)

"آپ کی چند کرامات و تصرفات ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جن سے ایک عام انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ آپ فضل و عرفان کی کس بلند چوٹی پر فائز ہیں۔"

☆کرامات و تصرفات☆

آپ پڑھ چکے کہ آپ کے مزاج میں اخفاء و ستر احوال بہت ہے اس سب کے باوجود اگر خطرات قلوب پر اطلاع اور مکشوفات و دیگر کرامات آپ کی تفصیل سے عرض کی جائیں تو بہت ضخامت بڑھ جائیگی۔ اس قسم کی کرامات تو

Marfat.com

روزانہ صادر ہوتی رہتی ہیں خاص کر اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ آپ کا کشف کتنا صحیح اور تیز ہے نیز سب سے بڑی کرامت آپ کی دینی استقامت ہے۔ یہ اس قدر ہے کہ ظاہر و باطن میں تقویٰ و طہارت کی ایسی پابندی اس دور میں بمشکل ہی ملے گی۔ آپ کا زبردست تصرف ایک یہ ہے کہ آپ کی عالی توجہات سے بہت سے لوگوں کو احوال و مقامات سلوک ہو گئے اور اصحاب کشف ہو گئے، باطنی مدارج طے کر لئے۔ ہزاروں کو فسق و فجور سے تائب کرادیا، ایمان میں جلاء و قوت پیدا ہو گئی۔ آپ کے اخفاء حال کو دیکھتے ہوئے آپ کی کرامتوں کو سمجھنا بھی ہر ایک کے بس کی بات نہیں مگر آپ سے واقف جانتا ہے کہ منٹ منٹ پر باطن کی خبر رکھتے ہیں مگر انداز ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اسے سمجھ نہیں پاتا ہے۔

مثال کے طور پر آپ چھپیا بازار مدرسہ گلشن رضا میں تھے راقم السطور اس وقت وہاں مدرس تھا ایک بڑے مولانا صاحب تشریف لائے جو آپ کے اساتذہ میں ہوئے تھے دوسرے دن صبح کو انہوں نے ایک مولانا صاحب سے ملنے کی خواہش ظاہر کی جو چند کلومیٹر کے فاصلے پر رہتے تھے حضرت نے ان سے کہا کہ آپ رکیں ہم دکھوالیں کہ وہ مولانا صاحب گھر پر ہیں یا نہیں چنانچہ آدمی بھجا گیا معلوم ہوا وہ سویرے ہی کہیں چلے گئے ہیں۔

(۱) حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہ کی فاتحہ چہلم میں پہلی مرتبہ میں نے حضرت مولانا محمد حنیف خانصاحب مدظلہ کی زبانی آپ کا ذکر مبارک سنا۔ میں اس وقت کچھوچھہ شریف جامع اشرف میں مدرس تھا۔ جب مدرسہ پہنچا تو ایک شام کو مدرسین کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا میں نے آپکے بارے میں لوگوں کو بتایا اس میں ایک

Marfat.com

مخلص کہنے لگے کہ آج کل کے پیروں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ بات وہیں ختم ہو گئی مگر ان کے کہنے سے کچھ تردد ضرور ہوا اسی شب میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالی شان مسجد ہے اور مسجد کے باہر لوگوں کا ہجوم ہے صف بنا کر لوگ کھڑے ہیں یکے بعد دیگرے لوگ اندر جا رہے ہیں اور باہر آ رہے ہیں میں نے ایک صاحب سے پوچھا کہ آپ لوگ کیوں جمع ہیں بتایا کہ بنارس کے حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب آئے ہوئے ہیں ہم انہیں کی ملاقات کو آئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں تو بنارس جانے کو تھا بہتر ہے کہ ملاقات یہیں ہو جائیگی۔ میں بھی لوگوں کی صف میں کھڑا ہو گیا جب اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ آپ ایک کونے میں ٹیک لگائے تشریف فرما ہیں لوگ یکے بعد دیگرے مصافحہ و دست بوسی کر رہے ہیں میری باری آئی میں نے بھی مصافحہ کیا اور ہاتھوں کو بوسا دے کر جب ہاتھ چھڑانے لگا تو فرمایا کیا تمہیں ہماری ولایت میں شک ہے مانگو کیا چاہتے ہو؟ میں کہنے لگا اب مجھے اطمینان ہو گیا میں کوئی دلیل نہیں چاہتا۔ آنکھ کھل گئی قلب کو آپکی ولایت پر اطمینان حاصل تھا۔

(۲) آپ کا جب میں مرید ہوا اور پہلی مرتبہ چند دنوں کے بعد آپ کے دولت کدہ پر پہنچا تو صبح کو آپ کے ساتھ آپ کے کمرہ میں بیٹھا تھا اور چند لوگ تھے دل میں خیال آیا کہ آپ کی کوئی کرامت دیکھنے کو مل جاتی تو آپ کی ولایت و بزرگی پر قلبی اطمینان حاصل ہوتا ابھی یہ خیال ذہن میں گردش کر ہی رہا تھا کہ پاس میں الماری میں رکھی ہوئی کتابوں سے ایک کتاب اٹھائی اور ایک مقام پر کھول کر فرمایا کہ مولانا یہاں سے پڑھیئے گا جب میں نے پڑھنا شروع کیا تو اس میں لکھا تھا کہ مرید کو

اپنے پیر سے کرامت نہیں طلب کرنا چاہئے۔ سرکار علیہ ﷺ سے معجزہ کفار طلب کرتے تھے۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ کتنا عالی کشف ہے کرامت بھی دکھادی اور خطا پر تنبیہ بھی فرمادی۔

(۴) میرے بچپن کے ایک ساتھی مولانا محمد نایاب صاحب اس وقت ناگپور میں تھے۔ جب میں مرید ہوا میں نے انہیں خطوط لکھے گورکھپور آجاؤ ایسی ایسی بلند بالا شخصیت ہے وہ آئے اور وہیں چھپیا بازار مدرسہ ہی میں میں تھا۔ اتفاق سے حضرت بھی تشریف لے آئے اور مولانا مرید ہو گئے گرمی کا موسم تھا مدرسہ سڑک کے متصل واقع تھا رات میں ایک چھپر کے نیچے ہم اور مولانا صاحب سوئے اور حضرت آنگن میں مچھر دانی لگا کر آرام فرمارہے تھے ان کے بغل میں دوسری چارپائی پر حضرت کے ایک پیر بھائی لیٹے ہوئے تھے۔ چاندنی رات تھی مولانا نے صبح کو دیکھا کہ چند لوگ سفید لباس میں سڑک پر آجارہے ہیں وہ کافی دیر تک یہی دیکھتے رہے۔ حضرت سے پوچھا کہ حضور کون لوگ تھے ؟ آپ نے فرمایا کہ عام راستہ ہے لوگ گزرتے ہی رہتے ہیں کوئی راہ گیر رہے ہونگے۔ مولانا نے کہا حضور وہ راہ گیر نہ تھے انکے چہرے بزرگوں والے تھے بہرحال حضرت خاموش ہو گئے بعد میں اصرار کرنے پر فرمایا (جب کہ مولانا چھپیا گاؤں جاچکے تھے) چند اولیاء اکرام تھے پہلے وہ سڑک پر ٹہلتے رہے بعد میں میرے پاس آئے انکے ہاتھوں میں برف کا بڑا سا ٹکڑا تھا میرے سینے پر لا کر رکھ دیا وہ پگھل پگھل کر سب میرے سینے میں پیوست ہو گیا اس وقت مجھے کچھ سردی محسوس ہوئی تو میں نے چادر اوڑھ لی۔ چونکہ مولانا کو میرے معاملے میں کچھ تردد تھا اس لئے انکے اطمینان کے لے ایسا کیا گیا۔

Marfat.com

(۴) حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے وصال کے سال وصال سے کچھ ایام قبل سرہند جاتے ہوئے بریلی شریف حاضر ہوئے۔ رات کے گیارہ بج رہے تھے خادم سے فرمایا کہ میری ملاقات کرادو انہوں نے کہا کہ آج کل طبیعت بہت علیل ہے اس وقت ملاقات کا کوئی امکان نہیں صبح ہو سکتی ہے۔ آپ نے ایک چھوٹا سا پرچہ لکھا جس میں نام و پتہ اور سلام و دست بوسی تحریر تھی۔ خادم پرچہ لیکر اندر حاضر ہوئے اور آپ حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے مکان کے سامنے کھڑے تھے اچانک دیکھا کہ سامنے سے حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ تشریف لار ہے ہیں۔ آپ تیزی سے اوپر بڑھے دار الافتاء میں حضرت تشریف لے آئے آپ آگے بڑھے دست بوسی کے بعد قدم بوسی کیلئے جھکے تھے کہ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے اٹھالیا اور تقریباً پندرہ منٹ تک مصافحہ میں آپ کے ہاتھ پکڑے رہے۔ ساتھیوں کے اصرار پر آپ نے فرمایا دوران مصافحہ میں نے جب حضرت کی منزل دیکھنا چاہی تو آپ مجھے ایک نور کا قبہ نظر آئے میں سمجھ گیا کہ غوثیت کی منزل پر فائض ہیں۔ آپ اس وقت بہت خوش تھے اور حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کی خصوصی نظر سے مستفیض ہوئے تھے۔ بوقت رخصت عرض کیا کہ حضور اس وقت جانا چاہتا ہوں حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے خادم سے فرمایا کہ یہ میرے خاص مہمان ہیں صبح میرے ساتھ چائے پی کر جائیں گے۔ بلآخر آپ رکے صبح چائے پی کر روانہ ہوئے۔

(۵) حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے بعد وصال جب پہلی مرتبہ فاتحہ کے لئے بریلی شریف حاضر ہوئے میں بھی ساتھ تھا۔ رات میں بدایوں

Marfat.com

شریف جناب افتخار الدین صاحب برکاتی کے مکان پر قیام کیا جمعہ کے دن بعد عصر ہم لوگ بریلی شریف پہنچے۔ آپ نے فرمایا اب وقت کم ہے بعد مغرب حاضری دیں گے۔ بعد مغرب جب حاضر ہوئے تو آپ پوری جانب حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے مزار کے پاس بیٹھ گئے ہم لوگ بیٹھنا ہی چاہتے تھے کہ آپ اٹھ پڑے فرمایا چلو گھر پر میلاد میں چلتے ہیں۔ ہم لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی بعد میں بعض احباب کے عرض کرنے پر فرمایا کہ جو نہی بیٹھے حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ تشریف لائے فرمایا کہ گھر پہ میلاد ہو رہا ہے والد گرامی تشریف لے جا چکے ہیں ہم تمھارے انتظار میں تھے تم بھی چلو ہم چل رہے ہیں۔ اس طرح کے آپ کے مکشوفات بہت ہیں نمونہ کے طور پر بعض ذکر کر دئے۔

(۶) ضلع مغربی چمپارن میں پپر ہیاں کے قریب ایک گاؤں بھتیا نامی ہے قریب میں دریا کی وجہ سے ہر سال لوگوں کی کھیتیاں اور مکانات تباہ ہو رہے تھے ہر سال دریا مٹی کاٹ دیتا۔ رخ ایسا ہو گیا تھا کہ لوگوں کو یقین تھا کہ آئندہ سال دو سال میں گاؤں بھی دریا کی نذر ہو جائیگا ذہنی طور پر لوگ پریشان رہنے لگے۔ اتفاق سے ایک زمانے کے بعد آپ کا اس گاؤں میں تشریف لانا ہوا آپ کے بعض پیر بھائی بھی وہاں رہتے تھے آپکے پیر بھائی طرح طرح سے فریاد کرنے لگے۔ گڑگڑا کر عرض کیا کہ حضور توجہ فرمائیں آپ کو انکے حال زار پر ترس آیا اور انکے ساتھ دریا کے کنارے تشریف لے گئے وہاں کچھ پڑھا اور ایک لکڑی گاڑھ دی۔ اس کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ دریا لکڑی کے پاس سے ایسا مڑا کہ تقریبا تین کلو میٹر دور بستی سے چلا گیا۔ آپ سے جب میں نے تصدیق چاہی تو فرمایا اس میں میرا کیا ابا

Marfat.com

حضور کا کرم تھا۔

(۷) اسی طرح ایک صاحب خلیل اللہ ولد حاجی محمد دین نامی جو آپ کے پیر بھائی تھے ایک مقدمہ میں غلط پھنس گئے۔ قتل کا مقدمہ تھا سزا کے پورے آثار تھے اب ہر طرف سے مایوس ہو کر آپکے پیر پکڑ لئے۔ آپ مستان بابا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر آئے اور اسی وقت انکی برات کا فیصلہ آپ کے سامنے آگیا مگر آپ نے ان سے نہیں فرمایا کہ تم بری ہو جاؤ گے چنانچہ وہ بری ہو گئے۔ جب کہ سب کی نظر میں سزا یقینی سی تھی ۔ میں نے جب عرض کیا تو فرمایا کہ میں کیسے کہتا کہ اولیاء کرام کی اس میٹنگ میں موجود تھا جس میں انکا مقدمہ پیش ہوا اور مستان بابا سے میں نے سفارش کی کہ انکو رہا کر دیا جائے اور میرے سامنے انکی رہائی بھی منظور ہو گئی۔

(۸) خدا دین صاحب انصاری جن کا ذکر حضرت شیخ المشائخ کے تذکرہ میں ہو چکا ہے انہوں نے فاضل نگر علاقہ اسمبلی کی ممبر شپ یعنی ایم، ایل، اے کا ٹکٹ لے لیا مالی حیثیت بھی کمزور تھی پہلا الیکشن لڑ رہے تھے جیتنے کے آثار بہت کم تھے۔ جب یہ مایوس ہوئے اپنے بڑے بھائی جناب الٰہی دین صاحب (جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) سے عرض کیا کہ آپ حضرت سے سفارش کر دیں چونکہ الٰہی دین صاحب حضرت کے بہت قریب تھے انہوں نے عرض کیا کہ حضور اگر جیتنے کا فیصلہ ہو تو ٹھیک ہے ورنہ جو کچھ پونجی ہے وہ بھی چلی جائیگی۔ حضرت نے فرمایا کہ فلاں دن تم فلاں چیز پڑھ کر بیٹھ جانا تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ چنانچہ الٰہی دین صاحب مقررہ تاریخ پر مراقب ہو کر بیٹھے اب انہوں نے دیکھنا شروع کیا کہ حضرت شیخ المشائخ قدس سرہ ہاتھ میں ایک کاغذ لئے ہیں اولیاء کرام کی مجلس قائم ہے اس میں خدا

Marfat.com

دین کی جیت کے لئے سفارش کر رہے ہیں۔ بلآخر وہ کاغذ انکے ہاتھ میں لاکر دیا جس کے آخر میں درج تھا کہ اتنے اتنے ووٹوں سے خدا دین جیت گئے۔ حضرت شیخ المشائخ نے فرمایا بڑی محنت کرنا پڑی۔ حضرت الٰہی دین صاحب نے ووٹ ڈالتے ہوئے بھی دیکھا اور گنتی بھی دیکھی۔ پوری تفصیل سے واقعہ بیان فرمایا تھا ایک لمبی مدت گذر جانے کی وجہ سے تفصیل و ترتیب میرے ذہن سے اتر گئی۔

(۹) مولانا محمد حنیف خانصاحب پر اس زمانے میں دنیوی خواہشات کا بہت غلبہ تھا انھیں بھی ایم، ایل، اے کا الیکشن لڑنے کا شوق ہوا۔ انصاری صاحب انکے دوستوں میں سے تھے انصاری صاحب سے جب انہوں نے رائے لی تو انہوں نے حضرت کا پتہ بتایا کہ انکے کرم سے میں جیتا ہوں۔ حضرت مولانا صاحب انصاری صاحب کے بڑے بھائی حضرت الٰہی دین صاحب کو لیکر بنارس پہونچے حضرت الٰہی دین صاحب نے بھی بہت سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ اچھا چلئے والد بزرگوار کے مزار پر چلتے ہیں وہاں گئے مراقب ہوئے بعد میں فرمایا کہ مولانا آپکو ٹکٹ نہیں ملے گا کیونکہ آپکے مقدر میں دین کی دولت ہے۔ چونکہ شوق بے حد غالب تھا بہت مایوس ہوئے اور بضد ہوئے کہ کسی طرح ٹکٹ ملجائے حضرت نے فرمایا کہ آپ حضرت مفتی اعظم ھند سے مرید ہیں وہ بڑے ولی ہیں انکی خدمت میں جائیں (اس وقت وہ باحیات تھے) وہ اگر فرمادیں گے تو ٹکٹ ملجائے گا۔ مولانا صاحب بریلی شریف پہونچے حضرت مفتی اعظم ھند سے عرض کیا (حضور کی عادت تھی ایسے کاموں پر لاحول بھیجتے) کہ حضور دین کی خدمت کرونگا۔ حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ خاموش ہوگئے مولانا صاحب واپس آگئے کچھ مدت گذری پھر

Marfat.com

بے چینی بڑھی پھر بنارس پہنچے جب بہت مصر ہوئے تو حضرت نے فرمایا کہ سیوان چلتے ہیں حضرت مولانا سید ابوالخیرات قدس سرہ کی بارگاہ میں آخری کوشش ہوسکتی ہے وہ بڑے قطب ہیں حضرت الٰہی دین صاحب بھی ساتھ تھے مولانا صاحب جب مزار پر پہنچے حضرت کا ارادہ ہوا کچھ دیر سکون سے بیٹھا جائے مراقب ہوکر آپ نے پھاٹک بند کرلیا جونہی آپ بیٹھے کسی نے پھاٹک کھٹکھٹایا حضرت نے آنکھ کھولی تو دیکھا سامنے ایک مجذوبہ عورت کھڑی تھیں کہہ رہی تھیں میں آج پندرہ دن قبل بریلی سے بھیجی گئی ہوں تاکہ حضرت مولانا سید ابوالخیرات قدس سرہ کی بارگاہ میں ٹکٹ کے لئے سفارش کروں کل ہی فیصلہ ہوا ہے کہ مولانا کو ٹکٹ نہیں ملے گا۔ اب جب آخری فیصلہ سامنے آگیا تو مولانا صاحب نے عرض کیا کہ حضور اتنا ہی کرم کردیں کہ اس علاقہ سے کسی کو ٹکٹ نہ ملے تاکہ عزت بچ جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں یہ ہوجائے گا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ ان واقعات نے مولانا صاحب کی زندگی پر گہرا اثر ڈالا جن لوگوں نے اس زمانے میں دیکھا ہے اور پھر بعد میں وہ جانتے ہیں کہ مولانا صاحب کی زندگی میں یہ زبردست دینی انقلاب بھی حضور مرشدی الکریم کا زبردست تصرف ہے۔

(۱۰) آپ حضرت الٰہی دین صاحب کے گاؤں شیخوا پٹی میں تھے اس کے قریب میں ایک موضع پردھان پٹی ہے جہاں کے ماسٹر صدیق صاحب قبلہ رہنے والے ہیں۔ اتفاق سے یہ راقم السطور بھی اسی دن حضرت کی بارگاہ میں پہنچ گیا حضرت آنکھ بند کئے لیٹے تھے آپ نے دیکھا کہ چند آدمی آئے اور کہہ رہے ہیں کہ اس گاؤں میں اور پردھان پٹی میں آگ لگنا ہے۔ آپ نے سفارش کی کہ معاف کردیا

Marfat.com

جائے توان میں سے ایک نے کہا کہ آپ کی وجہ سے اس گاؤں والوں کو معاف کیا جاتا ہے لیکن پردھان پٹی میں ضرور لگے گی۔ دوپہر کا وقت تھا آپ اٹھ کر بیٹھ رہے ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ شور ہوا کہ پردھان پٹی میں بھیانک آگ لگ گئی ہے چنانچہ کافی گھر جل کر خاک ہو گئے۔

(۱۱) آپ سلیم پور ضلع دیوریا میں تھے وہاں دو پارٹیوں میں سخت جھگڑا چل رہا تھا آپ کے ایک پیر بھائی بھی ایک پارٹی سے منسلک تھے جس کی وجہ سے دوسرا گروہ چاہتا تھا کہ موقع پا کر انہیں قتل کر دیا جائے۔ حضرت کے پاس وہ بھی چارپائی بچھا کر سو رہے تھے دشمنوں نے سوچا موقع غنیمت ہے ایک دستی بم لیکر چند آدمی مارنے کے لئے چارپائی کے قریب پہونچے مگر دل میں ایسی وحشت طاری ہوئی کہ مارنا تو کجا وہاں کھڑے ہونے کی ہمت نہ ہوئی تھوڑی دور جا کر رکے اسی اثنا میں وہ بم ہاتھ سے گرا اور پھوٹ گیا جس سے وہ شخص شدید زخمی ہو گیا۔

(۱۲) ایک موقع پر ہم اور مولانا محمد نایاب صاحب حضرت کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے آپ نے انہیں اور ہمیں اپنا استعمال کردہ کرتا عنایت فرمایا کچھ دنوں کے بعد مولانا صاحب کے ایک عزیز کا انتقال ہو گیا وہ عمل سے بہت دور تھے مولانا کو ترس آیا تو وہ آپ کا کرتا غسل کے بعد انہیں پہنا دیا۔ اس وقت مولانا کا کشف بہت اچھا تھا انہوں نے تدفین کے بعد دیکھا کہ پورے جسم پر عذاب ہو رہا ہے مگر اس قدر حصہ محفوظ ہے جتنے پر آپ کا کرتا مبارک تھا۔

(۱۳) آپ کے خلیفہ حضرت مولانا اقبال احمد صاحب (جو تحصیل کسیا کی جامع مسجد کے امام وخطیب اور مدرسہ کے صدر مدرس ہیں) بیان فرما رہے تھے کہ

Marfat.com

جب میں آپ کی ارادت میں داخل ہوا تو اسکے دوسرے دن حضرت شاہ بوڑھن رحمۃ اللہ علیہ جنکا مزار پاک پڈرونہ شہر کے قریب ایک بیابان میں واقع ہے۔ کچھ لوگ کہتے تھے کہ یہ مصنوعی مزار ہے دیوانوں نے لکڑی گاڑلی ہے کمائی کا ذریعہ بنالیا۔ بہر حال حضرت کے ساتھ انکی زیارت کو یہ بھی گئے اور بھی متعدد لوگ تھے بعد فاتحہ مراقب ہوئے مراقبہ کے بعد حضرت نے خاص خاص لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگوں نے کیا کیا دیکھا؟ حضرت مولانا اقبال احمد صاحب نے عرض کیا کہ حضور میں نے ایک بزرگ کو دیکھا نہایت نورانی چہرہ، قد لمبا، جسم دبلا پتلا، تہبند باندھے ہیں کہنیوں سے کچھ نیچے تک کرتے کی آستینیں ہیں کاندھے پر ایک تولیہ اور چادر ہے وہ چادر انہوں نے سب کے سروں پر ڈال دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ چلنے لگے اور حضرت سے فرمایا کہ آپ اجازت دیں مجھے کچھ کام ہے مصافحہ کیا مولانا سے بھی مصافحہ کیا۔

(۱۴) مولانا اقبال احمد صاحب ہی نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت کا قیام مدرسہ پر ہوا رات کا وقت تھا کھانا صرف چھ آدمیوں کا تھا مہمان بہت ہو گئے مجھے بڑی تشویش ہوئی کہ اس کھانے کا انتظام کیسے ہو سکتا ہے۔ حضرت نے ہماری پریشانی کا احساس فرمالیا فرمایا گھبرایئے نہیں سالن کی ڈیگچی کو ڈھانک دو اور پانچ پانچ لوگوں کو ایک ساتھ کھلایئے۔ مولانا نے بتایا کہ اسی طرح تیس آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھالیا اور کھانا پھر بھی بچ رہا۔ پھر وہ کھانا طلبہ کو دے دیا گیا بائیس طلبہ تھے سب کو دو، دو بوٹی ملیں اسی طرح وہ کھانا باون آدمیوں نے کھایا جب کہ گوشت صرف ایک کلو تھا۔ (۱۵) حضرت مولانا صاحب نے ہی بیان فرمایا کہ میں حضرت

Marfat.com

کے ساتھ تھا جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لے گئے مجھے تقریر کے لئے فرمایا
میں تقریر کرنے لگا آپ مراقب ہو کر بیٹھ گئے بعد نماز جمعہ فارغ ہو کر چلے
تو راستے میں مولانا سے انکے والد کا پہلے پورا حلیہ بیان فرمایا جب کہ انکا انتقال ہو چکا
تھا اور کبھی آپ سے ملاقات بھی نہ ہوئی تھی پھر فرمایا کہ تمہارے والد آئے تھے وہ
کہہ رہے تھے کہ مولانا کی والدہ بہت پریشان ہیں آپ انہیں گھر بھیج دیں۔ میں نے
وعدہ کر دیا کہ پیر کے دن بھیج دونگا آپ پیر کو چلے جائیں۔ جب پیر کو گھر پہونچا
تو دیکھا کہ والدہ نے میرے لئے مختلف قسم کے کھانے تیار کئے ہیں انہوں نے بتایا
کہ تمہارے والد خواب میں آئے تھے انہوں نے بتایا کہ تم پیر صاحب کے ساتھ
ہو سوموار کو آجاؤ گے۔

(۱۶) جناب حسن امام صاحب حضرت کے پرانے پیر بھائی ہیں
دیوراج کے علاقہ میں ایک قصبہ (سویا) ہے جہاں کے وہ رہنے والے ہیں قصبہ میں
قریب قریب سبھی وہابی ہیں چند کو متثنیٰ کر کے۔ انہوں نے حضرت سے میلاد
کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا وہابی لوگ ہیں سننے کوئی آتا نہیں ہے لھذٰ بے عزتی
ہوتی ہے مگر وہ بضد ہو گئے آپ نے دعوت منظور فرمائی اور مغرب کے وقت اس
وقت داخل ہوئے جب کہ وہابیوں کی جماعت ہو چکی تھی نماز مغرب پڑھ کر کچھ
دیر مراقبہ فرمایا پھر مولانا اقبال سے فرمایا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ابا حضور
(والد گرامی کو آپ اسی لفظ سے یاد کرتے ہیں) تشریف لائے فرما گئے ہیں کہ
گھبرانے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ عزت کا محافظ ہے۔ چنانچہ مولانا نے مسجد میں
بایں الفاظ دو مرتبہ اعلان کیا کہ جناب حسن امام صاحب کے گھر میلاد شریف ہے

Marfat.com

آپ لوگ زیادہ سے زیادہ شرکت کریں۔ بعد عشاء پروگرام ہوا تقریبا پانچ سوآدمیوں نے شرکت کی ڈیڑھ گھنٹہ تقریر ہوئی وہ بھی اخلاقی مسائل پر اور مذہب حق کے اثبات میں انمیں سارے سامعین سلام وقیام کر کے واپس ہوئے جب کہ وہ میلاد کے نام سے چڑھتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آدھی روٹی کھائیے☆ بچوں کوپڑھائیے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا ،عمل کرنا اور پھر اورروں کو سیکھانا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

والدین کا اولاد کے لئے بہترین تحفہ علم ہے جس پر کیا گیا خرچ بہترین صدقہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

علم کے بغیر کوئی قوم عزت کا مقام حاصل نہیں کر سکتی۔

Marfat.com

خصوصی تعاون

اللہ تعالیٰ حاجی محمد یونس صاحب (مالک پٹیل بیڑی دموہ) کو دونوں جہان کی بھلائیاں عطا فرمائے کہ انھوں نے اس کتاب کی طباعت میں اپنے والدین مرحوم رحیم بخش ومرحومہ زہرائی کے ایصال وثواب کی خاطر خصوصی تعاون کیا۔اللہ تعالیٰ انکے والدین کی قبروں پر رحمت ونور کی بارش نازل فرمائے اور انکی قبروں کو باغیچۂ جنت بنائے اور حاجی صاحب کے کاروبار میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

دیگر معاونین

(۱) مولانا آفتاب عالم مجددی دیوریا (۲) مولوی محمد شبیر مجددی کانپور
(۳) مولانا صابر علی مجددی جھانسی (۴) حافظ توفیق عالم مجددی صفی پور
(۵) معین احمد صاحب مجددی مڑہرپور (۶) علی شیر خانصاحب مجددی مڑہرپور
(۷) سمیع الدین خانصاحب مجددی مڑہرپور (۸) عبدالمعید خانصاحب مجددی مڑہرپور
(۹) محمد کلام صاحب مجددی قنوج (۱۰) محمد ریاض حسین مجددی قنوج
(۱۱) ماسٹر محمد ادریس صاحب مجددی یاقوت گنج (۱۲) حافظ علی اکبر صاحب مجددی سیوان
(۱۳) مولانا قاسم صاحب مجددی سیوان (۱۴) محمد مقبول عالم مجددی سیوان
(۱۵) حاجی عبد الرحمٰن صاحب سیوان (۱۶) محمد صلاح الدین صاحب سیوان
(۱۷) دین محمد صاحب قنوج

Marfat.com

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کے نام نامی سے منسوب

اسلاف کی عظمتوں کا محافظ

علوم وفنون کا علم بردار

☆ الجامعۃ الاحمدیہ ☆

الجامعۃ الاحمدیہ کے قیام کا خاص مقصد ان کوتاہیوں کی تلافی کرنا ہے جو عام مدارس عربیہ میں پائی جاتی ہیں اور ایسے علماء وفقہاء کا وجود ہے جو علوم وفنون میں بلند صلاحیتوں کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ باعمل مبلغ سنت اور قائدانہ اوصاف کے حامل ہوں اور ہنر سے آراستہ ہوں جس سے بہتر حلال معاش حاصل کر کے عزت کی زندگی گزار سکیں نیز عربی زبان وادب میں مہارت کے ساتھ ساتھ نیشنل زبانوں میں اس قدر دسترس رکھتے ہوں جس کی وجہ سے مختلف زبانوں میں اسلام وسنیت کے پیغام حق کو مختلف قوموں اور طبقوں تک پہنچا سکیں۔ جامعہ نے اپنے اغراض ومقاصد کی تحصیل وتکمیل کے لئے مختلف شعبوں اور اداروں کے قیام کو اپنے منصوبوں میں داخل کیا ہے۔

ہم نے اب تک اپنے مقصد کے حصول کے لئے جن شعبوں کو

Marfat.com

قائم کیا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(١)النجيب مركز العربى (٢)جامعة المحسنات الصفيه

(٣)دار التخصيص فى الادب العربى

(٤) دار التحفيظ والقراءة

(٥) وارثى پبلك اسكول (٦) بركاتى كمپيوٹر ايجوكيشن

مندرجہ بالا مستقل شعبوں کے علاوہ جامعہ اپنے ذمہ مندرجہ ذیل خدمات لئے ہوئے ہے۔

(۱) دار الافتاء (۲) تعلیم و تدریس (۳) تصنیف و تالیف (۴) فتویٰ نویسی کی مشق کی تربیت گاہیں نیز مستقبل قریب میں تحقیق، ریسرچ اور صنعت و حرفت (ٹیکنکل) شعبوں کے ادارے قائم ہو جائے نگے۔ معلوم رہے کہ جامعہ کی طرف سے مکاتب و مدارس قائم کیے جاتے ہیں اور اہل ضرورت کو تربیت یافتہ علماء و حفاظ فراہم کیے جاتے ہیں۔ لہذا جن اہل مدارس کو علماء و حفاظ کی یا علماء و حفاظ کو مکاتب و مساجد برائے تعلیم و امامت مطلوب ہوں رابطہ کریں۔

﴿جامعہ کے فوری منصوبے﴾

(۱) بی۔ ایڈ۔ کالج (۲) ایم۔ بی۔ اے، ایم۔ سی۔ اے (۳) لڑکیوں اور لڑکوں کا علاحدہ علاحدہ انٹر و ڈگری کالج (۴) منی آئی۔ ٹی۔ آئی۔

Marfat.com

مصنف کی غیر مطبوعہ تصانیف

(۱) خصائص نقشبندی (۲) آداب طریقت

(۲) آداب طریقت (۳) معارف مجدد

(۴) صغروی سادات اور انکی خدمات

(۵) تذکرہ مشائخ سہروردیہ (مطبوعہ)

(۶) تذکرہ مشائخ مجددیہ حصہ اول و دوم

(۷) تصوف اور اسکی اصطلاحات

(۸) تصوف اور اسکے فوائد (۹) شرح ملاحسن

(۱۰) شرح میزان و منشعب (۱۱) شرح اصول الشاشی

(۱۲) ذکر و فکر

AL-JAMIATUL-AHMADIA
QANNAUJ, (U.P.)

Marfat.com